غیر مسنون

نفلی نمازیں

www.KitaboSunnat.com

تصنیف و تالیف

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فہرس

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	فہرست	3
2	مقدمہ	6
3	تخلیق انسانیت کا مقصد	6
4	تکمیل دین اور بدعت	7
5	فضائل اعمال میں ضعیف حدیث	10
6	صلاۃ عاشوراء	17
7	صلاۃ رجب	22
8	رجب کی پہلی رات کی عبادت	25
9	رجب کی پندرہویں شب کی عبادت	27
10	رجب کی خصوصی عبادت	29
11	صلاۃ الرغائب	36
12	نماز معراج	47
13	شب برأت	55
14	بیس رکعت تراویح	90

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

15	ابوشیبہ کی روایت اور علمائے احناف	91
16	گیارہ رکعت تراویح پر ایک تائید	102
17	الحاصل	106
18	چاندرات کی نماز	107
19	نماز عید کے بعد گھر میں دو رکعت پڑھنا	127
20	یوم عرفہ کی نماز	132
21	صلاۃ الشکر	136
22	صلاۃ الفتح	139
23	نماز برائے ادائیگی قرض	142
24	منزل سے کوچ کرتے وقت کی نماز	145
25	منزل پر پڑاؤ، گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کی نماز	150
26	احرام کی دو رکعتیں	156
27	جمعہ کے دن خصوصی نماز چاشت	158
28	نماز جمعہ سے پہلے مخصوص رکعات	164
29	مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کی فضیلت	173
30	نماز عشاء سے پہلے چار سنتیں	179
31	فوائد مہمہ	181
32	صفا و مروہ کی سعی کے بعد نماز	183
33	سعی کی نماز کا آغاز	183

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

34	میت کی طرف سے نماز پڑھنا	186
35	کسی کی طرف سے نماز پڑھنا جائز نہیں	187
36	نماز غوثیہ	189
37	نماز غوثیہ کا موجد	189
38	بہجۃ الاسرار کے متعلق اہل علم کی آراء	192
39	قضائے عمری	196
40	نماز تسبیح	200
41	اہل علم کی آراء	202
42	تنبیہ	205

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

تخلیق انسانیت کا مقصد:

تخلیق انسانیت کا مقصد عبادت ہے، عبادت قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے، مومن خیر کا متلاشی ہوتا ہے اور اس میں سبقت لے جانے کے لیے کوشاں رہتا ہے، عبادات میں سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں، آپ اُمت کے لیے بہترین نمونہ ہیں، ہر اُمتی پر لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر چل کر رضائے الٰہی کی جستجو کرے، کیونکہ مومن آزاد نہیں ہے، اسوۂ محمدی کا پابند ہے۔

نماز کو اولین عبادت کا مقام حاصل ہے، نماز کی ادائیگی میں نبی کریم ﷺ کا اتباع لازم ہے، ہمارے یہاں بہت ساری نفلی نمازیں ایجاد کر لی گئی ہیں، با قاعدہ ان کی ترغیب دی جاتی ہے، انہیں قربتِ خداوندی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے، وہ لوگ جو فرض کے پابند نہیں ہوتے، بدعت میں سوسو رکعات ادا کر لیتے ہیں، یہ محض رسمی عبادت ہے، عبادت تو بندے کو رب العالمین کے قریب کرتی ہے، تقویٰ وللّٰہیت کا سبب بنتی ہے، دل موم کرتی ہے، حسنات پر ابھارتی اور سیئات سے دور بھگاتی ہے، مگر رسمی عبادت گزاروں کا جائزہ لیں، تو خوفِ الٰہی سے عاری، سنتِ رسول ﷺ سے فراری نظر آئیں گے۔ یاد رہے کہ بناوٹی نمازیں ہرگز رضائے الٰہی کا ذریعہ نہیں ہیں اور شریعت کا اصل مقصود عبادت کی کیفیت ہے نہ کہ کمیت۔ ادنی سی عبادت اجر و ثواب کا پہاڑ بن سکتی ہے اگر موافق سنت ہو ورنہ لمبی چوڑی عبادت بھی وبال جان ہو سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکمیل دین اور بدعت:

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدة: ٣)

''آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا، اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام پسند کیا۔''

یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی، دینِ اسلام کے کامل واکمل ہونے کا مژدۂ جاں فزا سنایا گیا، دین میں کوئی اضافہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں، بلکہ یہ قبیح فعل ہے۔

بعض لوگ زبانِ قال سے تو تکمیلِ دین کے اقراری ہیں، لیکن زبانِ حال سے باور کراتے ہیں کہ دین مکمل نہیں، اس لیے وہ دین میں اضافہ کرتے رہتے ہیں، کبھی تو قرآن و حدیث کا من پسند مفہوم متعین کر کے اپنے بدعی مذہب کو سہارا دیتے ہیں، کبھی بدعات کو ''حسنہ'' کا نام دے کر سندِ جواز فراہم کرتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ ہماری بدعات قرآن و حدیث کے خلاف نہیں اور کبھی رَٹ لگاتے ہیں کہ اگر ہماری ایجاد کردہ بدعت شریعت سے ثابت نہیں تو اس کے خلاف بھی نہیں، یوں اپنا دامن بدعات و مکروہات سے لبریز کر لیتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ عبادت کا ممنوع یا مباح ہونا نص ہی سے متعین ہو سکتا ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا، جس کی دلیل دین میں نہ ہو، وہ مردود و باطل ہے۔''

(صحيح مسلم: ١٧١٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

”یہ حدیث اصولِ دین میں سے ہے، ظاہری اعمال کی کسوٹی ہے، جیسے باطنی اعمال کے لیے حدیث: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ ”اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔“ کسوٹی ہے۔ جس عمل میں رضائے الٰہی مقصود نہ ہو، وہ باعث اجر و ثواب نہیں ہوتا، اسی طرح وہ عمل جس پر اللہ و رسول کی مہر نہ ہو، کرنے والے کے منہ پر مار دیا جائے گا، جس نے دینِ اسلام میں ایسی چیز ایجاد کی، جس کی اجازت اللہ و رسول نے نہیں دی، اس کی دین میں کوئی حیثیت نہیں۔“

(جامع العلوم والحِكَم، ص ٨)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ تَصَرُّفَاتِ الْعِبَادِ مِنَ الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ نَوْعَانِ : عِبَادَاتٌ يَّصْلُحُ بِهَا دِينُهُمْ، وَعَادَاتٌ يَّحْتَاجُونَ إِلَيْهَا فِي دُنْيَاهُمْ، فَبِاسْتِقْرَاءِ أُصُولِ الشَّرِيعَةِ نَعْلَمُ أَنَّ الْعِبَادَاتِ الَّتِي أَوْجَبَهَا اللّٰهُ أَوْ أَحَبَّهَا لَا يَثْبُتُ الْأَمْرُ بِهَا إِلَّا بِالشَّرْعِ .

”اقوال وافعال کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ، جس سے دین درست ہوتا ہے اور دوسری جس کی دنیوی زندگی میں احتیاج ہے، اصولِ شریعت کے گہرے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو عبادات اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں یا انہیں مستحب ٹھہرایا ہے، وہ صرف شریعت سے ثابت ہو سکتی ہیں۔“

(القواعد النّورانية، ص ٧٨، ٧٩)

❁ نیز فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَمَّا الْقَوْلُ بِأَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مُسْتَحَبٌّ أَوْ مَنْهِيٌّ عَنْهُ أَوْ مُبَاحٌ فَلَا يَثْبُتُ إِلَّا بِدَلِيلٍ شَرْعِيٍّ فَالْوُجُوبُ وَالنَّدْبُ وَالْإِبَاحَةُ وَالْاِسْتِحْبَابُ وَالْكَرَاهَةُ وَالتَّحْرِيمُ لَا يَثْبُتُ شَيْءٌ مِّنْهَا إِلَّا بِالْأَدِلَّةِ الشَّرْعِيَّةِ .

''کسی بھی کام کو مستحب، ممنوع اور مباح صرف دلیل شرعی سے کہہ سکتے ہیں، چنانچہ واجب، مسنون، مباح، مستحب، مکروہ اور حرام بھی دلائل شرعیہ سے ہی ثابت ہو سکتے ہے۔''

(مجموع الفتاویٰ : ٣٩٦/٢٧)

❀ مزید فرماتے ہیں:

''وہی اعمال مستحب اور دین ہو سکتے ہیں، جو قرآن وسنت اور سلف صالحین سے ثابت ہوں، ایجاد کردہ اعمال مستحب کا درجہ نہیں پا سکتے، بھلے وہ اپنے اندر عارضی فوائد رکھتے ہوں، کیوں کہ ان کا نقصان، فوائد سے زیادہ ہے۔''

(إقتضاء الصّراط المستقيم، ص ٤٦٢)

❀ نیز فرماتے ہیں:

مَنْ ظَنَّ أَنَّهُ يَأْخُذُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ بِدُونِ أَنْ يَّقْتَدِيَ بِالصَّحَابَةِ وَيَتْبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعِ وَالضَّلَالِ وَمَنْ خَالَفَ مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ فَهُوَ ضَالٌّ .

''جو یہ دعوی کرے کہ میں صحابہ کرام کی اقتدا اور سبیل مومنین کی پیروی کے بغیر خود کتاب وسنت سے مسائل واحکام اخذ کرتا ہوں، وہ بدعتی اور گمراہ ہے۔ نیز مومنوں کے اجماع کا مخالف گمراہ ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(مختصر الفتاوی المصریة، ص ٥٥٦)

فضائل اعمال میں ضعیف حدیث:

فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کے متعلق جو مشہور ہے، اس کا اطلاق اِن نمازوں پر نہیں ہوسکتا، کیوں کہ اس کا تعلق تو ان اعمال کے ساتھ ہے، جن کی اصل اور مشروعیت قرآنِ کریم اور صحیح حدیث سے ثابت ہو، جب کہ یہ نمازیں اصول محدثین سے ثابت نہیں، جو عمل قرآن وسنت سے ثابت نہ ہو، اس کے بارے میں ضعیف حدیث پر عمل کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ ثواب کی نیت سے عمل کرنا دین ہے، دین ضعیف حدیث سے ثابت نہیں ہوتا، تو ضعیف احادیث میں بیان ہونے والی نمازیں کیوں کر جائز ہوسکتی ہیں؟

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِّنَ الْأَئِمَّةِ إِنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يُّجْعَلَ الشَّيْءُ وَاجِبًا أَوْ مُسْتَحَبًّا بِحَدِيثٍ ضَعِيفٍ وَمَنْ قَالَ هٰذَا فَقَدْ خَالَفَ الْإِجْمَاعَ .

''ائمہ دین میں سے کوئی بھی ضعیف حدیث کی بنیاد پر کسی عمل کو واجب یا مستحب نہیں کہتا۔ اس کا مدعی اجماعِ امت کا مخالف ہے۔''

(مجموع الفتاویٰ: ۲۵۱/۱)

❀ نیز فرماتے ہیں:

مَنْ تَعَبَّدَ لِعِبَادَةٍ لَّيْسَتْ وَاجِبَةً وَّلَا مُسْتَحَبَّةً، وَّهُوَ يَعْتَقِدُهَا وَاجِبَةً أَوْ مُسْتَحَبَّةً، فَهُوَ ضَالٌّ مُّبْتَدِعٌ بِدْعَةً سَيِّئَةً، لَّا بِدْعَةً حَسَنَةً، بِاتِّفَاقِ أَئِمَّةِ الدِّينِ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُعْبَدُ إِلَّا بِمَا هُوَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاجِبٌ أَوْ مُسْتَحَبٌّ .

”ایسی عبادت جو شریعت میں واجب یا مستحب نہیں ہے، اسے واجب یا مستحب سمجھ کر بجالانے والا گمراہ اور بدعتی ہے۔اس پر ائمہ دین کا اتفاق ہے کہ اس کی یہ بدعت سیئہ ہے، حسنہ نہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اسی طریقہ سے کی جائے گی، جو شریعت میں واجب یا مستحب ہے۔“

(مجموع الفتاویٰ : ۱۶۰/۸)

❁ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأُمُورِ يَسْتَحْسِنُونَ أَشْيَاءَ، لَمْ يَأْتِ فِي كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ وَّلَا عَمِلَ بِأَمْثَالِهَا السَّلَفُ الصَّالِحُ، فَيَعْمَلُونَ بِمُقْتَضَاهَا وَيُثَابِرُونَ عَلَيْهَا، وَيُحَكِّمُونَهَا طَرِيقًا لَّهُمْ مَهِيعًا وَّسُنَّةً لَّا تُخْلَفُ، بَلْ رُبَّمَا أَوْجَبُوهَا فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ .

”اہل بدعت بہت سے ایسے کام مستحب سمجھتے ہیں، جن پر کتاب وسنت میں کوئی دلیل نہیں، نہ ہی سلف صالحین نے اس طرح کا کام کیا ہے۔ بدعتی دوام کے ساتھ اس طرح کے کام کرتے ہیں اور انہیں اپنے لیے واضح راستہ اور سنت غیر معارضہ سمجھتے ہیں، بلکہ بعض اوقات اسے واجب بھی قرار دیتے ہیں۔“

(الاعتصام : ۲۱۲/۱)

❁ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

صَارُوا يَبْتَدِعُونَ مِنَ الدَّلَائِلِ وَالْمَسَائِلِ مَا لَيْسَ بِمَشْرُوعٍ، وَّيُعْرِضُونَ عَنِ الْأَمْرِ الْمَشْرُوعِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”بدعتی ایسے دلائل ومسائل گھڑنے کے درپے ہیں، جن کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں اور جو کام شریعت سے ثابت ہیں، ان سے اعراض برتتے ہیں۔“

(شرح العقيدة الطّحاوية : ٥٩٣)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

بَابُ الْعِبَادَاتُ وَالدِّيَانَاتُ وَالتَّقَرُّبَاتُ مُتَلَقَّاةٌ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ، فَلَيْسَ لِأَحدٍ أَنْ يَّجْعَلَ شَيْئًا عِبادَةً أَوْ قُرْبَةً إِلَّا بِدَلِيلٍ شَرْعِيٍّ .

”عبادات، مسائل دینیہ اور قرب الٰہی کے امور اللہ ورسول سے ہی اخذ کئے جاتے ہیں۔ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دلیل شرعی کے بغیر کوئی عبادت یا قربِ الٰہی کا کوئی طریقہ اختیار کرے۔“

(مجموع الفتاویٰ : ٣٥/٣١)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

لَا دِينَ إِلَّا مَا شَرَعَهُ اللّٰهُ، فَالْأَصْلُ فِي الْعِبَادَاتُ الْبُطْلَانُ حَتّٰى يَقُومَ دَلِيلٌ عَلَى الْأَمْرِ .

”دین وہی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے مشروع قرار دیا ہے۔ عبادات میں قاعدہ یہ ہے کہ جب تک کسی دینی امر پر دلیل شرعی قائم نہ ہو جائے، وہ باطل ہے۔“

(إعلام الموقعين : ٣٤٤/١)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) عبادات کے متعلق فرماتے ہیں:

بَابُ الْقُرْبَاتُ يُقْتَصَرُ فِيهِ عَلَى النُّصُوصِ، وَلَا يُنْصَرَفُ فِيهِ بِأَنْوَاعِ الْأَقْيِسَةِ وَالْآرَاءِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”قرب الٰہی کے امور نصوصِ شرعیہ پر موقوف ہیں۔ان میں آرا اور قیاس کا کوئی عمل دخل نہیں۔“

(تفسير ابن كثير : ٤٠١/٤)

۞ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

لَا تَجِدُ مُبْتَدِعًا مِّمَّنْ يَنْسِبُ إِلَى الْمِلَّةِ إِلَّا وَهُوَ يَسْتَشْهِدُ عَلٰى بِدْعَتِهٖ بِدَلِيلٍ شَرْعِيٍّ، فَيُنْزِلُهٗ عَلٰى مَا وَافَقَ عَقْلَهٗ وَشَهْوَتَهٗ.

”آپ اسلام کے نام لیوا ہر بدعتی کو دیکھیں گے کہ وہ اپنی بدعت پر دلیل شرعی سے استدلال کرتا ہے، پھر اسے اپنی عقل وخواہش کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔“

(الاعتصام : ١٣٤/١)

یاد رہے کہ عبادات کے لیے وقت یا جگہ کا تعین کرنا شریعت کا حق ہے، بندوں کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ عبادات کے لیے جگہ یا وقت کا تقرر کرتے پھریں۔سلف صالحین نے سختی سے اس کا رد کیا ہے۔

۞ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

مِنْ ذٰلِكَ تَخْصِيصُ الْأَيَّامِ الْفَاضِلَةِ بِأَنْوَاعٍ مِّنَ الْعِبَادَاتِ الَّتِي لَمْ تُشْرَعْ بِهَا تَخْصِيصًا كَتَخْصِيصِ الْيَوْمِ الْفُلَانِي بِكَذَا وَكَذَا مِنَ الرَّكْعَاتِ أَوْ بِصَدَقَةٍ كَذَا وَكَذَا، أَوِ اللَّيْلَةِ الْفُلَانِيَّةِ بِقِيَامِ كَذَا وَكَذَا رَكْعَةٍ أَوْ بِخَتْمِ الْقُرْآنِ فِيهَا أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ.

”عام دنوں کو ایسی عبادات کے ساتھ خاص کرنا، جو ان میں مشروع نہیں ہیں، مثلاً کسی دن کو تعداد رکعات یا مخصوص صدقہ کے ساتھ خاص کرنا یا فلاں رات

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اتنی اتنی رکعات نماز ادا کرنا یا کسی خاص رات میں قرآنِ کریم مکمل کرنا وغیرہ۔‘‘

(الاعتصام : ۱۲/۲)

❁ علامہ ابوشامہ رحمہ اللہ (۶۶۵ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَنْبَغِي تَخْصِيصُ الْعِبَادَاتِ بِأَوْقَاتٍ لَّمْ يَخُصُّهَا بِهَا الشَّرْعُ، بَلْ يَكُونُ جَمِيعُ أَفْعَالِ الْبِرِّ مُرْسَلَةً فِي جَمِيعِ الْأَزْمَانِ، لَيْسَ لِبَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ فَضْلٌ إِلَّا مَا فَضَّلَهُ الشَّرْعُ، وَخَصَّهُ بِنَوْعٍ مِّنَ الْعِبَادَةِ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ، اخْتُصَّ بِتِلْكَ الْفَضِيلَةِ تِلْكَ الْعِبَادَةُ دُونَ غَيْرِهَا كَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالصَّلَاةِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَالْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ، وَمِنَ الْأَزْمَانِ مَا جَعَلَهُ الشَّرْعُ مُفَضَّلًا فِيهِ جَمِيعَ أَعْمَالِ الْبِرِّ كَعَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ وَلَيْلَةِ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، أَيِ الْعَمَلَ فِيهَا أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ فِي أَلْفِ شَهْرٍ، لَّيْسَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ يَكُونُ أَيُّ عَمَلٍ مِّنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ حَصَلَ فِيهَا كَانَ لَهُ الْفَضْلُ عَلٰى نَظِيرِهِ فِي زَمَنٍ آخَرَ، فَالْحَاصِلُ أَنَّ الْمُكَلَّفَ لَيْسَ لَهٗ مَنْصَبُ التَّخْصِيصِ، بَلْ ذٰلِكَ إِلَى الشَّارِعِ، وَهٰذِهٖ كَانَتْ صِفَةُ عِبَادَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

’’عبادات کے لئے وہ وقت خاص کرنا، جو شریعت نے خاص نہیں کیا، جائز نہیں، بلکہ نیکی کا ہر کام کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔اس سلسلے میں کسی وقت کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسرے وقت پر فضیلت نہیں، ہاں ان اوقات کو فضیلت حاصل ہے، جنہیں شریعت نے استثنا دیا ہو اور کسی عبادت کے ساتھ خاص کر دیا ہو۔ اگر شریعت نے کوئی وقت کسی عبادت کے لئے خاص کر دیا ہے، تو فضیلت اسی عبادت کے ساتھ خاص ہوگی، دوسری عبادات اس کے ثواب میں شامل نہیں ہو سکتیں، مثلا یومِ عرفہ و عاشورا کا روزہ، آخری رات کی عبادت اور رمضان میں عمرہ۔ بعض اوقات ایسے ہیں، جن میں انسانوں کے تمام اعمال کو فضیلت حاصل ہو جاتی ہے، جیسا کہ ذی الحجہ کے دس دن اور لیلۃ القدر، جو ہزار سال سے بہتر ہے، اس رات کا عمل ایسے ہزار سال کے عمل سے بہتر ہے، جن میں لیلۃ القدر نہ ہو۔ اسی طرح ہر وہ نیکی کا کام، جس میں خاص فضیلت مقرر کر دی گئی ہو، اسے دوسرے وقت میں اپنے جیسے نیکی کے کام پر فضیلت ہوگی۔ خلاصہ کلام یہ کہ مکلّف (امتی) کے لیے تخصیص کا منصب نہیں ہے، بلکہ تخصیص شارع کا حق ہے۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح عبادت کیا کرتے تھے۔''

(الباعث علی إنکار البِدَع والحوادث، ص ١٦٥)

اس کتاب میں تقریبا دو درجن غیر مسنون نمازوں پر علمی، تحقیقی اور تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے، ان کے علاوہ بھی گمراہ صوفیا نے بہت ساری نمازیں گھڑ رکھی ہیں، جن کا ذکر طوالت کے پیش نظر ترک کر دیا گیا ہے، مثلاً دنوں، مہینوں اور جگہوں کے ساتھ مخصوص نمازیں، نماز حفظ ایمان، نماز دفع نفاق، نماز دیدار الٰہی، نماز دیدار نبی ﷺ، نماز حفظ قرآن، نماز محبت، نمازِ استحباب، نماز نور، نمازِ قہر نفس، نمازِ احیائے قلب، نمازِ عصمت، نماز خصما، نمازِ ملاقاتِ الٰہی، نماز لیلۃ الدفن، نمازِ سعادۃ الدارین، نمازِ کفایہ، نمازِ استعاذہ، نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ِ فرقان، نمازِ ادائے حقوق والدین، نمازِ ہدیۃ الرسول ﷺ، نمازِ صحت، نمازِ عمر، نمازِ سعادت اولاد، نمازِ حفظ جان ومال واولاد، نمازِ استخارہ یومیہ، نماز برائے گمشدگی اور صلاۃ الکوثر وغیرہ۔

مولائے کریم سے التجا ہے کہ وہ اس کاوش کو اپنی جناب میں قبول فرمالے، آمین!

حررہ

غلام مصطفیٰ ظہیرامن پوری

0300-5482125

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ عاشورا

دس محرم کو عبادت کے لیے خاص کرنا بدعت ہے۔نماز عاشورا کی مشروعیت پر کوئی دلیل باسند صحیح ثابت نہیں، البتہ موضوع (من گھڑت) اور سخت ضعیف روایات موجود ہیں۔

دلیل نمبر: ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْيٰى لَيْلَةَ عَاشُورَاءَ فَكَأَنَّمَا عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِمِثْلِ عِبَادَةِ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ، وَمَنْ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدَ مَرَّةً، وَّخَمْسَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوبَ خَمْسِينَ عَامًا مَّاضٍ، وَّخَمْسِينَ عَامًا مُّسْتَقْبَلٍ، وَبَنٰى لَهٗ فِي الْمَثَلِ الْأَعْلٰى أَلْفَ أَلْفِ مِنْبَرٍ مِّنْ نُّورٍ.

’’جس نے عاشورا کی رات عبادت کی، اس نے فرشتوں جیسی عبادت کی۔ جو آدمی چار رکعت نماز ادا کرے، ہر رکعت میں ایک بار سورت فاتحہ اور پانچ مرتبہ سورت اخلاص پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ پچاس برس اور آئندہ پچاس برس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور مثل اعلیٰ (جنت میں ایک مقام کا نام) میں اس کے لئے دس لاکھ نور کے منبر تیار کر دیتا ہے۔‘‘

(المَوضوعات لابن الجوزي: ٤٣٢/٢، ح: ١٠٠٤)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی روایت ہے۔ محمد بن علی عشاری کی مرویات میں کسی نے من گھڑت روایات شامل کر دی گئیں تھیں، جسے وہ پہنچان نہ سکا۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْفَتْحِ، أَبُوْ طَالِبِ الْعَشَارِيُّ شَيْخٌ صَدُوقٌ مَّعْرُوْفٌ، لٰكِنْ أَدْخَلُوْا عَلَيْهِ أَشْيَاءَ فَحَدَّثَ بِهَا بِسَلَامَةِ بَاطِنٍ، مِنْهَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ عَاشُورَاءَ .

”محمد بن علی بن الفتح ابو طالب عشاری مشہور صدوق ہے، لیکن اس کی مرویات میں بعض (ضعیف و من گھڑت) روایتیں شامل کر دی گئی ہیں، ثقہ ہونے کے باوجود اس نے یہ روایات بیان کی ہیں، اس کی مرویات میں شب عاشورا کی فضیلت کے بارے میں بھی من گھڑت روایت موجود ہے۔“

(میزان الاعتدال : ٦٥٦/٣)

نیز فرماتے ہیں:

قَدْ أُدْخِلَ فِي سَمَاعِهِ مَا لَمْ يَتَفَطَّنْ لَهٗ .

”اس کے سماع میں ایسی چیزیں شامل کر دی گئیں ہیں، جن کا اُسے خود علم نہیں۔“

(سير أعلام النّبلاء : ٤٩/١٨)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُدْخِلَ عَلٰى بَعْضِ الْمُتَأَخِّرِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْغَفْلَةِ .

”رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث ثابت نہیں، بعض غافل متاخرین کی وجہ سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذخیرہ حدیث میں داخل کر دی گئی ہے۔“

(الموضوعات : ۴۳۲/۲)

نیز من گھڑت کہا ہے۔

(الموضوعات : ۵۷۶/۲، ۵۷۹، ح : ۱۱۴۰)

دلیل نمبر: ②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی یَوْمَ عَاشُورَاءَ مَا بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ أَرْبَعِینَ رَکْعَةً، یَقْرَأُ فِي کُلِّ رَکْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ مَرَّةً، وَآیَةَ الْکُرْسِيِّ عَشْرَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ إِحْدٰی عَشْرَةَ مَرَّةً، وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ خَمْسَ مَرَّاتٍ، فَإِذَا سَلَّمَ اسْتَغْفَرَ سَبْعِینَ مَرَّةً، أَعْطَاہُ اللّٰہُ فِي الْفِرْدَوْسِ قُبَّةً بَیْضَاءَ فِیھَا بَیْتٌ مِّنْ زُمُرُّدَةٍ خَضْرَاءَ، سَعَةُ ذٰلِكَ الْبَیْتِ مِثْلُ الدُّنْیَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَفِي ذٰلِكَ الْبَیْتِ سَرِیرٌ مِّنْ نُّورٍ، قَوَائِمُ السَّرِیرِ مِنَ الْعَنْبَرِ الْأَشْھَبِ، عَلٰی ذٰلِكَ السَّرِیرِ أَلْفَا فِرَاشٍ .

”جو عاشورا کے دن ظہر اور عصر کے درمیان چالیس رکعات ادا کرے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورت فاتحہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی، گیارہ مرتبہ سورت اخلاص اور پانچ مرتبہ معوذتین پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد ستر دفعہ استغفار کرے، تو اللہ رب العزت اسے جنت الفردوس میں سفید قبہ عطا کرے گا، اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں ایک سبز پتھر کا گھر ہوگا، اس گھر کی وسعت دنیا سے تین گنا ہوگی، پھر اس گھر میں نورانی تخت ہوگا، جس کے پائے عنبر اشہب (سرخ) کے ہوں گے اور اس تخت پر دو ہزار (زعفرانی) بستر ہوں گے۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٣٣، ح : ١٠٠٥)

جھوٹی روایت ہے۔ سند میں کئی مجہول راوی ہیں۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ وَّكَلِمَاتُ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُنَزَّهَةٌ عَنْ مِّثْلِ هٰذَا التَّخْلِيطِ وَالرُّوَاةُ مَجَاهِيلُ .

''یہ من گھڑت حدیث ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ اس جیسی تخلیط سے منزہ ہیں، اس کے راوی مجہول ہیں۔''

حافظ ذہبی (تلخيص الموضوعات، ص ١٨٤، ح : ٤٣٠) اور حافظ سیوطی رحمہما اللہ (اللآلی المصنوعة : ٢/٥٤۔٥٥) نے حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کا حکم برقرار رکھا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي عَاشُورَاءَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَيْرَ الصَّوْمِ، وَكَذٰلِكَ مَا يُرْوٰى فِي فَضْلِ صَلَوَاتٍ مُّعَيَّنَةٍ فِيهِ فَهٰذَا كُلُّهُ كَذِبٌ مَّوْضُوعٌ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ، وَلَمْ يَنْقُلْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ أَحَدٌ مِّنْ أَئِمَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي كُتُبِهِمْ .

''روزے کے علاوہ عاشورا کے متعلق کوئی حدیث ثابت نہیں، اسی طرح اس ماہ کی مخصوص نمازوں کے بارے میں منقول روایات معرفت حدیث رکھنے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

والے محدثین کے نزدیک بالاتفاق جھوٹی اور من گھڑت ہیں، ائمہ محدثین میں سے کسی نے انہیں اپنی کتابوں میں نقل نہیں کیا۔‘‘

(منہاج السّنّة : ٧/٤٣٣)

❁❁❁❁❁❁❁

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صلاۃِ رجب

ماہ رجب کی راتوں میں خصوصی عبادت بدعت ہے، اس بارے میں نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کچھ ثابت نہیں۔ دلائل کا تحقیقی جائزہ ملاحظہ ہو:

❀ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فِي رَجَبَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ مَّنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَقَامَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ كَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ صَامَ مِائَةَ سَنَةٍ وَّقَامَ مائَةَ سَنَةٍ وَّهِيَ لِثَلَاثٍ بَّقِيْنَ مِنْ رَجَبَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا نَّبِيًّا.

”۲۷ رجب کے دن روزہ اور رات کو قیام کرنے والے کو سو برس کے روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے، اسی دن رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے۔“

(شُعَب الإيمان للبَيهقي : ۳۵۳۰، الغَرائب المُلتقطة لابن حَجر : ۱۰۴۰/۵، فَضل رَجب لابن عَساكر : ۱۰، ۱۱، ذيل اللآلي المَصنوعة للسّيوطي : ۴۵۹/۱)

سخت ضعیف و منکر روایت ہے۔

① خالد بن ہیاج بن بسطام ”ضعیف“ ہے۔ اس کی اپنے والد سے مروی روایت منکر ہوتی ہے۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُعْتَبَرُ حَدِيثُهٗ مِنْ غَيْرِ رِوَايَتِهٖ عَنْ أَبِيهِ.

”اس کی وہ روایات قابل اعتبار ہیں، جو اس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے بیان کی ہیں۔‘‘(الثّقات : ۸/ ۲۲۵-۲۲۶)

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذُو مَنَاكِيرَ عَنْ أَبِيهِ . ’’اپنے باپ سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔‘‘

(سیر أعلام النّبلاء : ۴/۱۱۴)

مذکورہ روایت بھی اس نے اپنے باپ سے بیان کی ہے، لہٰذا منکر ہے۔

② ہیاج بن بسطام ’’ضعیف‘‘ ہے۔

③ سلیمان بن طرخان تیمی ’’مدلس‘‘ ہیں۔

✿ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ’’ضعیف‘‘ قرار دیا ہے۔

(شُعب الإیمان : ۷/۳۹۳)

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ إِلَى الْغَايَةِ .

’’یہ انتہا کی منکر روایت ہے۔‘‘

(تبیین العَجب : ۱/۲۱)

✿ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْيٰ لَيْلَةً مِّنْ رَّجَبَ وَصَامَ يَوْمًا، أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَكَسَاهُ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، وَسَقَاهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ، إِلَّا مَنْ فَعَلَ ثَلَاثًا : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا، أَوْ سَمِعَ مُسْتَغِيثًا يَّسْتَغِيثُ بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَلَمْ يُغِثْهُ، أَوْ شَكَا إِلَيْهِ أَخُوهُ حَاجَةً فَلَمْ يُفَرِّجْ عَنْهُ .

’’جو ماہِ رجب کی کسی رات قیام کرتا ہے، دن کو روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

جنت کا پھل کھلائے گا، جنتی حُلّہ پہنائے گا، الرحیق المختوم سے پلائے گا، مگر جس نے یہ تین کام کیے (وہ اس سے محروم رہے گا)، کسی جان کو قتل کیا، دن یا رات کے وقت کسی فریادی کی پکار سنی، مگر اس کی مدد نہ کی، اس کا بھائی اس کے پاس اپنی ضرورت لے کر آیا، مگر اس نے بھائی کی ضرورت کو پورا نہیں کیا۔“

(فضائل شهر رَجب للخلّال ص ٥٤، ح : ٦، الموضوعات لابن الجَوزي : ٢/٥٨٠، ح : ١١٥١، ذيل الآلي المَصنوعة للسّيوطي ص ١٩٩)

جھوٹی روایت ہے۔

① اسحاق بن محمد بن مروان کوفی کے متعلق امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ مِمَّنْ يُّحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ . ”اس کی روایت سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔“

(سؤالات الحاكم للدّارقطني، ص١٠٨، ح : ٧٠)

② محمد بن مروان بن قطان کوفی کے متعلق امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ مِّنَ الشِّيعَةِ حَاطِبُ لَيْلٍ لَّا يَكَادُ يَحَدِّثُ عَنْ ثِقَةٍ،مَتْرُوكٌ .

”بڑا شیعہ ہے، رطب ویابس جمع کرتا ہے، یہ متروک کسی ثقہ سے بیان کرتا ہی نہیں۔“

(سؤالات البَرقاني، ص٦٢، ح ٤٥٨)

③ حصین بن مخارق ابو جنادہ کے متعلق امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهِ . ”اس سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔“

(كتاب المَجروحين : ٢/٥١١)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ”متروک“ کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون، ص ١٨٩)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

كَانَ يَضَعُ الْأَحَادِيثَ .   ''احادیث گھڑتا تھا۔''

(ذيل اللآلي المصنوعة، ص ١١٩)

④ ابوحمزہ ثمالی (ثابت بن ابی صفیہ) کو امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابوزرعہ رازی، امام ابوحاتم رازی، امام ابن حبان رحمہم اللہ نے ضعیف ومجروح قرار دیا ہے، نیز امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(سؤالات البرقاني، ص٢٠، ح: ٦٤)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''ضعیف رافضی'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب: ٨١٨)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''یہ روایت جھوٹی ہے۔''(الموضوعات: ٥٨١/٢)

رجب کی پہلی رات کی عبادت:

اس رات کی عبادت کے بارے میں ایک من گھڑت روایت آتی ہے:

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّجَبَ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا عِشْرِينَ رَكْعَةً، يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مَّرَّةً، وَّيُسَلِّمُ فِيهِنَّ عَشْرَ تَسْلِيمَاتٍ، أَتَدْرُونَ مَا ثَوَابُهٗ؟ فَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ جِبْرِيلَ عَلَّمَنِي ذٰلِكَ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ : حَفِظَهُ اللّٰهُ فِي نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَأَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَأُجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَازَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ .

''رجب کی پہلی رات نماز مغرب پڑھنے کے بعد جو شخص بیس رکعت ادا کرے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت اخلاص ایک ایک بار پڑھے، ان رکعات میں مجھ پر دس مرتبہ سلام بھیجے، جانتے ہو اس کا ثواب کتنا ہے؟ یہ نماز مجھے روح الامین نے سکھائی ہے۔ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے جان و مال اور اہل و عیال کی حفاظت فرمائے گا، اسے عذاب قبر سے پناہ ہوگی، پل صراط سے برق رفتار بغیر حساب و کتاب کے گزر جائے گا۔''(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٣٤، ح : ١٠٠٦)

جھوٹی سند ہے۔

① ابو طیب طاہر بن حسن مطوعی کی توثیق مطلوب ہے۔

② عبد اللہ بن محمد بن یعقوب ابو محمد حارثی ''متروک و متہم'' ہے۔

③ محمد بن قاسم کا تعین نہیں ہو سکا، ممکن ہے کہ یہ ابن مجمع بلخی ہو۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْهُ أَهْلُ خُرَاسَانَ أَشْيَاءَ لَا يَحِلُّ ذِكْرُهَا فِي الْكُتُبِ فَكَيْفَ الِاشْتِغَالُ بِرِوَايَتِهَا .

''اہل خراسان نے اس سے ایسی روایات بیان کی ہیں، جنہیں لکھنا ہی جائز نہیں تو عمل کیسے جائز ہوگا؟''(كتاب المَجروحين : ٢/٣٣٠)

❀ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَ بِأَحَادِيثِ مَوْضُوعَةٍ . ''من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(المَدخل إلى الصّحيح : ١/٢٤٤، ح : ١٩٥)

④ محمد بن یونس سرخسی کی توثیق معلوم نہیں ہو سکی۔

⑤ علی بن محمد کا تعین و توثیق درکار ہے۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ، وَأَكْثَرُ رُوَاتِهٖ مَجَاهِيلُ .

''من گھڑت ہے، اکثر راوی مجہول ہیں۔''(الموضوعات : ٢/٤٣٤)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

...... قَصَدَ إِحْيَاءَ لَيَالٍ لَّا خُصُوصَ لَهَا، كَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّجَبَ .

''رجب کی پہلی رات کی طرح ان راتوں کی شب بیداری کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔''(إقتضاء الصّراط المستقيم : ٢/٦٢٣)

رجب کی پندرہویں شب کی عبادت:

رجب کی پندرہویں شب کو خاص عبادت کا اہتمام کرنا بدعت اور غیر مشروع ہے، کیونکہ اس کے ثبوت پر کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔ دین صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے، اس کے بارے میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک جھوٹی روایت آتی ہے:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ رَّجَبَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدَ مَرَّةً، وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عِشْرِينَ مَرَّةً، وَّقُلْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، وَّقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهٖ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيُهَلِّلُهٗ ثَلاثِينَ مَرَّةً، بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ أَلْفَ مَلَكٍ يَّكْتُبُونَ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَيَغْرِسُونَ لَهُ الْأَشْجَارَ فِي الْفِرْدَوْسِ، وَمَحٰى عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ أَصَابَهٗ إِلٰى تِلْكَ اللَّيْلَةِ، وَلَمْ يَكْتُبْ عَلَيْهِ خَطِيَّةً إِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْقَابِلِ.

”جو پندرہ رجب کی رات چودہ رکعت ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورت فاتحہ، بیس مرتبہ سورت اخلاص اور تین تین مرتبہ معوذتین پڑھتا ہے، فارغ ہونے کے بعد مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے، بعدازاں، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کی تیس مرتبہ تسبیح کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے اس کی طرف بھیجتا ہے، جو اس کی نیکیاں لکھتے ہیں، جنت میں اس کے لیے درخت لگاتے ہیں، اس رات تک کی جانے والی تمام خطائیں مٹادی جاتی ہیں، نیز آئندہ سال تک اس کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا۔“

(الموضوعات لابن الجوزي: ٢/٤٣٨۔٤٣٩، ح: ١٠٠٩)

جھوٹی روایت ہے، اس میں کئی مجہول و نامعلوم راوی ہیں۔

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مَوْضُوعٌ وَّرُوَاتُهٗ مَجْهُولُونَ، وَلَا يَخْفٰى تَرْكِيبُ إِسْنَادِهٖ وَجَهَالَةُ رِجَالِهٖ.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''من گھڑت ہے، اس کے کئی راوی مجہول ہیں، سند کا بناوٹی اور راویوں کا مجہول ہونا مخفی نہیں۔''(الموضوعات : ٢/٤٣٩)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

كَذٰلِكَ يَوْمٌ آخِرُ فِي وَسَطِ رَجَبَ، يُصَلّٰى فِيهِ صَلَاةٌ تُسَمّٰى صَلَاةُ أُمِّ دَاوُدَ فَإِنَّ تَعْظِيمَ هٰذَا الْيَوْمِ لَا أَصْلَ لَهٗ فِي الشَّرِيعَةِ أَصْلًا .

''اسی طرح پندرہ رجب کو صلاۃ اُم داؤد پڑھی جاتی ہے، شریعت میں اس دن کی تعظیم کا سرے سے وجود ہی نہیں۔''

(إقتضاء الصّراط المستقيم : ٢/٦١٧)

❁ علامہ ونشریسی رحمہ اللہ (٩١٤ھ) بدعات کی فصل میں فرماتے ہیں:

مِنْهَا الْقِيَامُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ رَّجَبَ وَ شَعْبَانَ .

''ان بدعات میں رجب اور شعبان کی پندرہویں رات کا قیام بھی ہے۔''

(المِعيار المُعرب : ٢/٥٠٨)

رجب کی خصوصی عبادت:

رجب میں خصوصی عبادت بدعت ہے، اس پر کوئی شرعی دلیل نہیں۔ اس کے بارے میں واردشدہ روایات پر مختصر اور تحقیقی جائزہ ملاحظہ ہو:

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا مِّنْ رَّجَبَ وَصَلّٰى فِيهِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَقْرَأُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ أَحَدٌ، لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ يُرٰى لَهٗ .

''جس نے رجب کے کسی دن روزہ رکھا اور چار رکعت ادا کیں، پہلی رکعت میں سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سو مرتبہ سورت اخلاص پڑھی، وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے یا اسے دکھا دیا جاتا ہے۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٤٣٥/٢، ح : ١٠٠٧)

روایت جھوٹی ہے۔

① احمد بن عبید اللہ بن عبد الوہاب

② ابو الفضل احمد بن محمد بن سعید

③ ابو سلیمان جرجانی اور

④ حجر بن ہاشم/ہشام

چاروں ''مجہول'' ہیں۔

⑤ عثمان بن عطاء بن ابی مسلم خراسانی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (سؤالات ابن الجنید : ٣٩٣)، امام بخاری رحمہ اللہ (التّاريخ الكبير : ٢٤٤/٦) اور امام مسلم رحمہ اللہ (الكنٰى والأسماء : ٧٧٩/٢) نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (الجرح والتّعديل : ١٦٢/٦) اور امام فلاس رحمہ اللہ (الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ١٦٢/٦) نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ جِدًّا . ''سخت ضعیف ہے۔'' (سنن الدّارقطني : ١٦٤/٣)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَرْوِي عَنْ أَبِيهِ أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً .

''اپنے باپ سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(المَدخل إلى الصّحيح : ١/٢٠٧، ح : ١١٧)

⑥ عطاء بن ابی مسلم خراسانی کا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں، لہٰذا سند منقطع ہے۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ رُوَاتِهٖ مَجَاهِيلُ، وَعُثْمَانُ مَتْرُوكٌ عِنْدَ الْمُحَدِّثِينَ .

''یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے۔ اکثر راوی مجہول ہیں اور عثمان محدثین کے نزدیک ''متروک'' ہے۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٣٥)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهٗ ظُلَمَاتٌ .

''اس کی سند میں کئی نامعلوم راوی ہیں۔''

(تلخيص الموضوعات، ص ١٨٤)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''من گھڑت'' قرار دیا ہے۔

(المَنار المُنيف، ص ٩٧)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب سے پہلے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرُ رَجَب شَهْرُ اللّٰهِ (أَلْأَصَمُّ)، تُضَاعَفُ فِيهِ الْحَسَنَاتُ، وَتُسْتَجَابُ فِيهِ الدَّعَوَاتُ، وَيُفَرَّجُ فِيهِ عَنِ الْكُرْبَاتِ، لَا يُرَدُّ لِلْمُؤْمِنِ فِيهِ دَعْوَةٌ، فَمَنِ اكْتَسَبَ فِيهِ خَيْرًا ضُوعِفَ لَهُ فِيهِ أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً، وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ، فَعَلَيْكُمْ بِقِيَامِ لَيْلِهِ، وَصِيَامِ نَهَارِهِ، فَمَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ فِيهِ خَمْسِينَ صَلَاةً يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مَّا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْحَسَنَاتِ بِعَدَدِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ، وَبِعَدَدِ الشَّعَرِ وَالْوَبَرِ.

''لوگو! ایک عظیم مہینہ آنے والا ہے، رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، اس میں نیکیاں بڑھائی جاتی ہیں، دعائیں قبول ہوتی ہیں، مصائب سے چھٹکارا ملتا ہے، کسی مومن کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ اس کی نیکیوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ جس کی چاہیں نیکیاں بڑھا دیں، رات کا قیام اور دن کا روزہ آپ پر لازم ہے، جو اس مہینے کے کسی دن پچاس رکعات نماز ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں مقدور بھر قرآن پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے جفت وطاق اور (بھیڑ، بکری، اونٹ وغیرہ کے) بالوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا فرماتا ہے۔''

(كتاب فَضل رَجب لأبي محمّد الكتّاني نقلًا عن تَبيين العَجب لابن حَجَر، ص ٦٢، فضل رجب لابن عَساكر، ص٣١٧۔٣١٨، ح: ١٤، تاريخ ابن عساكر: ٢٩١/٤٣)

جھوٹی روایت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ابوحسن علی بن یعقوب قزوینی کے متعلق حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ بَعْدَ السَّبْعِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ بِخَبَرٍ بَّاطِلٍ .

''اس نے سن ۳۷۰ھ کے بعد باطل روایت بیان کی ہے۔''

(میزان الاعتدال : ۱۶۳/۳، الرقم : ۵۹۷۲)

② حسن بن احمد بن مبارک طوسی کے متعلق امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ جِدًّا يُتَّهَمُ بِالْوَضْعِ .

''سخت ضعیف ہے، اس پر وضع حدیث کا الزام بھی ہے۔''

(لسان المیزان لابن حَجر : ۲۴/۳)

✿ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَاحِبُ مَنَاكِيرَ . ''منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(میزان الاعتدال للذهبي : ۴۸۰/۱)

③ محمد بن زرارہ سلیطی کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔

④ محمد بن عمرو انصاری کا تعین و توثیق درکار ہے۔

⑤ عبدالعزیز کتانی اور علی بن یعقوب قزوینی کے درمیان انقطاع ہے۔

✿ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَكَى عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ الْكَتَّانِيُّ مُنْقَطِعًا .

''عبدالعزیز کتانی نے اس سے منقطع ہی بیان کیا ہے۔''

(تاریخ دِمشق : ۲۹۱/۴۳)

✿ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ بِّمَرَّةٍ لَّمْ أَكْتُبْهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

''اس کے منکر ہونے میں کوئی دورائے نہیں، اس کی یہی سند ہے۔''

(تاريخ دِمَشق : ٢٩٢/٤٣)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ وَّإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ .

''من گھڑت حدیث ہے، اس کی سند مجہول ہے۔'' (تبيين العَجب، ص ٦٢)

❀ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا سَلْمَانُ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ يُّصَلِّي فِي هٰذَا الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ رَكْعَةً يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَا اللّٰهُ أَحَدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ يٰأَيُّهَاالْكَافِرُونَ ثَلَاث مَرَّاتٍ اِلَّا مَحَا اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوبَهٗ وَأَعْطٰى مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهٗ وَكَانَ مِنَ الْمُصَلِّينَ إِلَى السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ .

''سلمان! جو مومن مرد اور عورت اس ماہ تیس رکعت ادا کریں، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور تین مرتبہ سورت اخلاص، تین مرتبہ سورت کافرون پڑھتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے گناہ مٹا دیتا ہے، اُنہیں مہینہ بھر کے روزوں اور ایک سال آئندہ کی نمازوں کا ثواب دیتا ہے۔''

(غنية الطّالبين لعبد القادر الجيلاني : ١٨٠/١ـ١٨١)

جھوٹی روایت ہے۔

① ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی ''متہم بالکذب'' ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② علی بن محمد بن اسماعیل بن محمد صفار کے حالات زندگی نہیں ملے۔

ماہِ رجب کے متعلق خصوصی عبادت کے ثبوت پر کوئی صحیح دلیل نہیں، یہ قبیح بدعت ہے۔

❁ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الصَّلَاةُ فَلَمْ يَصِحَّ فِي شَهْرِ رَجَبَ صَلَاةٌ مَّخْصُوصَةٌ تَخْتَصُّ .

''ماہِ رجب میں کوئی خاص نماز ثابت نہیں ہے۔''

(لطائف المَعارف، ص ۲۲۸)

❁ علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ (۱۴۲۱ھ) فرماتے ہیں:

''رجب میں کوئی خاص عبادت نہیں، بلکہ اس کا حکم باقی حرمت والے مہینوں کی طرح ہے، حرمت والے مہینے چار ہیں: رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾(التّوبة : ٣٦) ''زمین و آسمان کی تخلیق سے اب تک کتابِ الٰہی میں مہینے بارہ ہی ہیں، ان میں چار حرمت والے ہیں۔'' ماہِ رجب کو عبادت مثلاً؛ روزہ اور قیام وغیرہما کے حوالے سے خصوصیت حاصل نہیں، جو شخص اس ماہ کو ان عبادات کے لیے خاص کرتا ہے، جو نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں، وہ بدعتی ہے۔ فرمانِ نبوی ہے: ''میری اور میرے سراپائے ہدایت خلفائے راشدین کی سنت لازم پکڑنا، اس سے تعلق مضبوط رکھنا اور اسے مضبوط جبڑوں کے ساتھ پکڑنا، دین میں نئے کاموں سے بچیں، کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''(مجموع فتاویٰ ورسائل : ۲/۲۳۸۔۲۳۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ الرغائب

رجب کے پہلے جمعہ کی رات ''صلاۃ الرغائب'' ادا کی جاتی ہے، یہ بدعت ہے اور دین میں اختراع ہے۔اس کے ثبوت پر پیش کی جانے والی روایت کا تحقیقی جائزہ ملاحظہ ہو:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ وَشَعْبَانُ شَهْرِي ...... لَا تَغْفُلُوا عَنْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ فِي رَجَبَ، فَإِنَّهَا لَيْلَةٌ تُسَمِّيهَا الْمَلَائِكَةُ الرَّغَائِبَ، وَذٰلِكَ أَنَّهٗ إِذَا مَضٰى بِكَ اللَّيْلُ لَا يَبْقٰى مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ فِي جَمِيعِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا وَيَجْتَمِعُونَ فِي الْكَعْبَةِ وَحَوَالَيْهَا، فَيَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ اطِّلَاعَةً فَيَقُولُ: مَلَائِكَتِي سَلُونِي مَا شِئْتُمْ، فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا حَاجَتُنَا إِلَيْكَ أَنْ تَغْفِرَ لِصُوَّامِ رَجَبَ، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَّصُومُ يَوْمَ الْخَمِيسِ أَوَّلَ خَمِيسٍ فِي رَجَبَ، ثُمَّ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ وَالْعَتْمَةِ، يَعْنِي لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً، وَّإِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً، يَّفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَسْلِيمَةٍ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ صَلّٰى عَلَيَّ سَبْعِينَ مَرَّةً، ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ، ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُولُ فِي سُجُودِهٖ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سَبْعِينَ مَرَّةً، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْأَعْظَمُ سَبْعِينَ مَرَّةً، ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ فِي السَّجْدَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى حَاجَتَهٗ، فَإِنَّهَا تُقْضٰى، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنْ عَبْدٍ وَّلَا أَمَةٍ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ جَمِيعَ ذُنُوبِهٖ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَدَدِ وَرَقِ الْأَشْجَارِ، وَشَفَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي سَبْعِمِائَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ.

”رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے، رجب کی پہلی رات غافل نہ ہو جانا، کیونکہ فرشتوں نے اس کا نام ’لیلۃ الرغائب‘ رکھا ہے، جب یہ رات آتی ہے، تو زمین و آسمان کے فرشتے کعبہ اور اس کے گردونواح میں جمع ہو جاتے ہیں، اللہ رب العزت ان کی طرف دیکھ کر فرماتا ہے: میرے فرشتو! جس چیز کی خواہش ہے، مانگ لو، تب سارے فرشتے عرض کرتے ہیں: ہمارے رب! ہماری آرزو ہے کہ ماہ رجب میں روزے رکھنے والے کو بخش

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے انہیں بخش دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: جو آدمی رجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے، مغرب اور عشا کے درمیان نماز پڑھے یعنی جمعہ کی رات میں بارہ رکعت ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک دفعہ سورت فاتحہ، تین مرتبہ سورت قدر اور بارہ مرتبہ سورت اخلاص پڑھے، ہر دو رکعت کے درمیان سلام پھیرے، نماز سے فارغ ہو کر ستر مرتبہ مجھ پر درود پڑھے، اس میں کہے: رب! محمد ﷺ نبی اُمی اور ان کی آل پر رحمت بھیج، پھر سجدہ کرے، اس میں ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے: «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَّبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ» ''فرشتوں اور جبریل کا رب منزہ اور پاک ہے۔'' اس کے بعد سر اٹھا کر ستر مرتبہ پڑھے: «رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْأَعْظَمُ» ''رب! بخش دے اور رحم فرما اور جو تیرے علم میں ہیں، ان سب گناہوں سے درگزر فرما، تو غالب اور بلندی والا ہے۔'' پھر دوبارہ سجدہ کرے، وہی دعا پڑھے، پھر سجدے میں اللہ رب العزت سے اپنی ضرورت کا سوال کرے، تو اس کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ایسا کوئی مرد یا عورت نہیں ہے، جو یہ نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش نہ دے، اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ اور درخت کے پتوں کے برابر ہوں۔ روز قیامت خاندان کے سات سو افراد کی شفاعت کرے گا۔''

(المَوضُوعات لابن الجَوزي: ۲/۴۳۶-۴۳۷، ح :۱۰۰۲، مُعجَم الشّيوخ لابن عساكِر :

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

١٨٦/١، ح : ٢١٠، وَظائف اللّيالي والأيام لأبي موسى المديني كما في ذيل الميزان، ص ٣٦٣، الرقم : ٥٩٣، غنية الطّالبين لعبد القادر الجيلاني : ١٨١/١-١٨٢)

جھوٹی روایت ہے۔

① ابو حسن علی بن عبداللہ بن جہضم صوفی کے متعلق ابن خیرون رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تُكُلِّمَ فِيهِ وَقِيلَ : إِنَّهُ كَانَ يَكْذِبُ .

”اس پر کلام ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ جھوٹ بولتا تھا۔“

(تاريخ ابن عساكر : ١٩/٤٣، ميزان الاعتدال للذّهبي : ١٤٣/٣)

✿ حافظ عبدالقادر رہاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ كَذَّابًا . ”جھوٹا ہے۔“

(الباعث على إنكار البِدَع والحوادث لأبي شامة، ص ٧٠)

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخُ الصُّوْفِيَةِ بِحَرْمِ مَكَّةَ وَ مُصَنِّفُ كِتَابِ بَهْجَةِ الْأَسْرَارِ مُتَّهَمٌ بِوَضْعِ الْحَدِيثِ .

”یہ حرم مکہ کے صوفیہ کا شیخ اور ”بہجۃ الاسرار“ کتاب کا مصنف ہے۔ اس پر احادیث گھڑنے کا الزام ہے۔“

(ميزان الاعتدال : ١٤٢/٣، الرقم : ٥٨٧٩)

ابن جہضم مکی صوفی (۴۱۴ھ) کی کتاب کا نام ”الانوار و بہجۃ الاسرار“ ہے، اس کے علاوہ شطنوفی مصری صوفی (۷۱۳ھ) کی بھی ”بہجۃ الاسرار“ نامی کتاب ہے۔

② علی بن محمد سعید بصری

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

③ محمد بن سعید بصری

④ حنف بن عبداللہ صغانی۔

تینوں نامعلوم اور مجہول ہیں۔

❀ عبدالوہاب انماطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رِجَالُهٗ مَجْهُوْلُوْنَ وَقَدْ فَتَشْتُ عَلَيْهِمْ جَمِيعَ الْكُتُبِ فَمَا وَجَدْتُّهُمْ .

''اس کے راوی مجہول ہیں، ان کے حالات کتب رجال میں بسیار کوشش کے باوجود نہ مل سکے۔''(الموضوعات لابن الجوزي : ٤٣٨/٢)

❀ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْمَجْهُولِينَ .

''اس کی سند میں کئی مجہول ہیں۔''(مُعجم الشّيوخ : ١٨٦/١)

❀ ابوموسیٰ مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رِجَالُ إِسْنَادِهٖ غَيْرُ مَعْرُوفِينَ إِلٰى حُمَيْدٍ .

''حمید تک اس روایت کی سند کے راوی مجہول ہیں۔''

(ذيل ميزان الاعتدال للعراقي، ص٣٦٣)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَلْ لَّعَلَّهُمْ لَمْ يُخْلَقُوا . ''ہوسکتا ہے، یہ پیدا ہی نہ ہوئے ہوں۔''

(تلخيص الموضوعات، ص١٨٥، الرقم : ٤٣٣)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخُ ابْنِ جَهْضَمٍ مَّجْهُوْلٌ وَّ كَذَا شَيْخُ شَيْخِهٖ وَكَذَا خَلْفٌ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”خلف کی طرح ابن جہضم کے شیخ اور ان کے شیخ مجہول ہیں۔“

(تبيين العَجَب، ص ٥٥)

❁ اس روایت کے بارے حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدِ اتَّهَمُوا بِهِ ابْنَ جُهَيْمٍ وَنَسَبُوْهُ إِلَى الْكَذِبِ.

”یہ روایت رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے، علما نے اس جھوٹ کا الزام ابن جہیم پر لگایا ہے اور اسے جھوٹا کہا ہے۔“

(الموضوعات : ٢/٤٣٨)

❁ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيثٌ كِذْبٌ مَّوْضُوعٌ. ”یہ روایت جھوٹی اور من گھڑت ہے۔“

(تخريج أحاديث الإحياء : ١/٢٠٣، ذيل ميزان الاعتدال، ص ٣٦٣)

فائدہ:

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

أَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِيثَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ الْكَتَّانِيُّ الْحَافِظُ، فِي كِتَابِ «فَضْلُ رَجَبَ» لَهٗ فَقَالَ : ذَكَرَ عَلِيُّ بْنُ مَحَمَّدِ بْنِ سِعِيْدِ الْبَصَرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، فَذَكَرَهٗ بِطُولِهٖ. وَأَخْطَأَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فِي هٰذَا، فَإِنَّهٗ أَوْهَمَ أَنَّ الْحَدِيثَ عِنْدَهٗ عَنْ غَيْرِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَهْضَمٍ، وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ، فَإِنَّهٗ إِنَّمَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَخَذَهُ عَنْهُ، فَحَذَفَهُ لِشُهْرَتِهِ بِوَضْعِ الْحَدِيثِ وَارْتَقٰى إِلٰى شَيْخِهٖ، مَعَ أَنَّ شَيْخَهُ مَجْهُولٌ، وَكَذَا شَيْخُ شَيْخِهٖ، وَكَذَا خَلْفٌ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

”اسے ابو محمد حافظ عبدالعزیز کتانی نے اپنی کتاب ’فضائل رجب‘ میں علی بن محمد بن سعید بصری کی سند سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو بکر نے بیان کیا ہے۔ حافظ عبدالعزیز کو اس میں غلطی لگی ہے۔ انہیں وہم ہوا کہ یہ حدیث علی بن عبداللہ بن جہضم کے علاوہ کسی اور کی ہے، حالانکہ بات ایسے نہیں ہے، کیونکہ یہ روایت اس نے اسی سے لی ہے، پھر اس نے اسے مشہور وضاع ہونے کی وجہ حذف کر دیا اور اس کے شیخ کا نام لے لیا، جب کہ وہ شیخ بھی مجہول ہے، شیخ کا شیخ بھی مجہول ہے، اسی طرح خلف بھی، واللہ اعلم۔“

(تبيين العَجَب، ص ٥٥)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) نے اسے ”باطل“ کہا ہے۔

(المَجموع شرح المُهذَّب: ٥٦/٤)

❁ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا صَلَاةُ الرَّغَائِبِ فَلَا أَصْلَ لَهَا، بَلْ هِيَ مُحْدَثَةٌ، فَلَا تُسْتَحَبُّ لَا جَمَاعَةً وَّلَا فُرَادٰى. فَقَدْ ثَبَتَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُخَصَّ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ، أَوْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ» وَالْأَثَرُ الَّذِي ذُكِرَ فِيهَا كَذِبٌ مَّوْضُوعٌ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْهُ أَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ وَالْأَئِمَّةِ أَصْلًا .

''صلاۃ الرغائب کی کوئی اصل نہیں۔ یہ بدعت ہے، لہٰذا اسے با جماعت اور اکیلے ادا کرنا مستحب نہیں، بل کہ صحیح مسلم میں ثابت ہے: 'نبی کریم ﷺ نے جمعہ کی رات کو قیام اور دن کو روزے کے لیے خاص کرنے سے منع فرمایا ہے۔' علمائے کرام متفق ہیں کہ اس بارے میں مروی روایت جھوٹی اور من گھڑت ہے، سلف اور ائمہ نے سرے سے اس کا ذکر ہی نہیں کیا۔''

(مَجموع الفتاویٰ : ١٣٢/٢٣)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (٧٤٨ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ، وَّلَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ رِّوَايَةِ ابْنِ جَهْضَمٍ، وَقَدِ اتَّهَمُوْهُ بِوَضْعِ هٰذَا الْحَدِيثِ .

''روایت من گھڑت ہے۔ اسے ابن جہضم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔ یہ اسی کی کارستانی ہے۔'' (تاريخ الإسلام : ٢٣٨/٩)

❁ نیز فرماتے ہیں:

بَاطِلٌ بِلَا تَرَدُّدٍ . ''بلاشک روایت باطل ہے۔''

(سِيَر أعلام النّبلاء : ١٤٣/٢٣)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (٨٥٢ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ أَصْلَ صَلَاةِ النَّافِلَةِ سُنَّةٌ مُّرَغَّبٌ فِيهَا، وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَرِهَ الْمُحَقِّقُونَ تَخْصِيصَ وَقْتٍ بِهَا دُونَ وَقْتٍ، وَّمِنْهُمْ مَنْ أَطْلَقَ تَحْرِيمَ مِثْلِ ذٰلِكَ كَصَلَاةِ الرَّغَائِبِ الَّتِي لَا أَصْلَ لَهَا .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”نفل نماز کی اصل تو سنت ہے، جس کی طرف ترغیب دلائی گئی ہے، اس کے باوجود محققین نے نفل کے لیے وقت مخصوص کرنا ناپسند کیا ہے، بعض کے نزدیک یہ حرام ہے، مثلاً صلاۃ الرغائب ہے کہ اس کی کوئی بنیاد ہی نہیں۔“

(فتح الباري : ٦٦/١١، الرقم : ٦٢٦٤)

❀ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (١٢٥٠ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الصَّلَاةُ مَكْذُوبَةٌ مَّوْضُوعَةٌ . ”یہ جھوٹی اور من گھڑت نماز ہے۔“

(تُحفة الذّاكرين، ص ١٤٣)

صلاۃ الرغائب کے بدعت اور منکر ہونے پر اہل علم کا اجماع واتفاق ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي

(صحيح مسلم : ١١٤٤) کے تحت حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) کہتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ النَّهْيُ الصَّرِيحُ عَنْ تَخْصِيصِ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ بِصَلَاةٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي، وَيَوْمِهَا بِصَوْمٍ كَمَا تَقَدَّمَ، وَهٰذَا مُتَّفَقٌ عَلٰى كَرَاهِيَتِهٖ، وَاحْتَجَّ بِهِ الْعُلَمَاءُ عَلٰى كَرَاهَةِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ الْمُبْتَدَعَةِ الَّتِي تُسَمَّى الرَّغَائِبَ قَاتَلَ اللّٰهُ وَاضِعَهَا وَمُخْتَرِعَهَا، فَإِنَّهَا بِدْعَةٌ مُّنْكَرَةٌ مِّنَ الْبِدَعِ الَّتِي هِيَ ضَلَالَةٌ وَّجَهَالَةٌ، وَفِيهَا مُنْكَرَاتٌ ظَاهِرَةٌ، وَّقَدْ صَنَّفَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْأَئِمَّةِ مُصَنَّفَاتٍ نَّفِيسَةً فِي تَقْبِيحِهَا وَتَضْلِيلِ مُصَلِّيهَا وَمُبْتَدِعِهَا، وَدَلَائِلُ قُبْحِهَا وَبُطْلَانِهَا وَتَضْلِيلِ فَاعِلِهَا أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’باقی راتوں کی نسبت شب جمعہ کو نماز کے لیے اور جمعہ کے دن کو روزے کے لیے خاص کرنا اس حدیث کی رو سے منع ہے، محدثین کرام کا اتفاق ہے کہ یہ مکروہ ہے، علمائے کرام نے صلاۃ الرغائب سے موسوم نماز کی کراہت پر اس حدیث کو دلیل بنایا ہے، اللہ تعالیٰ اس نماز کو گھڑنے اور ایجاد کرنے والے کا ستیاناس کرے، یہ ضلالت وگمراہی والی ایک منکر بدعت ہے، اس میں منکرات واضح ہیں۔ ائمہ کی ایک جماعت نے اس کی قباحتوں، اسے پڑھنے والے کے گمراہ اور بدعتی ہونے پر بے شمار کتابیں لکھی ہیں، نیز اس کی قباحت، اس کے بطلان اور اسے پڑھنے والے کے گمراہ ہونے پر بے شمار دلائل ہیں۔‘‘

(شرح النّووي : ٢٦٢/٨)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

’’ائمہ دین کا اجماع ہے کہ صلاۃ الرغائب بدعت ہے، اسے رسول اللہ ﷺ نے اسے مسنون قرار دیا، نہ آپ ﷺ کے خلفا اور ائمہ دین مثلاً امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام ابوحنیفہ، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی اور امام لیث وغیرہم رحمہم اللہ میں سے کسی نے مستحب سمجھا، اس بارے میں مروی روایت محدثین کرام کی تحقیق میں بالاتفاق جھوٹی ہے، اسی طرح رجب کے پہلے جمعہ کی رات، لیلۃ المعراج، پندرہ شعبان کی نماز الفیہ، اتوار، سوموار اور ہفتے کے دنوں میں باقی مذکورہ نمازیں (بھی بدعت ہیں) اگرچہ مصنفین کے ایک گروہ نے ’باب الرقائق‘ میں ان کو ذکر کیا ہے، مگر محدثین کے ہاں ان کے من گھڑت ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(مَجموع الفتاویٰ : ١٣٤/٢٣)

✿ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (٧٥١ھ) فرماتے ہیں:

كَذٰلِكَ أَحَادِيثُ صَلَاةِ الرَّغَائِبِ لَيْلَةَ أَوَّلِ جُمُعَةٍ مِّنْ رَّجَبَ كُلُّهَا كَذِبٌ مُّخْتَلَقٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”اسی طرح رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں صلاۃ الرغائب پڑھنے کی حدیثیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گھڑی گئیں ہیں۔“

(المَنار المُنيف، ص٩٥، الرقم : ١٦٧)

✿ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (٧٩٥ھ) فرماتے ہیں:

اَلْأَحَادِيثُ الْمَرْوِيَّةُ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الرَّغَائِبِ فِي أَوَّلِ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَجَبَ كَذِبٌ وَّبَاطِلٌ لَّا تَصِحُّ، وَهٰذِهِ الصَّلَاةُ بِدْعَةٌ عِنْدَ جُمْهُورِ الْعُلَمَاءِ .

”رجب کے پہلے جمعہ کی رات صلاۃ الرغائب کی فضیلت میں مروی تمام روایات جھوٹی، باطل اور غیر ثابت ہیں اور یہ نماز جمہور علما کے نزدیک بدعت ہے۔“

(لطائف المَعارف، ص ٢٢٨)

فائدہ: محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى النَّاسَ، وَمَا يَعُدُّونَ لِرَجَبٍ كَرِهَ ذٰلِكَ .

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب لوگوں کو رجب کے لیے خاص اہتمام کرتے دیکھتے، تو ناپسند فرماتے۔“ (مصنّف ابن أبي شيبة : ١٠١/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نماز معراج

بعض لوگ ۲۷ رجب کو یوم معراج قرار دیتے ہیں، یہ بے حقیقت و بے ثبوت نظریہ ہے، وہ اس شب کو خاص عبادت بجالاتے ہیں، جو صریح بدعت اور منکر فعل ہے۔

اولاً: معراج کی تاریخ کا تعین ثابت نہیں۔

ثانیاً: اس تاریخ کو عبادت کے متعلق جو روایات آتی ہیں، وہ جھوٹی ہیں، ملاحظہ ہو:

❀ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فِي رَجَبَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ مَّنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَقَامَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ كَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ صَامَ مِائَةَ سَنَةٍ وَّقَامَ مائَةَ سَنَةٍ وَّهِيَ لِثَلَاثٍ بَّقِيْنَ مِنْ رَجَبَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا نَّبِيًّا .

''۲۷ رجب کے دن روزہ اور رات کو قیام کرنے والے کو سو برس کے روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے، اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔''

(شُعَب الإيمان للبيهقي : ٣٥٣٠، الغَرائب المُلتقطة لابن حَجر : ١٠٤٠/٥، فَضل رَجب لابن عَساكر : ١٠، ١١، ذيل اللآلي المَصنوعة للسّيوطي : ٤٥٩/١)

سخت ضعیف و منکر روایت ہے۔

① خالد بن ہیاج بن بسطام ''ضعیف'' ہے۔ اس کی اپنے والد سے مروی روایت منکر ہوتی ہے۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُعْتَبَرُ حَدِيثُهٗ مِنْ غَيْرِ رِوَايَتِهٖ عَنْ أَبِيهِ .

''اس کی وہ روایات قابل اعتبار ہیں، جو اس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے بیان کی ہیں۔''(الثّقات : ۸/ ۲۲۵۔۲۲٦)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذُو مَنَاكِيرَ عَنْ أَبِيهِ . ''اپنے باپ سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(سير أعلام النّبلاء : ٤/١١٤)

مذکورہ روایت بھی اس نے اپنے باپ سے بیان کی ہے، لہٰذا منکر ہے۔

② ہیاج بن بسطام ''ضعیف'' ہے۔

③ سلیمان بن طرخان تیمی ''مدلس'' ہیں۔

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(شُعب الإيمان : ٣٩٣/٧)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ إِلَى الْغَايَةِ .

''یہ انتہا کی منکر روایت ہے۔''

(تبيين العَجب : ٢١/١)

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فِي رَجَبَ لَيْلَةٌ يُكْتَبُ لِلْعَامِلِ فِيهَا حَسَنَاتُ مِائَةِ سَنَةٍ، وَذٰلِكَ لِثَلَاثٍ بَقِينَ مِنْ رَجَبَ، فَمَنْ صَلّٰى فِيهَا اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ يَتَشَهَّدُ فِي كُلِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَكْعَتَيْنِ، وَيُسَلِّمُ فِي آخِرِهِنَّ، ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَّيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَّيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَّيَدْعُو لِنَفْسِهِ مَا شَاءَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهِ، وَيُصْبِحُ صَائِمًا فَإِنَّ اللّٰهَ يَسْتَجِيبُ دُعَاءَهُ كُلَّهُ إِلَّا أَنْ يَّدْعُوَ فِي مَعْصِيَةٍ.

”ستائیس رجب کی رات عبادت کرنے والے کی نیکیاں سو سال عبادت کے برابر ہیں، جو اس میں بارہ رکعات ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور قرآن کی کوئی سورت پڑھتا ہے، ہر دو رکعت کے بعد تشہد بیٹھتا ہے، آخر میں سلام پھیرتا ہے، بعد ازاں سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کی تسبیح سو مرتبہ اور سو مرتبہ استغفر اللہ پڑھتا ہے، سو مرتبہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو دنیا و آخرت کے اُمور میں سے جو چاہے مانگے، اگلی صبح روزہ رکھے، تو دعائے معصیت کے علاوہ اللہ تعالیٰ اس کی ہر دعا کو شرفِ قبولیت بخشے گا۔“

(شُعَب الإيمان للبيهقي: ٣٥٣١، فَضل رَجب لابن عَساكر، ص ٣١٦)

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن فضل بن عطیہ عبسی ”متروک و کذاب“ ہے۔

② ابان بن ابی عیاش ”متروک“ ہے۔

③ خلف بن محمد بن اسماعیل خیام ”ضعیف و متروک“ ہے۔

④ ابان کا سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں۔

⑤ نصر بن حسین ابو اللیث بخاری کی توثیق درکار ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑤ عیسیٰ بن موسیٰ غنجار مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

⑥ مکی بن خلف اور اس کا متابع اسحاق بن احمد بن خلف دونوں کے حالات زندگی نہیں ملے۔

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(شعب الإيمان : ٣٩٤/٧)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِسْنَادُهٗ مُظْلِمٌ . ''اس کی سند مجہول ہے۔''

(تبيين العَجَب، ص ٦٣)

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ مِنْ رَّجَبَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِّنْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بَاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ صَائِمًا، حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوبَهٗ سِتِّينَ سَنَةٍ وَّهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي بُعِثَ فِيهِ مَحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''جو ستائیس رجب کی رات بارہ رکعت نماز ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور کوئی دوسری سورت تلاوت کرتا ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگہ بیٹھے بیٹھے سات مرتبہ سورت فاتحہ پڑھتا ہے، پھر چار بار «سُبْحَانَ اللّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» کی تسبیح کرتا ہے، اگلی صبح روزہ رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی ساٹھ سالہ خطائیں معاف فرما دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو نبوت اسی رات عطا ہوئی۔''

(تاريخ ابن عساكر : ٣٠٨/٢٧، تبيين العَجَب لابن حَجَر، ص ٥٢)

جھوٹا قول ہے۔

① محمد بن زیاد یشکری کوفی ''کذاب'' ہے۔

اسے امام یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل، امام فلاس، امام ابوزرعہ رازی اور امام نسائی وغیرہم رحمہم اللہ نے کذاب (پرلے درجے کا جھوٹا) قرار دیا ہے۔

② ابوالحسین عبیداللہ بن خالد کے حالات زندگی نہیں ملے۔

❀ حسن بصری رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِذَا كَانَ يَوْمُ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَّجَبَ ....

(غنية الطّالبين للشّيخ عبد القادر الجيلاني : ١٨٢/١)

جھوٹی بے سند روایت ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنے استاذ ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی ابو البرکات سے ذکر کی ہے۔ ہبۃ اللہ کے بارے میں حافظ سمعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ ابْنَ نَاصِرٍ عَنِ السَّقَطِيِّ : أَكَانَ ثِقَةً؟، قَالَ : لَا، وَاللّٰهِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظَهَرَ كِذْبُهُ وَهُوَ مِنْ سَقَطِ الْمَتَاعِ .

''میں نے ابن ناصر رحمہ اللہ سے سقطی کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ ثقہ ہے؟ فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! اس کا کذب واضح ہے، یہ بے کار سامان ہے۔''

(سير أعلام النّبلاء للذّهبي : ١٩/٢٨٣)

حافظ ابن نجار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ قَلِيلَ الْإِتْقَانِ ضَعِيفًا لَّا يُوْثَقُ بِهٖ وَرَأَيْتُ بِخَطِّ السِّلَفِي جُزْأً سَمِعَهُ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ مُفْتَعَلٌ وَّأَسَانِيدُهُ مُرَكَّبَةٌ وَّلَمْ أَجِدْ فِيهِ إِسْنَادًا صَحِيحًا، بَلْ ظَاهِرُ الصَّنْعَةِ وَلَهُ مُعْجَمٌ فِي مُجَلَّدٍ ادَّعٰى فِيهِ لُقِيَّ أُنَاسٍ لَّمْ يُدْرِكْهُمْ وَلَمْ يَرَهُمْ .

''یہ قلیل الضبط اور ضعیف تھا، اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے ابو طاہر سلفی کے ہاتھ کا لکھا ایک جز دیکھا، یہ من گھڑت جز اسی سے مروی تھا، اس میں کوئی صحیح سند نہیں تھی، بلکہ اس کا من گھڑت ہونا ظاہر ہے۔ اس نے معجم بھی لکھی، اس میں ان لوگوں سے ملاقات کا دعوی کرتا ہے، جن کا زمانہ پایا، نہ انہیں دیکھا۔''

(لسان الميزان لابن حجر : ٨/٣٢٦)

❁ اس روایت کے بارے میں علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مَوْضُوعٌ .

''من گھڑت ہے۔''

(الآثار المرفوعة، ص ٧٨)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلُّ حَدِيثٍ فِي ذِكْرِ صَوْمِ رَجَبَ وَصَلاةِ بَعْضِ اللَّيَالِي فِيهِ فَهُوَ كِذْبٌ مُّفْتَرًى .

”رجب کے روزے اور اس کی بعض راتوں میں قیام کے متعلق بیان کردہ تمام روایات جھوٹ اور بہتان ہیں۔“

(المَنار المُنيف، ص ٩٦)

❁ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

كَذٰا صَلَاةُ عَاشُورَاءَ وَصَلَاةُ الرَّغَائِبِ مُوْضُوعٌ بِالِاتِّفَاقِ وَكَذٰا بَقِيَّةُ صَلَوَاتِ لَيَالِي رَجَبَ وَلَيْلَةِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَّجَبَ .

”صلاۃ عاشوراء، صلاۃ الرغائب، ستائیس رجب اور اس کی باقی راتوں کی نمازیں بالاتفاق من گھڑت ہیں۔“

(الأسرار المرفوعة، ص ٢٨٩)

❁ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَرِدْ فِي رَجَبَ عَلَى الْخُصُوصِ سُنَّةٌ صَحِيحَةٌ وَّلَا حَسَنَةٌ وَّلَا ضَعِيفَةٌ ضُعْفًا خَفِيفًا بَلْ جَمِيعُ مَا رُوِيَ فِيهِ عَلَى الْخُصُوصِ إِمَّا مَوْضُوعٌ مَّكْذُوبٌ أَوْ ضَعِيفٌ شَدِيدَ الضُّعْفِ .

”ماہِ رجب کے متعلق بطور خاص کوئی صحیح، حسن یا کم درجے کی ضعیف سند وارد نہیں، بلکہ اس بارے میں مروی تمام روایات یا تو من گھڑت اور جھوٹی ہیں یا شدید ضعیف۔“

(السَّيْل الجرّار : ١٤٣/٢)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ علامہ ابن باز رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

”رجب یا کسی بھی دوسرے مہینے میں شبِ معراج کی تعیین کے متعلق صحیح احادیث میں کچھ بھی مذکور نہیں، اس رات کی تعیین میں تمام روایات محدثین کی تحقیق میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں، اس کا علم چھپا لینے میں اللہ تعالیٰ کی بلیغ حکمت ہے، بالفرض اس رات کی تعیین ثابت ہو جائے، تب بھی مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ اسے بعض عبادات کے لئے خاص کریں یا اس میں مختلف مجالس و محافل کا انعقاد کریں، کیوں کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔“

(مَجموع فتاویٰ ومقالات متنوّعة : ۱۸۳/۱)

❀ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ (۱۴۲۱ھ) فرماتے ہیں:

’ستائیس رجب کی رات کے متعلق لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس رات معراج ہوئی، آپ اللہ تعالیٰ کی طرف گئے، تاریخی لحاظ سے یہ ثابت نہیں، لہٰذا جس چیز کا ثبوت نہ ہو وہ باطل ہے۔ باطل پر بنیاد باطل ہی ہوتی ہے، بالفرض رجب کی ستائیسویں شب کو شبِ معراج تسلیم کر لیں، پھر بھی ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم اس قسم کی عیدوں اور عبادات کا پرچار کریں، کیوں کہ یہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔“

(مَجموع فتاویٰ ورسائل : ۲۹۷/۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شبِ برأت

خاص پندرہ شعبان کی رات عبادت اور صبح کو روزہ رکھنا نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین وائمہ دین سے ثابت نہیں، بلکہ بعض علماء نے اسے بدعت تک قرار دیا ہے، اس رات عبادت کے قائلین کے دلائل کا جائزہ پیشِ خدمت ہے:

دلیل نمبر ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا، فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ : أَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ لِّي فَأَغْفِرَ لَهٗ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهٗ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهٗ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا، حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ .

”پندرہ شعبان کی رات قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو، اس رات اللہ تعالیٰ غروبِ آفتاب کے فوراً بعد آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: کوئی معافی کا طلب گار ہے، میں اسے معاف کر دوں؟ کوئی رزق کا طلب گار ہے، میں اسے رزق عطا کر دوں؟ کوئی بیمار ہے، میں اسے صحت و عافیت سے نواز دوں؟ کوئی ایسا ہے، کوئی ایسا ہے؟ اللہ تعالیٰ طلوعِ فجر تک یہی فرماتے رہتے ہیں۔“

(سنن ابن ماجه : ١٣٨٨، العِلَل المُتناهية لابن الجوزي : ٧١/٢، ح : ٩٢٢)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

روایت من گھڑت ہے۔

① ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد ابن ابی سبرہ کذاب اور وضاع ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيثَ .

”احادیث گھڑتا تھا۔“

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٣٠٦/٧)

② ابراہیم بن محمد بن علی بن عباس مجہول الحال ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ”الثقات: ٦/٤“ میں ذکر کیا ہے۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

(خلاصة الأحكام : ٦١٧/١)

دلیل نمبر ②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

”پندرہ شعبان کی ایک رات میری باری تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آرام فرما تھے۔ آدھی رات ہوئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا، مجھے ناگواری ہوئی، یہ عورت کی فطرت ہے، میں نے چادر اوڑھ لی، اللہ کی قسم! وہ چادر اون اور ریشم کی تھی، نہ خام ریشم کی تھی، نہ ہی ریشم کی تھی، نہ ہی ریشمی کپڑے کی تھی، جس کا تانا بانا ریشم کا ہوتا ہے، نہ روئی کی تھی، نہ ہی سن کے کپڑے کی تھی، پوچھا گیا: وہ چادر کس چیز کی بُنی ہوئی تھی؟ فرمایا: اس کا تانا بکری کے بالوں کا اور بانا اونٹ کے بالوں سے بُنا گیا تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کو دیگر ازواج کے حجروں میں تلاش کیا، وہاں بھی آپ ﷺ نہ ملے، میں اپنے حجرے میں واپس لوٹ آئی، ناگہاں آپ ﷺ پر ایک کپڑا تھا، جو زمین پر گرا ہوا تھا، آپ حالتِ سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے تھے:

سَجَدَ لِلّٰهِ سَوَادِي وَخَيَالِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي، هٰذِهٖ يَدِي وَمَا جَنَيْتُهٗ بِهَا عَلٰى نَفْسِي يَا عَظِيمَ رَجَاءٍ لِّكُلِّ عَظِيمٍ، اغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ.

''میرے وجود وہستی نے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کیا، میرا دل تجھ پر ایمان لایا، یہ میرا ہاتھ اور میرے اعمال ہیں، اے بڑے کاموں کی بڑی اُمید! بڑے گناہ معاف فرما دے، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سر بہ سجود ہے، جس نے اُسے پیدا کیا اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے سوراخ بنائے۔''

''آپ ﷺ فارغ ہو کر میرے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، میرا سانس پھول چکا تھا، مجھے کیا ہوا، میں نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سانس کیوں پھول رہا ہے؟ میں نے صورتِ حال سے آگاہ کیا، آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے گھٹنوں پر پھیرنا شروع کیا اور فرمایا: ناس ہو! ان گھٹنوں کا جو اس رات عبادت نہ کر سکیں، اس رات اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر اترتے ہیں، مشرک اور اپنے مسلمان بھائی سے بغض و عداوت رکھنے والے کے سوا تمام بندوں کی بخشش فرما دیتے ہیں۔''

(النُّزول للدّارقطني : ١٣٤، الدُّعاء للطّبراني : ٥٥٧، شُعب الإيمان للبَيْهقي : ٣٨٣٨)

سند ''ضعیف'' ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

① سلیمان بن ابی کریمہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔

❀ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ اسے ضعیف کہتے ہیں۔

(الجرح والتّعديل : ١٣٨/٤)

❀ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَامَّةُ أَحَادِيثِهِ مَنَاكِيرُ .

''اس کی اکثر احادیث منکر ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٢٦٣/٣)

❀ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُحَدِّثُهُ بِمَنَاكِيرَ، وَلَا يُتَابَعُ عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ حَدِيثِهِ .

''منکر روایات بیان کرتا ہے، اس کی کثیر روایات پر متابعت نہیں کی گئی۔''

(الضّعفاء الكبير : ١٣٨/٢)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَيِّنٌ، صَاحِبُ الْمَنَاكِيرِ .

''کمزور ہے، منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔''

(المُغني في الضّعفاء : ٤٤٣/١)

② عمرو بن ہاشم بیروتی کی روایات میں کلام ہے۔

لہٰذا یہ حدیث ضعیف اور نا قابل عمل ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یہ حدیث ثابت نہیں۔“

(العِلَل المتناهية : ٢/٦٨)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، ضَعَّفَهُ ابْنُ عَدِيٍّ، فَقَالَ : عَامَّةُ أَحَادِيثِهٖ مَنَاكِيرُ .

”اس کی سند میں سلیمان بن ابی کریمہ ہے، اسے امام ابن عدی رحمہ اللہ ضعیف قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کی اکثر احادیث منکر ہوتی ہیں۔“

(التّلخيص الحبير : ١/٢٥٤)

اس حدیث کے اور طرق بھی ہیں:

١۔...... (كتاب أحاديث النّزول للدارقطني : ١٣٥، فضائل الأوقات للبيهقي : ٢٦)

سند ضعیف ہے، نضر بن کثیر ”ضعیف“ ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ٧١٤٧)

٢۔...... (فضائل الأوقات للبيهقي : ٢٧، العِلَل المتناهية لابن الجوزي : ٩١٨)

سند ضعیف ہے۔

① سعید بن عبد الکریم واسطی کی توثیق نہیں۔

② ابو نعمان سعدی کے حالات زندگی نہیں ملے۔

✿ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بَعْضُ مَنْ يُجْهَلُ .

”اس سند میں بعض راوی مجہول ہیں۔“

(الدّعوات الكبير : ١٤٧/٢، تحت الرقم : ٥٣١)

٣۔...... (شعب الإيمان للبيهقى : ٣٥٥٤)

سند ضعیف و مرسل ہے۔

① علاء بن حارث کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں۔

② احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب کی اپنے چچا عبداللہ بن وہب سے مروی بعض روایات میں کلام ہے۔

٤۔...... (ميزان الاعتدال للذّهبي : ٤/ ٥٥ ، ترجمة محمد بن يحيىٰ)

سند ”ضعیف“ ہے، محمد بن یحییٰ بن اسماعیل تمیمی تمار کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْمَرْضِيِّ .

”پسندیدہ نہیں ہے۔“

(سؤالات حمزة السّهمي للدّارقطني : ٣١)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَتٰى بِخَبَرٍ مُّنْكَرٍ .

”اس نے (مذکورہ) منکر حدیث بیان کی ہے۔“

(ميزان الاعتدال : ٥٥/٤)

٥۔...... (شعب الإيمان للبيهقي : ٣٨٣٧)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سند سخت ''ضعیف'' ہے، سلام طویل ''متروک'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ٢٧٠٢)

سلام بن سلیمان مدائنی بھی ''ضعیف'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ٢٧٠٤)

نیز امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

٦۔...... (معجم الشّيوخ لأبي بكر الإسماعيلي : ١/ ٤٠٨ ، ٤٠٩)

سند جھوٹی ہے۔

① عباد بن احمد عرزمی کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(سؤالات البَرقاني : ٣٣٠)

② عباد کا چچا محمد بن عبدالرحمن بن محمد عرزمی بھی متروک ہے۔

③ محمد بن عبدالرحمن کا والد بھی متروک ہے۔

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَتْرُوكٌ، وَأَبُوهُ وَجَدُّهٗ.

''محمد بن عبدالرحمن، اس کا باپ اور دادا سب متروک ہیں۔''

(سؤالات البَرقاني : ٤٤٣)

٧۔...... (العِلَل المتناهية لابن الجوزي : ٢/٦٩، ح : ٩١٩)

من گھڑت ہے۔ عطاء بن عجلان متروک وکذاب اور وضاع ہے۔

ثابت ہوا کہ اس روایت کی ساری کی ساری سندیں ضعیف ہیں۔

دلیل نمبر ③

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

”ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا۔آپ کی تلاش میں نکلی، دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں اور سر مبارک آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں۔بعدازاں آپ ﷺ نے فرمایا: آپ اندیشہ محسوس کرتی ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ آپ پر ظلم کریں گے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! ایسی کوئی بات نہیں، میرا گمان تھا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے ہاں تشریف لے گئے ہوں گے،آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ.

”اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرما کر کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ انسانوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔“

(سنن التّرمذي : ٧٣٩، سنن ابن ماجه : ١٣٨٩، مسند الإمام أحمد : ٢٣٨/٦، كتاب أحاديث النّزول للدارقطني : ١٣٠، مسند عبد بن حميد : ١٥٠٧، شعب الإيمان للبيهقي : ٣٨٢٤، العِلَل المتناهية لابن الجوزي : ٩١٥)

سند ضعیف ہے۔

① حجاج بن ارطاۃ جمہور کے نزدیک ”ضعیف“ اور ”مدلس“ ہے۔

② یحییٰ بن ابی کثیر ”مدلس“ ہیں، جو ”عن“ سے روایت کر رہے ہیں۔

③ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے عروہ سے نہیں سنا۔

④ حجاج بن ارطاۃ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے سماع نہیں کیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُّضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيثَ وقَالَ : يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَّحْيَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ .

''میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کو اسے ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا، فرمایا: یحییٰ بن ابی کثیر نے عروہ سے اور حجاج بن ارطاۃ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے سماع نہیں کیا۔''

(جامع التّرمذي، تحت الحديث : ٧٣٩)

دلیل نمبر ④

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا اللَّيَالِيَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ...... .

''جس نے پانچ دن شب بیداری کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، یہ ذوالحجہ، عرفہ، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی اور پندرہ شعبان کی رات ہیں۔''

(التّرغيب والتّرهيب للأصبهاني : ٣٦٧)

جھوٹی روایت ہے۔

① عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم بالاتفاق ضعیف ہے، اس نے اپنے والد سے منسوب جھوٹی روایات بیان کی ہیں۔

❀ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْ أَبِيهِ أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً .

''اپنے باپ سے موضوع احادیث بیان کی ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(المدخل إلى الصّحيح، ص ١٥٤)

یہ روایت بھی اس نے اپنے باپ سے بیان کی ہے، لہٰذا موضوع (من گھڑت) ہے۔

② سوید بن سعید حدثانی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدُوقٌ فِي نَفْسِهِ؛ إِلَّا أَنَّهُ عَمِيَ، فَصَارَ يَتَلَقَّنُ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهِ .

''یہ صدوق تھا، نابینا ہونے کے بعد تلقین قبول کر لیتا تھا۔''

(تقريب التّهذيب : ٢٦٩٠)

دلیل نمبر ⑤

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَمْسُ لَيَالٍ لَّا تُرَدُّ فِيهِنَّ الدَّعْوَةُ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّجَبَ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَلَيْلَةُ النَّحْرِ .

''پانچ راتوں میں دعا رد نہیں ہوتی، ان میں رجب کی پہلی رات، پندرہ شعبان کی رات، جمعہ کی رات، عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : ٤٠٨/١٠، الغرائب المُلتقطة لابن حجر : ٤٠٣/٤)

موضوع و من گھڑت ہے۔

① ابراہیم بن ابی یحییٰ اسلمی ''ضعیف و متروک'' ہے۔

② ابوقعنب کے حالات زندگی نہیں ملے۔

③ ابوقعنب کا سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں۔

④ عبد القدوس بن مرداس کے حالات زندگی نہیں ملے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑥

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثَلاثِينَ مَرَّةً، لَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيَشْفَعُ فِي عَشَرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ كُلِّهِمْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.

”جو پندرہ شعبان کی رات بارہ رکعات ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں تیس مرتبہ سورت اخلاص پڑھتا ہے، وہ دنیا سے نہیں جائے گا، جب تک کہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے، وہ اپنے گھرانے کے ایسے دس افراد کی سفارش کرے گا، جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔“

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٤٣۔٤٤٤، ح : ١٠١٣)

جھوٹی روایت ہے۔

① ابو اسماعیل عبد الصمد بن محمد قنطری

② ابو الحسن علی بن احمد بزنانی

③ محمد بن جہان

④ عمر بن عبد الرحیم

کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

⑤ بقیہ بن ولید کا عنعنہ ہے۔

⑥ لیث بن ابی سلیم ”ضعیف“ اور ”سیئ الحفظ“ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑦ قعقاع کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اسے موضوع (من گھڑت) کہا ہے۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِسْنَادُهٗ ظُلُمَاتٌ إِلٰى بَقِيَّةَ .

''بقیہ تک اس کی سند کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔''

(تلخیص الموضوعات، ص١٨٦، ح: ٤٣٧)

دلیل نمبر ⑦

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَامَ فَصَلّٰى أَرْبَعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الْفَرَاغِ فَقَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَّلَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ الْآيَةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَأَلْتُ عَمَّا رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِهٖ فَقَالَ : مَنْ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتَ كَانَ لَهٗ كَعِشْرِينَ حِجَّةً مَّبْرُورَةً وَّكَصِيَامِ عِشْرِينَ سَنَةً مَّقْبُولَةً، فَإِنْ أَصْبَحَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ صَائِمًا كَانَ كَصِيَامِ سِتِّينَ سَنَةً مَّاضِيَةً وَّسَنَةٍ مُّسْتَقْبَلَةٍ .

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پندرہ شعبان کی رات دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

چودہ رکعات ادا کیں، فارغ ہونے کے بعد بیٹھ گئے، چودہ مرتبہ سورۃ الفاتحہ، چودہ مرتبہ سورۃ الاخلاص، چودہ بار سورۃ الفلق، چودہ مرتبہ سورۃ الناس، ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور سورۃ توبہ کی ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) نمبر آیت پڑھی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، تو میں نے اس بارے میں سوال کیا، فرمایا: جو شخص یہ عمل کرتا ہے، اسے بیس مبرور حج اور بیس سال کے مقبول روزوں کا ثواب دیا جائے گا، جو شخص پندرہ شعبان کے دن روزے کی حالت میں صبح کرے، اسے ساٹھ سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے روزوں کا ثواب ملے گا۔"

(شُعَب الإيمان للبيهقي : ٧/٤٢٣_٤٢٤، ح : ٣٥٥٩، الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٤٤_٤٤٥، ح : ١٠١٤)

جھوٹی روایت ہے۔

① ابوالقاسم عبدالخالق بن علی موذن

② ابوجعفر محمد بن بسطام قومسی

③ ابوجعفر احمد بن محمد بن جابر

④ احمد بن عبدالکریم

⑤ خالد حمصی

ان سب راویوں کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي رِوَايَةٍ قَبْلَ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ مَّجْهُولُونَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

"اس روایت میں عثمان بن سعید سے پہلے مجہول راویوں نے ڈیرے ڈال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھے ہیں، واللہ اعلم!‘‘

(شُعب الإيمان : ٧/٤٢٤)

⑥ حکم بن عتیبہ ’’مدلس‘‘ ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

⑦ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

❀ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيْمُ النَّخْعِيُّ عَنْ عَلِيٍّ مُّرْسَلٌ .

’’ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہوتی ہے۔‘‘

(المراسيل لابن أبي حاتم، ص١٠، الرقم : ٢٣)

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُشْبِهُ أَنْ يَّكُونَ هٰذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعًا، وَّهُوَ مُنْكَرٌ .

’’یہ حدیث من گھڑت اور منکر معلوم ہوتی ہے۔‘‘

(شعب الإيمان : ٧/٤٢٤)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مَوْضُوعٌ أَيْضاً وَّإِسْنَادُهٗ مُظْلِمٌ وَّكَانَ وَاضِعُهٗ يَكْتُبُ مِنَ الْأَسْمَاءِ مَا وَقَعَ لَهٗ وَيَذْكُرُ قَوْماً مَّا يُعْرَفُونَ .

’’اسی طرح یہ روایت بھی موضوع اور اس کی سند مجہول ہے، یہ حدیث گھڑنے والا خیالی نام لکھ دیتا تھا اور ایسے لوگ ذکر کرتا، جن کا اتہ پتہ ہی نہیں۔‘‘

(الموضوعات : ٢/٤٤٥)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِسْنَادُهٗ مُظْلِمٌ وَّفِيهِ كَذَّابٌ .

''سند مجہول ہے اور اس میں ایک جھوٹا ہے۔''

(تلخيص الموضوعات، ص ١٨٦)

دلیل نمبر:⑧

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ خَمْسِينَ رَكْعَةً قَضَى اللّٰهُ لَهٗ كُلَّ حَاجَّةٍ طَلَبَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَإِنْ كَانَ كُتِبَ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ شَقِيًّا يَّمْحُو اللّٰهُ ذٰلِكَ وَيُحَوِّلُهٗ إِلَى السَّعَادَةِ وَيَبْعَثُ إِلَيْهِ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ يَّكْتُبُونَ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَسَبْعَمِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ يَّبْنُونَ لَهُ الْقُصُورَ فِي الْجَنَّةِ .

''جو پندرہ شعبان کی رات پچاس رکعت ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر وہ ضرورت پوری کرتا ہے، جس کا وہ اس رات مطالبہ کرتا ہے، اگرچہ اسے لوح محفوظ میں بدبخت ہی کیوں نہ لکھ دیا گیا ہو، اللہ تعالیٰ اسے مٹا کر سعادت مند لکھ دیتا ہے اور اس کی نیکیاں لکھنے کے لئے سات لاکھ فرشتے مامور ہوتے ہیں اور سات لاکھ فرشتے جنت میں اس کے محلات تعمیر کرتے ہیں۔''

(ميزان الاعتدال للذّهبي : ٥٦٥/٣ـ٥٦٦، ترجمة : محمد بن سعيد الميلي الطّبري)

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن سعید ملی طبری کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يُدْرٰى مَنْ هُوَ .

''اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں؟''

(میزان الاعتدال : ۵۶۵/۳)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَزْرَقِ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الطَّبَرِيُّ مِنْ أَهْلِ مَيْلَةَ يَضَعُ الْحَدِيثَ .

''اہل میلہ کا محمد بن سعید ازرق ابوعبداللہ طبری احادیث گھڑتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ۵۵۶/۷، ترجمة : سعيد بن الأزرق)

② محمد بن عمرو بجلی کو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(ميزان الاعتدال : ۵۶۵/۳، ترجمه : محمد بن سعيد الطبري)

③ شعیب بن عبدالملک کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَبَّحَ اللّٰهُ مَنْ وَّضَعَهٗ .

''اللہ تعالیٰ اسے گھڑنے والے کو برباد کرے۔''

(میزان الاعتدال : ۵۶۵/۳)

دلیل نمبر: ⑨

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ مَنْ صَلّٰى مِائَةَ رَكْعَةٍ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ قَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَلِيُّ مَا مِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ إِلَّا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ كُلَّ حَاجَةٍ طَلَبَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ . قِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ اللّٰهُ جَعَلَهٗ شَقِيًّا أَيَجْعَلُهٗ سَعِيدًا قَالَ : وَالَّذِي نَفسِي بِالْحَقِّ يَا عَلِيُّ إِنْ مَكْتُوبٌ فِي اللَّوْحِ أَنَّ فلَانَ بْنَ فلَانٍ خُلِقَ شَقِيًّا، وَيَمْحُوهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، وَيَجْعَلُهٗ سَعِيدًا، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَّكْتُبُونَ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَيَمْحُونَ عَنْهُ السَّيِّئَاتِ وَيَرْفَعُونَ لَهُ الدَّرَجَاتِ إِلٰى رَأْسِ السَّنَةِ .

”علی! جو آدمی پندرہ شعبان کی رات سو رکعات نماز ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت اخلاص دس مرتبہ پڑھتا ہے، نبی کریم ﷺ نے مزید فرمایا: علی! جو آدمی یہ نماز پڑھتا ہے، تو اس رات اللہ تعالیٰ سے اپنی جس ضرورت کا مطالبہ کرے، اللہ رب العزت پوری کر دیتا ہے۔عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ بد بخت ہے، تو اسے خوش بخت بنا دیا جائے گا؟ فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔علی! اگر چہ لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہو کہ فلاں بن فلاں بد بخت ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے مٹا کر سعادت مند لکھ دیں گے، اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے، جو اس کی نیکیاں لکھتے ہیں، برائیاں مٹاتے ہیں اور آخر سال تک اس کے درجات بلند کرتے ہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٤٠، ح : ١٠١٠)

جھوٹی روایت ہے۔

① فضل بن خصیب بن عباس بن نصر ابو عباس اصبہانی کے بارے میں امام ابوالشیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ حَدِيثُهُ يَزِيدُ، وَذَكَرَ قَبْلُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ حَدِيثَيْنِ ثُمَّ زَادَ، وَكَانَ يَقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ كُتُبِ أَبِي مَسْعُودٍ كُلَّ مَا يُحْمَلُ إِلَيْهِ .

''اس کی احادیث اضافہ شدہ ہیں، اس نے پہلے بھی ابو کریب سے دو حدیثیں بیان کی ہیں، جن میں اضافہ کر دیا ہے، کتب ابی مسعود کی طرف منسوب کر کے ہر سنی سنائی بات بیان کر دیتا تھا۔''

(طبقات المحدّثين بإصبهان : ٣/٥٧٢)

② علی بن حسن بن یعمر مصری کے متعلق امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُهُ كُلُّهَا بَوَاطِيلُ لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ وَّهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا .

''اس کی تمام روایتیں جھوٹی اور بے اصل ہیں، نیز یہ سخت ضعیف ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٥/٢١١)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِصْرِيٌّ يَّكْذِبُ يَرْوِي عَنِ الثِّقَاتِ بَوَاطِيلَ .

''مصری جھوٹا ہے اور ثقہ راویوں سے منسوب باطل روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(سؤالات البرقاني، ص٥٣، الرقم : ٣٦٨)

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَوٰى عَنِ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَّمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً .

”اس نے سفیان ثوری، ابن ابی ذئب، مالک بن انس اور عبداللہ بن عمر سے منسوب من گھڑت روایات بیان کی ہیں۔“

(المدخل إلى الصّحيح : ١/٢٠٩)

③ سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔

④ لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

⑤ مجاہد کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا نَشُكُّ أَنَّهٗ مَوْضُوعٌ، وَّجُمْهُورُ رُوَاتِهٖ فِي الطُّرُقِ الثَّلَاثَةِ مَجَاهِيلُ وَفِيهِمْ ضُعَفَاءُ بِمَرَّةٍ وَالْحَدِيثُ مَحَالٌ قَطْعًا .

”یہ حدیث بلاشبہ من گھڑت ہے، اس کی تینوں سندوں کے اکثر راوی مجہول اور بعض ضعیف ہیں، اس کا حدیث ہونا قطعاً محال ہے۔“

(الموضوعات : ٢/٤٤٣)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ”باطل“ کہا ہے۔

(ميزان الاعتدال : ٣/١٢٠)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَلظَّاهِرُ أَنَّهٗ مِنْ وَّضْعِ عَلِيٍّ هٰذَا .

”یہ علی بن حسن کی گھڑنتل ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(تلخيص الموضوعات، ص۱۸۵۔۱۸٦)

دلیل نمبر:⑩

سیدنا کردوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا لَيْلَتَيِ الْعِيدِ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ .

''جس نے عید الفطر، عید الاضحیٰ اور پندرہ شعبان کو شب بیداری کی، اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا، جس دن دل مردہ ہو جائیں گے۔''

(المُعجم لابن الأعرابي : ۱۰٤۷/۳، ح : ۲۲۵۲، معرفة الصّحابة لأبي نعيم الأصبهاني : ۲٤۱٤/۵، ح : ۵۹۰۸، العِلَل المتناهية لابن الجوزي : ۷۱/۲۔۷۲، ح : ۹۲٤)

سند سخت ضعیف ہے۔

① عیسیٰ بن ابراہیم بن طہمان قرشی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (تاريخ يحيى بن معين برواية الدّوري : ٤٦۲/۲) نے «لَيْسَ بِشَيْءٍ» امام بخاری رحمہ اللہ (التّاريخ الكبير : ٤۰۷/٦) اور امام نسائی رحمہ اللہ (الضّعفاء والمتروكون : ٤٤۸) نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ۲۷۲/٦)

② سلمہ بن سلیمان جزری کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ هُوَ بِذٰلِكَ الْمَعْرُوفِ إِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي الْعَوَّامِ الرَّيَاحِيُّ وَبَعْضُ مَا يَرْوِيهِ لَا يُتَابِعُهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”روایت میں معروف نہیں، اس سے علی بن حرب اور ابن ابی العوام ریاحی روایت کرتے ہیں، اس کی بعض روایات کی کسی نے متابعت نہیں کی۔“

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٣٦٤/٤_٣٦٥، طبع دار الكتب العلميّة)

نوٹ:

الکامل فی ضعفاء الرجال، طبع دارالفکر سے اس کے حالات زندگی گر گئے ہیں۔

③ مروان بن سالم غفاری ابوعبداللہ جزری ”متروک“ ہے۔

④ ابن کردوس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔

⑤ مفضل بن فضالہ ضعیف ہے۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ آفَاتٌ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث ثابت نہیں، اس میں کئی علتیں ہیں۔“

(العِلَل المتناهية : ٧٢/٢)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ مُّرْسَلٌ .

”منکر اور مرسل ہے۔“

(ميزان الاعتدال : ٣٠٨/٣)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ وَّهُوَ تَالِفٌ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اس کی سند میں مروان بن سالم ہے، جو سخت ترین ضعیف ہے۔“

(التّلخيص الحبير : ٢/١٦١)

دلیل نمبر ⑪

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحيَا اللَّيَالِيَ الْأَربَعَ وَجبَتْ لَهُ الْجنَّةُ لَيْلَةَ التَّروِيَةِ ولَيْلَةَ عَرَفَةَ ولَيْلَةَ النَّحْرِ ولَيْلَةَ الْفِطْرِ .

”جس نے ترویہ، عرفہ، عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی چار راتیں عبادت کی، اس پر جنت واجب ہوگئی۔“

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : ٤٣/٩٢_٩٣، التّرغيب والتّرهيب لأبي القاسم الأصبهاني : ١/٢٤٨_٢٤٩، ح : ٣٧٤)

سند باطل ہے۔

① عبدالرحمٰن بن زید عمی بصری متروک وکذاب ہے۔

② زید بن حواری عمی ضعیف ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ٢١٣١)

③ وہب بن منبہ رحمہ اللہ اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے اور وہب بن منبہ رحمہ اللہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پیدا ہوئے۔

④ سوید بن سعید حدثانی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدُوقٌ فِي نَفْسِهٖ؛ إِلَّا أَنَّهٗ عَمِيَ، فَصَارَ يَتَلَقَّنُ مَا لَيْسَ مِنْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثِهٖ .

”یہ صدوق تھا، نابینا ہونے کے بعد تلقین قبول کر لیتا تھا۔“

(تقریب التّہذیب : ۲۶۹۰)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حِدِيثٌ لَّا يَصِحُّ .

”یہ حدیث ثابت نہیں۔“

(العِلَل المتناهية : ۷۸/۲)

دلیل نمبر: (۱۱)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ أَلْفَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فِي مِائَةِ رَكْعَةٍ، لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ فِي مَنَامِهٖ مِائَةَ مَلَكٍ يُّلَبُّونَ يُبَشِّرُونَهٗ بِالْجَنَّةِ وَثَلَاثُونَ يُؤَمِّنُونَهٗ مِنَ النَّارِ وَثَلَاثُونَ يَعْصِمُونَهٗ مِنْ أَنْ يُّخْطِيءَ وَعِشْرُونَ يَكِيدُونَ مَنْ عَادَاهُ .

”جس نے پندرہ شعبان کی شب سو رکعات میں ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی، وہ اس وقت تک فوت نہیں ہوگا، جب تک اللہ تعالیٰ خواب میں اس کے پاس سو فرشتے نہ بھیج دے، جو اسے پکار پکار کر جنت کی خوشخبری دیں گے۔ تیس فرشتے اسے جہنم سے امان دلائیں گے، تیس اسے گناہوں سے بچائیں گے اور بیس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دشمن کی فریب کاریوں سے تدبیر کریں گے۔‘‘

(الموضوعات لابن الجوزي : ٤٤٢/٢، ح : ١٠١١)

جھوٹی سند ہے۔اس کے اکثر راویوں کے حالات نہیں مل سکے،متن موضوع ہے۔

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا نَشُكُّ أَنَّهٗ مَوْضُوعٌ، وَّجُمْهُورُ رُوَاتِهٖ فِي الطُّرُقِ الثَّلَاثَةِ مَجَاهِيلُ وَفِيهِمْ ضُعَفَاءُ بِمَرَّةٍ وَالْحَدِيثُ مَحَالٌ قَطْعًا .

’’یہ حدیث بلاشبہ من گھڑت ہے،اس کی تینوں سندوں کے اکثر راوی مجہول ہیں اوران میں ضعیف بھی ہیں،لہٰذا اس کا حدیث ہونا قطعاً محال ہے۔‘‘

(الموضوعات : ٤٤٣/٢)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَوْ شَيْخِهٖ، وَالْإِسْنَادُ ظُلْمَةٌ .

’’یہ حسین بن ابراہیم یا اس کے شیخ کی کارروائی ہے،اس کی سند اندھیر ہے۔‘‘

(تلخيص الموضوعات، ص ١٨٦)

حسین بن ابراہیم کا استاذ محمد بن جابار ’’صدوق‘‘ ہے، یہ ان کے بعد والوں کی کارستانی معلوم ہوتی ہے۔

دلیل نمبر ⑬

.... (أخبار المكّة للفاكهي : ٨٦/٣، ٨٧، ح : ١٨٤١، اللآلي المصنوعة للسّيوطي : ٥٩/٢)

جھوٹی روایت ہے۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

① عمرو بن ثابت ''متروک'' ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ وَّلَا مَأْمُونٍ .

''ثقہ اور محفوظ نہیں ہے۔''

(تاريخ ابن معين برواية الدّوري : ٤٤٠/٢)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَّرْوِي الْمَوْضُوعَاتِ عَنِ الْأَثْبَاتِ .

''ثقہ راویوں سے منسوب من گھڑت روایات بیان کرتا تھا۔''

(كتاب المَجروحين : ٤٢/٢)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(المُغني في الضّعفاء : ٦٢/٢)

②، ③ ابو یحییٰ اور اس کے باپ کا تعین نہیں ہو سکا۔

④ محمد بن مروان ذہلی مجہول ہے۔

دلیل نمبر ⑭

محمد بن علی ابو جعفر باقر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ أَلْفَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لَّمْ يَمُتْ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مِائَةَ مَلَكٍ ثَلَاثُونَ يُبَشِّرُونَهٗ بِالْجَنَّةِ وَثَلَاثُونَ يُؤَمِّنُونَهٗ مِنَ النَّارِ وَثَلَاثُونَ يُقَوِّمُونَهٗ أَنْ يُّخْطِئَ وَعَشْرٌ أَمْلَاكٍ يَّكْتُبُونَ أَعْدَاءَهٗ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو پندرہ شعبان کی شب ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے کا وظیفہ دس مرتبہ کرتا ہے، تو وہ دنیا سے نہیں جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خواب میں اس کے پاس سو فرشتے بھیج دے، تیس اسے جنت کی خوشخبری دیں گے، تیس جہنم سے امان دلائیں گے، تیس گناہوں سے بچائیں گے اور دس فرشتے اس کے دشمنوں (کے خلاف تدبیر) لکھتے ہیں۔“

(الموضوعات لابن الجوزي : ٤٤٢/٢ـ٤٤٣، ح : ١٠١٢)

سند جھوٹ ہے۔

① ابو یوسف یعقوب بن عبدالرحمٰن کے متعلق امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي حَدِيثِهِ وَهْمٌ كَثِيرٌ .

”اس کی روایت میں بہت زیادہ وہم ہے۔“

(تاريخ بغداد : ٤٣١/١٦)

② محمد بن عبیداللہ

③ اور اس کے باپ عبیداللہ کا تعین نہیں ہو سکا۔

④ عمرو بن مقدام کون ہے؟ کچھ معلوم نہیں۔

⑤ علی بن عاصم اگر علی بن عاصم بن صہیب واسطی ہے، تو سخت مجروح ہے۔

⑥ ابو جعفر باقر تابعی براہ راست نبی کریم ﷺ سے بیان کر رہے ہیں، لہٰذا سند مرسل ہے۔

✿ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا نَشُكُّ أَنَّهٗ مَوْضُوعٌ، وَّجُمْهُورُ رُوَاتِهٖ فِي الطُّرُقِ الثَّلَاثَةِ مَجَاهِيلُ وَفِيهِمْ ضُعَفَاءُ بِمَرَّةٍ وَالْحَدِيثُ مَحَالٌ قَطْعًا .

''یہ حدیث بلاشبہ من گھڑت ہے، اس کے اکثر راوی مجہول ہیں، نیز ان میں سخت ضعیف بھی ہیں، اس کا حدیث ہونا قطعاً محال ہے۔''

(الموضوعات : ٢/٤٤٣)

دلیل نمبر ⑮

.... (فضائل رمضان لابن أبي الدنيا، الرقم : ٩)

جھوٹ ہے۔

① محمد بن عبید عرزمی ابوعبدالرحمٰن کوفی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ يَحْيٰى .

''امام عبداللہ بن مبارک اور امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہما اللہ نے اسے متروک قرار دیا ہے۔''

(التّاريخ الكبير : ١/١٧١٧)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے لَيْسَ بِشَيْءٍ کہا ہے۔

(تاريخ يحيى بن معين برواية الدّوري : ٢/٥٢٩)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرَكَ النَّاسُ حَدِيثَهٗ .

''محدثین نے اس کی حدیث ترک کردی تھی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(العِلَل ومعرفة الرّجال : ۳۱۳/۱)

② ابوجعفر باقر رحمہ اللہ کی مرسل ہے۔

دلیل نمبر ⑯

.... الأمالي الشّجرة : ۲۷۰/۱ من طریق الحسین بن علوان عن جعفر بن محمّد عن أبیه قال :

مَنْ قَرَأَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ (هٰذَا خَطَأٌ وَّالصَّوَابُ شَعْبَانَ) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ أَلْفَ مَرَّةٍ فِي مِائَةِ رَكْعَةٍ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى فِي مَنَامِهٖ مِائَةً مِّنَ الْمَلَائِكَةِ ثَلَاثِينَ يُبَشِّرُونَهٗ بِالْجَنَّةِ وَثَلَاثِينَ يُؤَمِّنُونَهٗ مِنَ النَّارِ، وَثَلَاثِينَ يَعْصِمُونَهٗ أَنْ يُّخْطِئَ وَالْعَشَرَةُ الْبَاقِيَةُ يَكْتُبُونَ لَهٗ أَعْدَاءَ ہٗ.

”جو رمضان (یہ غلطی ہے، صحیح شعبان ہے) کی پندرھویں رات سو رکعت میں ایک ہزار مرتبہ یعنی ہر رکعت میں دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے، وہ خواب میں سو فرشتے دیکھے بغیر نہیں مرے گا، تیس اسے جنت کی خوشخبری دیں گے، تیس جہنم سے آزادی کا پروانہ اور تیس گناہوں سے بچائیں گے اور باقی دس اس کے دشمن (کے خلاف تدبیر) لکھیں گے۔“

جھوٹی سند ہے۔

① حسین بن علوان کوفی بالاتفاق ”کذاب“، ”متروک“ اور ”وضاع“ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

② ابو جعفر باقر رحمہ اللہ کی مرسل ہے۔

❀ علامہ ابوشامہ مقدسی رحمہ اللہ (٦٦٥ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي هٰذَا بَيَانُ صَلَاةٍ مَّخْصُوصَةٍ وَّإِنَّمَا هُوَ مُشْعِرٌ بِّفَضِيلَةِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَقِيَامُ اللَّيْلَةِ مُسْتَحَبٌّ فِي جَمِيعِ لَيَالِي السَّنَةِ وَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاجِباً فَهٰذِهِ اللَّيْلَةُ بَعْضٌ مِّنَ اللَّيَالِي الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهَا وَيُحْيِيهَا وَإِنَّمَا الْمَحْذُورُ الْمُنْكَرُ تَخْصِيصُ بَعْضِ اللَّيَالِي بِصَلَاةٍ مَّخْصُوصَةٍ عَلٰى صِفَةٍ مَّخْصُوصَةٍ وَّإِظْهَارُ ذٰلِكَ عَلٰى مِثْلِ مَا ثَبَتَ مِنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ كَصَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدِ وَصَلَاةِ التَّرَاوِيحِ .

”اس میں خاص نماز کا ذکر نہیں، بلکہ صرف اس رات کی فضیلت کا اشارہ ہے، باقی سال بھر رات کا قیام تو مستحب ہے، جو نبی کریم ﷺ پر واجب تھا (بعد میں وجوب ختم ہو گیا تھا) یہ سال کی انہی راتوں میں سے ہے، جن میں آپ ﷺ نماز پڑھتے اور شب بیداری کرتے۔ منکر وممنوع تو بعض نمازوں کو مخصوص صفت کے ساتھ مخصوص راتوں میں مختص کرنا اور انہیں جمعہ، عیدین اور نماز تراویح کی طرح شعائرِ اسلام میں سے خیال کرنا ہے۔“

(الباعث على إنكار البدَع والحوادث، ص ٣٦۔٣٧)

❀ نیز فرماتے ہیں:

قَدْ ثَبَتَ أَنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَعْنِي صَلَاتَيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صَلَاةُ بِدْعَةٍ قَدْ كُذِبَ فِيهِمَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهٖ وَكُذِبَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالتَّقْدِيرِ عَلَيْهِ فِي جَزَاءِ الْأَعْمَالِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا .

”رجب اور شعبان کی دونوں نمازیں بدعت ہیں، ان میں رسول اللہ ﷺ پر وہ کچھ گھڑا گیا ہے، جو نبی کریم ﷺ کی منقول حدیث نہیں، نیز اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے کہ وہ ان راتوں میں اعمال کی جزا دیتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کوئی دلیل نازل نہیں کی۔“

(الباعث على إنكار البدَع والحوادث، ص ٥٢)

❀ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

اَلْتِزَامُ الْعِبَادَاتِ الْمُعَيَّنَةِ فِي أَوْقَاتٍ مُّعَيَّنَةٍ لَّمْ يُوجَدْ لَهَا ذٰلِكَ التَّعْيِينُ فِي الشَّرِيعَةِ، كَالْتِزَامِ صِيَامِ يَوْمِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَقِيَامِ لَيْلَتِهٖ ....

”معین عبادات کا ایسے معین اوقات میں التزام کرنا جن کا شریعت میں کوئی تعین ثابت نہ ہو، جیسے پندرہ شعبان کے دن روزہ اور قیام اللیل کا اہتمام ہے ......۔“

(الإعتصام : ٤٦/١)

❀ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا مُجَرَّدُ ثُبُوتِ وُرُودِ مَا يَدُلُّ عَلٰى فَضِيلَةِ الْوَقْتِ فَلَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مُلَازَمَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ فِيهِ .

”کسی وقت کے بافضیلت ہونے سے اس میں نماز مشروع نہیں ہو جاتی۔“

(تحفة الذّاکرین، ص ١٤٣)

❁ علامہ ابن باز رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

”لوگوں نے جو بدعات ایجاد کر رکھی ہیں، ان میں ایک پندرہ شعبان کی رات کا اجتماع اور اگلے دن بطورِ خاص روزہ رکھنا بھی ہے، اس کے جواز پر کوئی قابل اعتماد دلیل نہیں۔ اس کی فضیلت میں ایسی ضعیف روایات وارد ہوئی ہیں، جن پر اعتماد جائز نہیں۔ اس رات نماز کی فضیلت کے بارے میں منقول ساری روایات من گھڑت ہیں، جیسا کہ اکثر اہل علم نے اس پر خبردار کیا ہے، ان میں سے کچھ کی بحث ان شاء اللہ آگے آئے گی، اسی طرح اس ضمن میں اہلِ شام وغیرہم کے بعض سلف سے آثار نقل کیے گئے ہیں، جمہور علمائے کرام کا اجماع ہے کہ اس رات محفل لگانا بدعت ہے، اس کی فضیلت کے متعلق منقول تمام روایات ضعیف ہیں، جن میں بعض من گھڑت بھی ہیں۔“

(مَجموع فتاویٰ ومقالات متنوعة : ١/١٨٦ـ١٨٧)

❁ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ (۱۴۲۱ھ) فرماتے ہیں:

”پندرہ شعبان کی رات قیام کے تین مراتب ہیں:

پہلا مرتبہ: آدمی معمول کے مطابق نماز پڑھتا ہے، آدھی رات قیام کرنا اس کی عادت ہے، چنانچہ پندرہ شعبان کی رات کمی وبیشی کے بغیر وہی عمل کرتا ہے، اس رات کی خصوصیت کی نیت سے اضافی عبادت نہیں کرتا ہے، تو جائز ہے، یہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بدعت کے زمرے میں نہیں آتا۔

دوسرا مرتبہ: خاص اسی رات کو نماز پڑھتا ہے، عام راتوں میں اس کا معمول نہیں، یہ بدعت ہے، نبی کریم ﷺ سے منقول نہیں، آپ ﷺ نے اس کا حکم دیا، نہ خود کیا، نہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا، اب رہی ابن ماجہ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کہ 'پندرہ شعبان کی رات قیام کریں اور اس دن روزہ رکھیں۔' تو ہم ذکر کر چکے کہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے، علامہ محمد رشید رضا مصری رحمہ اللہ نے اسے 'موضوع' کہا ہے، ایسی روایات سے شرعی حکم ثابت نہیں ہوتا، جن علما نے فضائل میں ضعیف روایت پر عمل کی رخصت دی ہے، وہ بھی چند شروط سے مقید ہے، وہ شروط اس مسئلہ میں ثابت نہیں۔ **پہلی شرط:** حدیث سخت ضعیف نہ ہو، جب کہ یہ حدیث سخت ضعیف ہے، اس کے راوی وضاع ہیں، جیسا کہ ہم علامہ محمد رشید رضا رحمہ اللہ کے حوالے سے ذکر کر چکے۔

دوسری شرط: مسئلے کی اصل ثابت ہو، کیوں کہ جب کسی مسئلے کی اصل ثابت ہو اور پھر اس کے متعلق ہلکے درجے کی کچھ ضعیف روایات بھی آ جائیں، تو وہ مذکورہ ثواب کی اُمید کے سبب اس عمل پر اُبھارتی ہیں، لیکن یقین نہیں کیا جاتا، چنانچہ اگر وہ ثابت ہے، تو عمل بھی ثابت ہوگا، اگر ثابت نہیں تو عامل کو کوئی نقصان نہیں ہوگا، کیوں کہ فعل کی اصل ثابت ہے اور یہ معلوم ہے کہ پندرہ شعبان کی رات نماز پڑھنے کے بارے میں یہ شرط متحقق نہیں، کیوں کہ اس مسئلہ کی اصل نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں، جیسا کہ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ نے لطائف المعارف (ص ۱۴۵) میں کہا ہے: 'اسی طرح پندرہ شعبان کی رات کا قیام نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔' اس حوالے سے علامہ محمد رشید رضا رحمہ اللہ نے کہا ہے: 'اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لیے اپنی کتاب (یعنی قرآن مجید) نبی کریم ﷺ کی زبانی یا آپ ﷺ کی سنت سے اس رات کے حوالے سے کوئی خاص عمل بیان نہیں کیا۔' علامہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'اس رات نماز کی فضیلت میں مروی تمام روایات من گھڑت ہیں۔' خلاصہ کلام یہ ہے کہ جن بعض تابعین کرام نے یہ نماز پڑھی ہے، جیسا کہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے لطائف المعارف (ص ۱۴۴) میں کہا ہے: 'اہل شام کے بعض تابعین اس رات کی تعظیم کیا کرتے تھے اور عبادت میں مگن رہتے تھے۔' لوگوں نے ان سے اس رات کی فضیلت وعظمت کو بیان کیا ہے، کہا جاتا ہے کہ ان تک بعض اسرائیلی روایات بھی پہنچی تھیں، چنانچہ جب یہ عمل دوسرے شہروں میں مشہور ہوا تو لوگوں میں اختلاف پڑ گیا، بعض نے اسے قبول کیا اور اس کی تعظیم میں ان کی موافقت کی، لیکن اکثر علمائے حجاز نے اس کا رد کیا اور اسے بدعت قرار دیا، اس بات میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں کہ علمائے حجاز کا مسلک ہی حق ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾. (المائدۃ: ۳) ''آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت تمام کی اور تمہارے لئے اسلام دین پسند کیا۔'' اگر یہ نماز دین ہوتی، تو اللہ رب العزت اپنی کتاب یا نبی کریم ﷺ کے قول وفعل کے ذریعے اس کا بیان فرماتے، جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا نہیں، تو معلوم ہوا کہ اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں، لہٰذا بدعت ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر بدعت گمراہی ہے۔''

تیسرا مرتبہ: اس رات میں ہر سال مخصوص نماز مخصوص تعداد میں پڑھی جائے، چناں چہ یہ دوسرے مرتبے سے بڑھ کر بدعت اور سنت سے دوری ہے، نیز اس بارے میں منقول روایات من گھڑت ہیں۔''

(مَجموع فتاویٰ ورسائل : ۲۸/۲۰۔۳۰)

فائدہ:

شعبان کی پندرہویں شب خصوصی نیت سے عبادت کرنا اور اس کے دن کا روزہ رکھنا نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین وائمہ دین سے قطعاً ثابت نہیں ہے، بل کہ بعض نے اسے بدعت قرار دیا ہے، اسی طرح سو رکعات کے بارے میں ایک جھوٹی روایت آتی ہے۔

❁ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

الْعَجَبُ مِمَّنْ شَمَّ رَائِحَةَ الْعِلْمِ بِالسُّنَّةِ أَنْ يَّغْتَرَّ بِمِثْلِ هٰذَا الْهُذْيَانِ وَيُصَلِّيَهَا وَهٰذَا الصَّلَاةُ وُضِعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ الْأَرْبَعِمِائَةِ وَنَشَأَتْ فِي بَيْتِ الْمُقَدِّسِ .

''علمِ حدیث کی خوشبو سونگھنے والے پر تعجب ہے کہ وہ اس جیسی فضول اور لایعنی روایات سے دھوکہ کھا کر یہ نماز ادا کرتا ہے (یعنی سو رکعت نماز پڑھتا ہے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص دس بار پڑھتا ہے) یہ نماز اسلام میں چار سو سال بعد بیت المقدس میں شروع ہوئی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة : ٤٤٠)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس نماز کو "مذموم و منکر" اور "بدعت" قرار دیا ہے۔

(خلاصة الأحكام : ٦١٦/١)

❁ حافظ ابن دحیہ رحمہ اللہ نے نصف شعبان کی فضیلت میں مروی حدیث کو "موضوع" کہا ہے۔

(العلم المشهور في فضائل الأيام والشهور، ص ٤١٦)

الحاصل:

شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں، ضعیف پر عمل کرنا فضائل میں بھی درست نہیں، کیونکہ فضائل بھی دین میں شامل ہیں اور ضعیف حدیث دین نہیں، دین تو صرف صحیح احادیث کا نام ہے، کسی صحابی یا کسی ثقہ تابعی سے اس رات کو خاص نیت اور اہتمام سے عبادت کرنا ثابت نہیں، جو کچھ اس بارے میں بیان کیا جاتا ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیس رکعت تراویح

بیس رکعت تراویح کو مسنون قرار دینا درست نہیں، اس کے دلائل کا علمی و تحقیقی، مختصر، مگر جامع جائزہ پیش خدمت ہے:

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 294/2، السّنن الكبرٰى للبَيهقي : 496/2، المُعجم الكبير للطّبراني :393/11)

سخت ''ضعیف'' ہے، ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان ''متروک الحدیث'' ہے۔

❁ علامہ قدوری حنفی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(التّجريد :203/1)

❁ علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مَعْلُولٌ بِأَبِي شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ، جَدِّ الْإِمَامِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، وَهُوَ مُتَّفَقٌ عَلٰى ضَعْفِهٖ، وَلَيَّنَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ، ثُمَّ إِنَّهٗ مُخَالِفٌ لِّلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ : كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ : مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ، وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یہ روایت ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان کی وجہ سے معلول (ضعیف) ہے، جو کہ امام ابوبکر بن ابوشیبہ کا دادا ہے۔اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ نے الکامل میں اسے کمزور قرار دیا ہے۔نیز یہ روایت اس صحیح حدیث کے مخالف بھی ہے، جس میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں نماز کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔“

(نصب الرّاية : 153/2)

ابوشیبہ کی روایت اور علمائے احناف:

(ا) علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب فرماتے ہیں:

أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَحَّ عَنْهُ ثَمَانُ رَكْعَاتٍ، وَأَمَّا عِشْرُوْنَ رَكْعَةً، فَهُوْ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَعَلٰى ضَعْفِهِ اتِّفَاقٌ .

”آٹھ رکعات تراویح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہیں اور بیس رکعت کی روایت ضعیف ہے، اس کے ضعف پر اتفاق ہے۔“

(العَرف الشّذي :166/1)

(ب) علامہ عبدالشکور فاروقی دیوبندی صاحب نے اسے ”ضعیف“ کہا ہے۔

(علم الفقہ، ص 198)

(ج) مفتی دارالعلوم دیوبند، علامہ عزیزالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”ہاں اس میں شک نہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔“

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند : 249/1)

(د) علامہ ابن عابدین شامی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ بِأَبِي شَيْبَةَ، مُتَّفَقٌ عَلٰى ضَعْفِهٖ، مَعَ مُخَالِفَتِهٖ لِلصَّحِيحِ .

”حدیث ضعیف ہے، کیوں کہ ابو شیبہ (ابراہیم بن عثمان) بالاتفاق ضعیف ہے، نیز یہ حدیث (صحیح بخاری وصحیح مسلم کی) صحیح (حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بھی خلاف ہے۔“ (منحة الخالق : 66/2)

یہی بات علامہ ابن ہمام حنفی (فتح القدير : 46/ 81)، علامہ عینی حنفی (عمدة القاري : 17/ 177)، ابن نجیم حنفی (البحر الرائق : 62/6)، ابن عابدین شامی حنفی (رد المحتار : 521/1)، ابو الحسن شرنبلانی حنفی (مراقي الفلاح : 442)، طحاوی حنفی (حاشية الطّحطاوي على الدر المختار : 295/1) وغیرہم نے بھی کہی ہے۔

❁ امام صالح بن محمد جزرہ رحمہ اللہ نے اس روایت کو ”منکر“ قرار دیا ہے۔

(تاريخ بغداد للخطيب : 21/7، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”ضعیف“ کہا ہے۔

(فتح الباري : 254/4)

❁ علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ جِدًّا، لَّا تَقُومُ بِهٖ حُجَّةٌ .

”یہ حدیث سخت ضعیف ہے، اس سے حجت ودلیل قائم نہیں ہوسکتی۔“

(المَصابيح في صلاة التّراويح : 17)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مفتی احمد یار خان نعیمی بریلوی صاحب اپنی کتاب ''جاء الحق'' (2/ 243) میں ''نمازِ جنازہ میں الحمد شریف تلاوت نہ کرو۔'' کی بحث میں امامِ ترمذی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

''ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ منکرِ حدیث ہے۔''

لیکن اپنی اسی کتاب (1/ 447) کے ضمیمہ میں مندرج رسالہ ''لمعات المصابیح علی رکعات التراویح'' میں اس کی حدیث کو بطور حجت پیش کرتے ہیں۔ یہ منصفانہ رویہ نہیں ہے، واللہ اعلم!

نیز اس روایت میں حکم بن عتیبہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان میں ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام کو چوبیس رکعتیں اور تین رکعات وتر پڑھائے۔

(تاريخ جُرجان لأبي قاسم حمزة بن يوسُف السَّهمي، ص 275)

من گھڑت روایت ہے۔

① عمر بن ہارون بلخی ''متروک و کذاب'' ہے۔ اسے امام احمد بن حنبل، امام عبدالرحمٰن بن مہدی، امام عبداللہ بن مبارک، امام عجلی، امام علی ابن مدینی، امام نسائی، امام دارقطنی، امام ابن حبان اور امام ابوحاتم رازی رحمہم اللہ وغیرہم نے مجروح اور غیر ثقہ قرار دیا ہے۔ حافظ ابوعلی نیشاپوری رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔ امام یحییٰ بن معین اور امام صالح جزرہ رحمہما اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

✿ امام ابواسحاق ابراہیم بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلنَّاسُ تَرَكُوا حَدِيثَهٗ.

''محدثین نے اس کی حدیث کو متروک کہا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 141/6)

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ عَلٰی ضَعْفِهِ .

''اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔''

(تلخيص المستدرك : 848)

② محمد بن حمید رازی ''ضعیف وکذاب'' ہے۔

③ ایک غیر معروف راوی ہے۔

③ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھایا کریں۔ فرمایا: لوگ دن میں روزہ تو رکھتے ہیں، لیکن قراءت اچھی طرح نہیں کر سکتے، اگر آپ رات کو ان پر قرآن پڑھیں، تو اچھا ہو۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: امیر المومنین! پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معلوم ہے، تاہم یہ ایک اچھی چیز ہے، چنانچہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعات پڑھائیں۔

(الأحاديث المختارة للضياء : 1161، كنز العُمّال : 409/8)

سند ''ضعیف'' ہے۔

✿ امام ابن حبان رحمہ اللہ ربیع بن انس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

اَلنَّاسُ يَتَّقُونَ حَدِيْثَهٗ، مَا كَانَ مِنْ رِّوَايَةِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْهُ، لِأَنَّ فِيْهَا اضْطِرَابٌ كَثِيْرٌ .

''محدثین اس کی ان روایات سے بچتے ہیں، جو ابو جعفر نے ان سے بیان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، کیونکہ ان میں بہت اضطراب ہے۔“

(الثّقات : 228/4)

مذکورہ بالا روایت بھی ربیع بن انس سے عیسیٰ بن ابوعیسیٰ بن ماہان ابوجعفر رازی بیان کررہا ہے، یہ جرح مفسر ہے، جسے ردّ کرنا جائز نہیں۔

④ حسن بصری رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً .

”سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع کیا، وہ انہیں بیس رکعات پڑھاتے تھے۔“

(سير أعلام النّبلاء : 400/10، جامع المَسانيد والسّنن لابن كثير :55/1)

① عِشْرِينَ رَكْعَةً کے الفاظ صریح تحریف کا شاخسانہ ہیں۔ اصل الفاظ عِشْرِينَ لَيْلَةً تھے۔ بعض ناشرین نے بیس راتوں کے الفاظ کو بدل کر عِشْرِينَ رَكْعَةً کردیا، صد افسوس!

سنن ابوداؤد کے کسی نسخہ میں بیس رکعتوں کے الفاظ نہیں ہیں۔ تمام نسخوں میں بیس راتوں کا ہی ذکر ہے۔ حال ہی میں محمد عوامہ کی تحقیق سے جو سنن ابوداود کا نسخہ چھپا ہے، جس میں سات آٹھ نسخوں کو سامنے رکھا گیا ہے، اس میں بھی عِشْرِينَ لَيْلَةً یعنی بیس راتوں ہی کا ذکر ہے۔

علامہ محمد عوامہ فرماتے ہیں:

مِنَ الْأُصُوْلِ كُلِّهَا .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”تمام بنیادی نسخوں میں یہی الفاظ ہیں۔“

(سنن أبي داوٗد بتحقيق محمّد عوّامة : 256/2)

عِشْرِينَ رَكْعَةً کے الفاظ محرف ہونے پر ایک زبردست دلیل یہ بھی ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ (السّنن الكبرىٰ : 298/2) نے یہی روایت امام ابوداود رحمہ اللہ کی سند سے ذکر کی ہے اور اس میں عِشْرِينَ لَيْلَةً (بیس رات) کے الفاظ ہیں۔

یہی الفاظ فقہائے احناف اپنی کتابوں میں ذکر کرتے رہے ہیں۔

رہا مسئلہ سیر اعلام النبلاء اور جامع المسانید والسنن میں عِشْرِينَ رَكْعَةً کے الفاظ کے پائے جانے کا، تو یہ ناسخین کی غلطی ہے، کیوں کہ سنن ابوداود کے کسی نسخے میں یہ الفاظ نہیں ہیں، یہاں تک کہ علامہ عینی حنفی نے شرح ابی داود (343/5) میں صرف عِشْرِينَ لَيْلَةً کے الفاظ ذکر کیے ہیں، نسخوں کا اختلاف تک ذکر نہیں کیا۔

اگر رَكْعَةً کے الفاظ کسی نسخے میں ہوتے، تو علامہ عینی حنفی ضرور بالضرور نقل کرتے۔ اسی لیے علامہ شوق نیموی حنفی (1322) نے بھی اسے بیس رکعت تراویح کے دلائل میں ذکر نہیں کیا۔

② اگر بعض حضرات کی بات صحیح تسلیم کر لی جائے، تو بھی یہ ان کی دلیل نہیں بن سکتی۔

علامہ خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی صاحب (۱۳۴۶ھ) لکھتے ہیں:

”ایک عبارت بعض نسخوں میں ہو اور بعض میں نہ ہو، تو وہ مشکوک ہوتی ہے۔“

(بَذل المَجهود : 471/4، بيروت)

علامہ سرفراز خان صفدر صاحب ایک دوسری روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”جب عام اور متداول نسخوں میں یہ عبارت نہیں، تو شاذ اور غیر مطبوعہ نسخوں کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے؟“ (خزائن السنن: 97/2)

لہٰذا فریق ثانی کے مذکورہ اصول سے بھی روایت مشکوک ہوئی۔

مفتی احمد یار خان نعیمی بریلوی صاحب (1391ھ) نے بھی اس روایت میں «عشرين ليلة» کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

(جاء الحق: 95/2، بحث: قنوتِ نازلہ پڑھنا منع ہے)

③ نیز یہ انقطاع کی وجہ سے ”ضعیف“ بھی ہے۔

❁ علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ اور علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ .

”حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔“

(نصب الرّاية: 126/2، شرح أبي داود: 343/5)

لہٰذا یہ روایت منقطع ہوئی۔

④ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

(شرح سنن أبي داود: 343/5)

⑤ حافظ نووی رحمہ اللہ نے بھی ”ضعیف“ کہا ہے۔

(خُلاصة الأحكام: ١/٥٦٥)

⑥ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گیارہ رکعت تراویح بمع وتر کا حکم دینا صحیح سند سے ثابت ہے۔

(المؤطّأ للإمام مالك: 115/1، السّنن الكبرٰى للبيهقي: 496/2، شرح معاني الآثار للطّحاوي: 293/1، معرفة السنن والآثار للبيهقي: 42/4، فضائل الأوقات

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

للبَيهقي : 274، قيام اللّيل للمروزي : 220، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ یزید بن رومان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لوگ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان میں تئیس رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(المؤطّأ للإمام مالك :98/1، السنن الكبرٰى للبَيهقي :494/1)

سند انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔ یزید بن رومان نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

❀ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ .

''یزید بن رومان نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔''

(نصب الرّاية للزّيلعي : 163/2)

لہذا یہ روایت منقطع ہوئی، جبکہ موطا امام مالک میں اس منقطع روایت سے پہلے صحیح و متصل سند کے ساتھ ثابت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے گیارہ رکعت کا حکم دیا تھا۔

❀ علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

تَرْجِيحُ الْمُتَّصِلِ عَلَى الْمُنْقَطِعِ .

''ضابطہ یہ ہے کہ متصل کو منقطع پر ترجیح ہوتی ہے۔''

(العَرف الشّذي :11)

❀ علامہ اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

''روایت موطا امام مالک منقطع ہے۔''

(اشرف الجواب:172)

صحیح احادیث کے مقابلہ میں منقطع روایت سے حجت پکڑنا درست نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

⑥ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 393/2)

سند انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

علامہ نیموی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ .

''یحییٰ بن سعید انصاری نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔''

(التّعليق الحَسَن : 253)

⑦ عبدالعزیز بن رُفَیع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو مدینہ میں بیس رکعات اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 393/2)

سند انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

❁ علامہ نیموی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ لَمْ يُدْرِكْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ .

''عبدالعزیز بن رفیع نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔''

(التّعليق الحَسَن : 253)

⑧ سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں لوگ رمضان میں بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔

(مسند عليّ بن الجعد : 2825، السّنن الكبرٰى للبَيهقي : 496/2، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ بیس رکعتیں پڑھنے والے لوگ صحابہ کرام کے علاوہ اور لوگ تھے، کیوں کہ صحابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں:

كُنَّا (أَيِ الصَّحَابَةَ) نَقُومُ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِإِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً .

”ہم (صحابہ) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں گیارہ رکعات (نمازِ تراویح بمع وتر) پڑھتے تھے۔“

(سنن سعيد بن منصور، نقلًا عن الحاوِي للفتاوِي للسّيوطي : 349/1، حاشية آثار السّنن للنيموي الحنفي : 250، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ علامہ سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهٗ فِي غَايَةِ الصِّحَةِ .

”اس کی سند انتہا درجے کی صحیح ہے۔“

(شرح المِنهاج، نقلا عن الحاوِي للفتاوي للسيوطي :350/1)

صحابہ کرام کے خلاف دوسرے لوگوں کا عمل حجت نہیں، نیز روایت میں اس بات کی کوئی وضاحت نہیں کہ آیا یہ غیر معروف لوگ بیس رکعات سنت موکدہ سمجھ کر پڑھتے تھے یا ویسے نفل کے طور پر پڑھتے تھے۔

اگر کوئی آٹھ کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بارہ کو زائد نفل سمجھ کر پڑھے، تو اس میں کیا حرج ہو سکتا ہے، یہ لوگ بھی ایسا ہی کرتے ہوں گے۔

❀ علامہ خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

”ابن ہمام نے آٹھ رکعات کو سنت اور زائد کو مستحب لکھا ہے، سو یہ قول قابل طعن کے نہیں۔“ (براہین قاطعہ:18)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

❁ مزید لکھتے ہیں:

”سنت مؤکدہ ہونا تراویح کا آٹھ رکعت تو باتفاق ہے، اگر خلاف ہے، تو بارہ میں۔“ (براہین قاطعہ: 195)

⑨ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بیس رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(معرفة السّنن والآثار للبَيهقي: 42/4)

شاذ ہے۔ امام مالک، امام یحییٰ بن سعید قطان اور امام دراوردی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم کے مخالف ہونے کی وجہ سے اس میں شذوذ ہے۔ اگرچہ خالد بن مخلد ”ثقہ“ ہے، لیکن کبار ثقات کی مخالفت کی وجہ سے اس کی روایت قبول نہ ہوگی۔ اسی روایت میں کبار ثقات گیارہ رکعات بیان کر رہے ہیں۔

⑩ ابو عبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قرائے کرام کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

(السّنن الکبرٰی للبَيهقي: 496/2)

روایت ”ضعیف“ ہے:

① حماد بن شعیب ”ضعیف“ ہے۔ امام یحییٰ بن معین، امام ابوزرعہ، امام نسائی اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہم نے اسے ”ضعیف“ کہا ہے۔

② عطاء بن السائب ”مختلط“ ہے۔ حماد بن شعیب ان لوگوں میں سے نہیں، جنہوں نے اس سے قبل از اختلاط سنا ہے۔

⑪ ابوحسناء بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بیس تراویح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پڑھانے کا حکم دیا۔(مصنّف ابن أبي شيبة : 393/2)

سند ''ضعیف'' ہے۔ابوحسناء ''مجہول'' ہے۔

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ .

''غیر معروف ہے۔''(ميزان الاعتدال : 515/4)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں غیر معروف راویوں کی روایات کا مکلّف نہیں ٹھہرایا۔

⑫ اعمش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیس تراویح پڑھا کرتے تھے۔(مختصر قيام اللّيل للمروزي : 157)

سند ''ضعیف'' ہے۔عمدۃ القاری (127/11) میں یہ روایت حفص بن غیاث عن الاعمش کے طریق سے ہے، جبکہ حفص بن غیاث اور اعمش دونوں ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

گیارہ رکعت تراویح پر ایک تائید:

قَالَ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ النِّيسَابُورِيُّ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيجٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يُوسُفَ ابْنَ أُخْتِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ قَالَ : جَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّتَمِيمٍ الدَّارِيِّ، فَكَانَا يَقُومَانِ بِمِائَةٍ فِي رَكْعَةٍ فَمَا نَنْصَرِفُ حَتّٰى نَرٰى أَوْ نَشُكَّ فِيْ فُرُوعِ الْفَجْرِ قَالَ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَكُنَّا نَقُومُ بِأَحَدَ عَشَرَ، قُلْتُ : أَوْ وَاحِدٍ وَّعِشْرِينَ؟ قَالَ : لَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ اِبْنُ خُصَيْفَةَ، فَسَأَلْتُ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ فَقَالَ : حَسِبْتُ أَنَّ السَّائِبَ قَالَ : أَحَدًا وَّعِشْرِينَ .

''سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کے ساتھ تراویح پڑھنے کے لیے جمع کر دیا، یہ دونوں ایک رکعت میں سو آیات پڑھاتے تھے، پھر جب ہم نماز سے فارغ ہونے لگتے، تو ہم کو گمان ہوتا کہ فجر ہو چکی ہے، سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔

اس روایت کے راوی اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ نے جب محمد بن یوسف رحمہ اللہ سے سنا، تو پوچھا: گیارہ رکعات یا اکیس رکعات؟ محمد بن یوسف رحمہ اللہ نے کہا: اس طرح کی بات یزید بن خصیفہ رحمہ اللہ نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنی ہے، اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے یزید بن خصیفہ رحمہ اللہ سے اس بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا: میرا گمان ہے کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے اکیس کہا تھا۔''

(فوائد أبي بكر النيسابوري : 16)

یاد رہے کہ محمد بن یوسف نے گیارہ رکعت بیان کی ہیں۔

اسماعیل بن امیہ نے جب محمد بن یوسف سے پوچھا کہ گیارہ یا اکیس؟ کہنے لگے کہ اکیس والی بات یزید بن خصیفہ نے سنی تھی۔ اسماعیل بن امیہ نے یزید بن خصیفہ سے پوچھا کہ واقعی آپ نے اکیس والی سنی ہے؟ کہنے لگے: میرا گمان ہے کہ سیدنا سائب بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یزید رضی اللہ عنہ نے اکیس بیان کیں ہیں۔

اکیس رکعت بیان کرنے میں یزید بن خصیفہ کو وہم ہوا ہے، کیوں کہ

① یزید بن خصیفہ نے حَسِبْتُ کہہ کر شک کا اظہار کیا ہے۔

② یزید بن خصیفہ جب حفظ سے بیان کریں، تو اکثر وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَهِمُ كَثِيرًا إِذَا حَدَّثَ مِنْ حِفْظِهِ .

”جب حافظے سے بیان کرے، تو بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتے ہیں۔“

(مَشاهير علماء الأمصار : 1066)

یہاں یہ روایت یزید بن خصیفہ نے اپنے حافظے سے ہی بیان کی ہے۔لہٰذا یہ ان کا وہم ہے، جیسا کہ الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔

جبکہ محمد بن یوسف سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے ہی بلا تردد گیارہ رکعت بیان کرتے ہیں۔ پھر اسماعیل بن امیہ محمد بن یوسف سے بیان کرنے میں متفرد نہیں ہیں، بلکہ ان کے علاوہ چھ اور شاگردوں نے محمد بن یوسف سے یہی روایت گیارہ رکعت کے الفاظ سے بیان کی ہے، کسی نے بھی محمد بن یوسف پر اعتراض نہیں کیا۔ملاحظہ ہو:

① امام مالک بن انس رحمہ اللہ (موطا امام مالک:138)

② اسامہ بن زید اللیثی رحمہ اللہ (فوائد ابی بکر نیشاپوری:17)

③ اسماعیل بن جعفر انصاری رحمہ اللہ (احادیث اسماعیل بن جعفر:140)

④ عبد العزیز بن محمد دراوردی رحمہ اللہ (سنن سعید بن منصور بحوالہ الحاوی للفتاوی للسیوطی:1/416)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞ علامہ سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي الْمُوَطَّأ وَفِي مُصَنَّفِ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ بِسَنَدٍ فِي غَايَةِ الصِّحَّةِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ : إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً .

”موطا امام مالک اور سنن سعید بن منصور میں حد درجہ کی صحیح سند سے مروی ہے کہ سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے گیارہ رکعت کا ذکر کیا۔“

(الحاوِي للفتاوي للسّيوطي :417/1)

⑤ امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ (مصنف ابن ابی شیبہ:7671)

⑥ امام محمد بن اسحاق رحمہ اللہ (فوائد ابی بکر نیشاپوری:19)

تمام شاگرد اپنے استاذ محمد بن یوسف رحمہ اللہ سے گیارہ رکعات ہی بیان کرتے ہیں، کوئی تردد یا شک کا اظہار نہیں کرتا۔ ثابت ہوا کہ اسماعیل بن امیہ کا محمد بن یوسف سے استفسار کرنا تردد یا شک کی بنا پر نہ تھا۔ والحمد للہ!

۞ سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے اکیس رکعت کے الفاظ یزید بن خصیفہ کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیے۔

مصنف عبد الرزاق (7733) کی ایک روایت میں الحارث بن عبد الرحمٰن بن ابی ذباب سدوسی سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے 23 رکعات کا ذکر کرتے ہیں، لیکن وہ روایت ہی جھوٹی ہے۔

① ابراہیم بن محمد اسلمی متروک و کذاب ہے۔

② امام عبد الرزاق بن ہمام رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

جو احباب یزید بن خصیفہ رحمہ اللہ کی 21 رکعات والی روایت کو درست مان کر مسنون

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

20 رکعات تراویح کی دلیل بناتے ہیں، انہیں ایک وتر کے جواز کا فتویٰ بھی دینا پڑے گا، کیا ہمارے بھائی ایک وتر کا فتویٰ دیں گے؟

الحاصل:

رسول اللہ ﷺ یا کسی صحابی سے بیس تراویح پڑھنا قطعاً ثابت نہیں، سنت صرف آٹھ رکعات ہیں۔

❁ علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

دَعْوٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ عِشْرِينَ رَكْعَةً لَّمْ يَصِحَّ .

یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ نے اس رات صحابہ کرام کو بیس رکعت پڑھائی تھیں، درست نہیں۔" (المَصابيح في صلاة التراويح للسيوطي)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَاصِلُ أَنَّ الْعِشْرِينَ رَكْعَةً لَّمْ تَثْبُتْ مِنْ فِعْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

"خلاصہ کلام یہ ہے کہ بیس تراویح پڑھنا نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔"

(المَصابيح في صلاة التّراويح)

باقی امام عطاء بن ابی رباح، امام ابن ابی ملیکہ، امام سوید بن غفلہ رحمہم اللہ وغیرہم کا بیس رکعت پڑھنا ہمارے احباب کے لئے مفید نہیں، کیونکہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ بیس رکعت کو سنت مؤکدہ سمجھ کر پڑھتے تھے۔ دُعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں حق کا فہم عطا فرمائے، آمین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاندرات کی نماز

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی رات کو عبادت سے خاص کرنا ثابت نہیں، بلکہ بدعت ہے۔ دلائل پر تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے:

دلیل نمبر:①

(ا) سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيْدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهٗ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ.

''جس نے ثواب کی اُمید سے عیدین کی راتوں میں قیام کیا اس کا دل اس (وحشت والے) دن زندہ رہے گا، جس دن لوگوں کے دل (قیامت کی ہولناکیوں کی وجہ سے) مردہ ہوجائیں گے۔''

(سنن ابن ماجه : ١٧٨٢)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① محمد بن مصفی بن بہلول حمصی ''مدلس'' ہے، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

② بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ کا مرتکب ہے، سماع بالمسلسل درکار ہے۔

(ب) مِنْ طَرِيْقِ عُمَرَ بْنِ هَارُوْنَ الْبَلْخِيِّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ..... .

(التّرغيب والتّرهيب لأبي القاسم الأصبهاني : ٢٤٨/١، ح : ٣٧٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① عمر بن ہارون بلخی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ۱۴۱/۶؛ وسندہ صحیح) نے ''کذاب''، امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ۱۴۱/۶) نے ''ضعیف الحدیث''، امام نسائی رحمہ اللہ (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۳۰/۵) نے ''متروک الحدیث'' اور امام دارقطنی رحمہ اللہ (الضعفاء والمتروکین: ۳۶۸) نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

② منذر بن محمد بن منذر کی توثیق نہیں۔

③ احمد بن موسیٰ اسدی نامعلوم ہے۔

(ج) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِهٖ مَوْقُوْفًا ....

(الأمّ للشّافعي : ٤٨٥/٢، الرقم : ٤٩١، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ٣١٩/٣، شعب الإيمان للبيهقي : ٣٠٨/٧، ح : ٣٤٣٨)

سند سخت ضعیف ہے۔

① ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ اسلمی ابواسحاق مدنی متروک ہے۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مَتْرُوْكٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ .

''جمہور کے نزدیک متروک ہے۔''

(ديوان الضّعفاء، ص۱۳)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ.

”جمہور نے ضعیف کہا ہے۔“

(طَبَقات المُدلِّسين، ص ٥٢)

✿ نیز فرماتے ہیں

أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ عَلٰى تَضْعِيْفِ (إِبْرَاهِيْمَ) بْنِ أَبِيْ يَحْيىٰ.

”اکثر محدثین ابراہیم بن ابی یحییٰ کو ضعیف کہتے ہیں۔“

(التّلخيص الحبير : ٢٢/١)

✿ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ.

”جمہور نے ضعیف کہا ہے۔“

(عمدة القاري : ٨٢/١١)

② خالد بن معدان کا سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

✿ حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ”ضعیف“ کہا ہے۔

(خُلاصة الأحكام : ٨٤٧/٢)

دلیل نمبر:②

سیدنا کردوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا لَيْلَتَيِ الْعِيدِ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ.

”جس نے عید الفطر، عید الاضحیٰ اور پندرہ شعبان کو شب بیداری کی، اس کا دل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس دن مردہ نہیں ہوگا، جس دن دل مردہ ہو جائیں گے۔‘‘

(الُمعجم لابن الأعرابي : ۱۰۴۷/۳، ح : ۲۲۵۲، معرفة الصّحابة لأبي نعيم الأصبهاني : ۲٤۱٤/٥، ح : ٥۹۰۸، العِلَل المتناهية لابن الجوزي : ۷۱/۲ـ۷۲، ح : ۹۲٤)

سند سخت ضعیف ہے۔

① عیسیٰ بن ابراہیم بن طہمان قرشی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (تاريخ يحيي بن معين برواية الدّوري : ٤٦۲/۲) نے «لَيْسَ بِشَيْءٍ» امام بخاری رحمہ اللہ (التّاريخ الكبير : ٤۰۷/٦) اور امام نسائی رحمہ اللہ (الضّعفاء والمتروكون : ٤٤۸) نے ’’منکر الحدیث‘‘ کہا ہے۔

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے ’’متروک الحدیث‘‘ کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ۲۷۲/٦)

② سلمہ بن سلیمان جزری کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ هُوَ بِذٰلِكَ الْمَعْرُوفِ إِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي الْعَوَّامِ الرَّيَاحِيُّ وَبَعْضُ مَا يَرْوِيهِ لَا يُتَابِعُهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ .

’’روایت میں معروف نہیں، اس سے علی بن حرب اور ابن ابی العوام ریاحی روایت کرتے ہیں، اس کی بعض روایات کی کسی نے متابعت نہیں کی۔‘‘

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ۳٦٤/٤ـ۳٦٥، طبع دار الكتب العلميّة)

نوٹ:

الکامل فی ضعفاء الرجال، طبع دار الفکر سے اس کے حالات زندگی گر گئے ہیں۔

③ مروان بن سالم غفاری ابو عبداللہ جزری ’’متروک‘‘ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ ابن کردوس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔

⑤ مفضل بن فضالہ ضعیف ہے۔

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ آفَاتٌ .

''رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث ثابت نہیں، اس میں کئی علتیں ہیں۔''

(العِلَل المتناهية : ٧٢/٢)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ مُّرْسَلٌ .

''منکر اور مرسل ہے۔''

(ميزان الاعتدال : ٣٠٨/٣)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهِ مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ وَّهُوَ تَالِفٌ .

''اس کی سند میں مروان بن سالم ہے، جو سخت ترین ضعیف ہے۔''

(التّلخيص الحبير : ١٦١/٢)

دلیل نمبر: ③

(ا) سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهٗ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ .

''جس نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات نماز پڑھی، اس کا دل اس (وحشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے) دن زندہ رہے گا، جس دن لوگوں کے دل (قیامت کی ہولناکیوں کی وجہ سے) مردہ ہو جائیں گے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني كما في التّرغيب والتّرهيب للمُنذري: ١٥٢/٢، المُعجم الأوسط للطّبراني: ٥٧/١، ح: ١٥٩)

سند باطل ہے۔

① عمر بن ہارون بلخی ''متروک'' ہے۔

② خالد بن معدان کا سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

(ب) مِنْ طَرِيْقِ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ..... .

(الحسن بن سفيان كما في التّلخيص الحبير لابن حجر: ١٦٠/٢-١٦١)

سند ضعیف ہے۔

① بشر بن رافع حارثی کو امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام ابو حاتم رازی، امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہم اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

② خالد بن معدان کا سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

دلیل نمبر: ④

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا اللَّيَالِيَ الْأَرْبَعَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ وَلَيْلَةَ النَّحْرِ وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ .

''جس نے ترویہ، عرفہ، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی چار راتیں عبادت کی، اس پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت واجب ہوگئی۔“

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : ٤٣/٩٢_٩٣، التّرغيب والتّرهيب لأبي القاسم الأصبهاني : ١/٢٤٨_٢٤٩، ح : ٣٧٤)

سند باطل ہے۔

① عبدالرحمٰن بن زید عمی بصری متروک وکذاب ہے۔

② زید بن حواری عمی ضعیف ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ٢١٣١)

③ وہب بن منبہ رحمہ اللہ اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے اور وہب بن منبہ رحمہ اللہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پیدا ہوئے۔

④ سوید بن سعید حدثانی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدُوقٌ فِي نَفْسِهٖ؛ إِلَّا أَنَّهٗ عَمِيَ، فَصَارَ يَتَلَقَّنُ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهٖ .

”یہ صدوق تھا، نابینا ہونے کے بعد تلقین قبول کر لیتا تھا۔“

(تقريب التّهذيب : ٢٦٩٠)

✿ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حِدِيثٌ لَّا يَصِحُّ .

”یہ حدیث ثابت نہیں۔“

(العِلَل المتناهية : ٢/٧٨)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر:⑤

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَامِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّي لَيْلَةَ الْعِيْدِ سِتَّ رَكْعَاتٍ اِلَّا شَفَعَ فِي أَهْلِ بَيْتِهٖ كُلِّهِمْ قَدْ أَوْجَبَتْ لَهُ النَّارُ .

''جو بھی عید کی رات چھ رکعت نماز ادا کرتا ہے، وہ اپنے ان گھر والوں کی سفارش کرے گا، جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔''

(الغرائب المُلتقطة لابن حجر : ١٣/٦، ذيل اللآلي المصنوعة للسّيوطي، ص١١٣)

جھوٹی سند ہے۔

① اسماعیل بن ابی زیاد سکونی کے متعلق امام ابو زرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي أَحَادِيْثَ مُفْتَعِلَةً .

''بناوٹی روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(سؤالات البرذعي : ٣٧٣/٢)

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيْثَ، كَذَّابٌ مَّتْرُوْكٌ .

''حدیث گھڑنے والا، جھوٹا اور متروک ہے۔''

(الضّعفاء والمتروكون، الرقم : ٨٥)

❀ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(ذيل الآلي المصنوعة، ص١١٣)

② اسماعیل بن فضل کے حالات زندگی نہیں ملے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ سخویہ بن شبیب کے حالات زندگی نہیں ملے۔

④ عاصم کا تعین نہیں۔

⑤ سلیمان بن طرخان تیمی رحمہ اللہ کا عنعنہ ہے۔

دلیل نمبر:⑥

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْلَةُ الْفِطْرِ لَيْلَةُ رَحْمَةٍ يُّعْتِقُ اللّٰهُ فِيْهَا الرِّقَابَ فَمَنْ سَجَدَ فِي تِلْكَ اللَّيَلَةِ سَجْدَتَيْنِ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ مِنَ الثَّوابِ كَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ مِنْ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ أَوْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَيُعْطِيْهُ اللّٰهُ الثَّوَابَ مَنْ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ فِي الْجَمَاعَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنَ الْمَغْرِبِ .

”عید الفطر کی رات شبِ رحمت ہے، اللہ تعالیٰ اس رات لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے، جو اس رات دو رکعتیں پڑھتا ہے، اسے چھوٹے، بڑے، مرد یا عورت (تمام انسانوں) کے رمضان المبارک کے رکھے ہوئے روزوں کی مثل ثواب ملے گا، جو عید الفطر کی نماز با جماعت ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مشرق و مغرب کے برابر ثواب دے گا۔“

(ذيل الآلي المصنوعة للسّيوطي، ص١١٣)

جھوٹی سند ہے۔

① محمد بن علی ربیع کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② عطاء بن محمد کا تعین نہیں ہو سکا۔

✿ علامہ ابن عراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّبِيْعُ لَمْ أَعْرِفْهُمَا .

”اس کی سند میں محمد بن عطاء اور محمد بن علی ربیع دونوں کو میں نہیں جانتا۔“

(تنزیه الشّریعة : ۱۲۷/۲)

③ اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ مجہول الحال ہے۔

دلیل نمبر: ⑦

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِى بَعَثَنِي بِالْحَقِّ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِي عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهٗ مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْفِطْرِ مِائَةَ رَكْعَةٍ، يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةِ الْحَمْدَ مَرَّةً وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّيَقُولُ فِي رُكُوعِهٖ وَسُجُودِهٖ عَشْرَ مَرَّاتٍ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ : يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا إِلٰهَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَتَقَبَّلْ صَوْمِي وَصَلَاتِي، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ إِنَّهٗ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُودِ حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ وَيَتَقَبَّلَ مِنْهُ شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَتَجَاوَزَ عَنْ ذُنُوبِهٖ وَإِنْ كَانَ قَدْ أَذْنَبَ سَبْعِينَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذَنْبًا كُلُّ ذَنْبٍ أَعْظَمُ مِنْ جَمِيعِ النَّارِ .

''اس ذات کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا! مجھے جبرائیل نے اسرافیل کے واسطے سے بیان کیا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا: جو عید الفطر کی رات سو رکعت نماز ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورت فاتحہ اور دس بار سورت اخلاص پڑھتا ہے، رکوع اور سجود میں دس بار سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھتا ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ استغفر اللہ پڑھتا ہے، پھر سجدہ کرتا ہے اور اس میں یہ دعا پڑھتا ہے: اے زندہ اور قائم! بزرگی اور عزت والے! دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے! سب سے زیادہ رحیم! اگلوں اور پچھلوں کے معبود! میرے گناہوں کو بخش دے، میرے روزے اور نماز قبول فرما۔ اس ذات کی قسم، جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے! سجدے سے سر اُٹھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے، رمضان المبارک کے روزوں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے، اس کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے، اگرچہ اس کے ستر گناہ ہوں اور ہر گناہ جہنم کی پوری آگ سے زیادہ بڑا ہو۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٤٥ـ٤٤٦، ح : ١٠١٥)

جھوٹی روایت ہے۔

① ابوزکریا یحییٰ بن القاسم کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② محمد بن ابی صالح کے بھی حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ عمر بن محمد بن علی بن صباح بزاز کی توثیق نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ ابو طیبہ عیسیٰ بن سلیمان بن دینار جرجانی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال لابن عدي : ٥/٢٥٦)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ لِكُرْزِ بْنِ وَبْرَةَ يَرْوِيهَا عَنْهُ أَبُوْ طَيِّبَةَ وَهِيَ كُلُّهَا غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ .

''یہ احادیث ابوطیبہ کے حوالے سے کرز بن وبرہ سے مروی ہیں اور سب غیر محفوظ ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٥/٢٥٨)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَشُكُّ فِي وَضْعِهِ، وَفِيْهِ جَمَاعَةٌ لَّا يُعْرَفُونَ أَصْلًا .

''بلاشبہ یہ حدیث من گھڑت ہے، اس میں لا پتہ راویوں کی ایک جماعت ہے۔''

(الموضوعات : ٢/٤٤٧)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَاهُ أَبُو الْفَتْحِ الْقَوَّاسُ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّبَاحُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ قَاسِمُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ (سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ)، فَلَا أَدْرِي مَنْ وَضَعَهُ مِنْهُم .

''اس روایت کو ابوالفتح قواس نے عمر بن محمد صباح سے، اس نے یحییٰ بن قاسم سے، اس نے محمد بن ابی صالح سے اور اس نے سعد بن سعد سے بیان کیا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی پتہ نہیں ان میں سے کس نے یہ روایت گھڑی ہے۔‘‘

(تلخيص الموضوعات، الرقم : ٤٣٩)

دلیل نمبر:⑧

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ النَّحْرِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَة بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَمسَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقل هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ خَمسَ عَشرَةَ مَرَّةً وَّقل أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقل أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، فَإِذَا سَلَّمَ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، جَعَلَ اللّٰهُ اسْمَهٗ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَغَفَرَ لَهٗ ذُنُوبَ السِّرِّ وَذُنُوبَ الْعَلَانِيَةِ وَكَتَبَ لَهٗ بِكُلِّ آيَةٍ قَرَأَهَا حَجَّةً وَّعُمْرَةً، وَّكَأَنَّمَا أَعْتَقَ سِتِّينَ رَقَبَةً مِّنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيلَ، فَإِنْ مَّاتَ فِيمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى مَاتَ شَهِيدًا .

’’جو عید قربان کی رات دو رکعت ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ، سورت اخلاص، سورت فلق اور سورت ناس سب سورتیں پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھتا ہے، جب سلام پھیر کر تین مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ بار استغفر اللہ پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا نام جنتیوں میں شامل کر دیتے ہیں، اس کے پوشیدہ اور ظاہری گناہ معاف فرما دیتے ہیں، اس کے لیے ہر آیت کے بدلے حج وعمرہ کا ثواب لکھ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں، وہ اس شخص کی مانند ہے، جس نے اولاد اسماعیل کے ساٹھ غلام آزاد کیے، اگر اس جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان فوت ہو گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔“

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٥٠-٤٥١، ح : ١٠١٩، مثير العزم السّاكن لابن الجوزي : ١/٢٧٥-٢٧٦، ح : ١٦٠)

جھوٹی روایت ہے۔

① احمد بن محمد بن غالب باہلی بصری المعروف غلام خلیل وضاع (جھوٹی حدیثیں گھڑنے والا) اور دجّال (بڑے درجے کا جھوٹا) تھا۔

② ولید بن مسلم کی تدلیس تسویہ ہے۔

③ محمد بن علی بن حسین بن ابی الجراح قطوانی کے حالات نہیں ملے۔

④ علی بن حسین بن ابی الجراح بھی نامعلوم ہے۔

⑤ اسحاق بن احمد بن عبداللہ کا تعین وتوثیق نہیں۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا يَصِحُّ .

”یہ حدیث ثابت نہیں۔“

(الموضوعات : ٢/٤٥١)

تنبیہ:

خالد بن معدان رحمہ اللہ سے مروی ہے:

خَمْسُ لَيَالٍ فِي السَّنَةِ مَنْ وَاظَبَ عَلَيْهِنَّ رَجَاءَ ثَوَابِهِنَّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَتِصْدِيْقاً بِوَعْدِهِنَّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّجَبٍ يَّقُوْمُ لَيْلَهَا وَيَصُوْمُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَقُوْمُ لَيْلَهَا وَيَصُوْمُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةِ الْفِطْرِ يَقُوْمُ لَيْلَهَا وَيُصُوْمُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةِ الْأَضْحٰى يَقُوْمُ لَيلَهَا وَيَصُوْمُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةِ عَاشُوْرَاءَ يَقُوْمُ لَيْلَهَا وَيَصُوْمُ نَهَارَهَا.

”سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں کہ جو ان میں ثواب کی نیت اوران میں کیے گئے وعدے کو سچا جان کر نماز پڑھتا ہے، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ① رجب کی پہلی رات ہے، جو اس رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔ ② پندرہ شعبان کی رات، جو اس رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔ ③ لیلۃ الفطر کی رات، جو اس میں قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔ ④ عید الاضحیٰ کی رات، جو اس میں قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے اور ⑤ عاشورا کی رات جو اس میں قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔“

(فضائل شهر رجب للحسن بن محمد الخلّال، ص ٧٥، الرقم : ١٧)

جھوٹا قول ہے۔

① سلمہ بن موسیٰ فارسی کی توثیق نہیں مل سکی۔

② ابو موسیٰ ہلالی کو امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے ”مجہول“ کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٤٣٨/٩)

لہٰذا یہ قول ناقابلِ حجت اور ناقابل استدلال ہے۔

✿ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (٧٩٥ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قَدْ وَرَدَ فِي خُصُوْصِ إِحْيَاءِ لَيْلَتَي الْعِيْدَيْنِ أَحَادِيْثُ لَا تَصِحُّ .

”عیدین کی راتوں میں بہ طور خاص عبادت کے بارے میں منقول روایات ثابت نہیں۔“

(لطائف المَعارف، ص٤٦٢)

فائدہ نمبر:①

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی راتوں کی فضیلت میں دو جھوٹی روایتیں آتی ہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَفْتَحُ اللّٰهُ الْخَيْرَ فِي أَرْبَعِ لَيَالٍ سَحًّا : الْأَضْحٰى، وَالْفِطْرِ، وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَيْلَةِ عَرَفَةَ إِلَى الْأَذَانِ .

”عیدالاضحیٰ، عیدالفطر، پندرہ شعبان اور عرفہ کی راتوں میں اللہ تعالیٰ اذانِ فجر تک رحمت کے دروازے کھلے رکھتا ہے۔“

(لسان الميزان لابن حجر : ١/٥٨٢، مثير العزم السّاكن لابن الجوزي : ١/٢٤٢، ح : ١١٩)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ وَمَنْ دُوْنَ مَالِكٍ ضُعَفَاءُ .

”یہ روایت ثابت نہیں، امام مالک رحمہ اللہ سے نیچے تمام راوی ضعیف ہیں۔“

(لسان الميزان لابن حجر : ١/٥٨٢)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے ”باطل“ قرار دیا ہے۔

(ميزان الاعتدال : ٢/١٥٤)

فائدہ نمبر:②

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْلَةُ جَمْعٍ تَعْدِلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ .

”عید الاضحیٰ کی رات لیلۃ القدر کے برابر ہے۔“

(مثير العزم السّاكن لابن الجوزي : ١/٢٧٣ـ٢٧٤، ح : ١٥٤)

جھوٹی روایت ہے۔

عثمان بن ہارون اور ابو عمرو قتاد کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

فائدہ نمبر:③

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ بَعْدَ مَا يُصَلِّي عِيدَهٗ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَقْرَأُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَفِي الثَّالِثَةِ وَالضُّحٰى، وَفِي الرَّابِعَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، فَكَأَنَّمَا قَرَأَ كُلَّ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَى أَنْبِيَائِهٖ، وَكَأَنَّمَا أَشْبَعَ جَمِيعَ الْيَتَامٰى وَدَهَنَهُمْ وَنَظَّفَهُمْ، وَكَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَيُغْفَرُ لَهٗ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً .

”جو عید الفطر کے دن نماز عید کے بعد چار رکعت ادا کرتا ہے، پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت اعلیٰ، دوسری میں سورت شمس، تیسری میں سورت ضحیٰ اور چوتھی میں سورت اخلاص تلاوت کرتا ہے، گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی اپنے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انبیائے کرام پر نازل کردہ تمام کتابیں پڑھ دی ہیں اور گویا کہ اس نے تمام یتیم بچوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا، انہیں تیل لگایا اور پاک صاف کیا، نیز اسے ہر اس چیز کے برابر اجر ملے گا، جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

(الموضوعات لابن الجوزي : 447/2)

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن احمد بن صدیق کی توثیق نہیں مل سکی۔

② ابوبکر احمد بن جعفر مروزی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ یعقوب بن عبدالرحمٰن ہوسکتا ہے کہ ابو یوسف جصاص ہو، اس کے بارے میں ابومحمد بن غلام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْمَرْضِيِّ .

"یہ پسندیدہ نہیں۔"

(سؤالات السّهمي، ص ٢٦١، الرقم : ٣٨٠)

✿ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي حَدِيْثِهٖ وَهْمٌ كَثِيْرٌ .

"اس کی حدیث میں بہت زیادہ وہم ہے۔"

(تاريخ بغداد : ٤٣١/١٦)

④ عبداللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی کے متعلق حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحَدُ الضُّعَفَاءِ، أَتٰى عَنْ مَّالِكٍ بِمَصَائِبَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ضعیف ہے، امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب مصیبتیں ذکر کرتا ہے۔“

(میزان الاعتدال : ٤٨٨/٢)

⑤ سلیمان بن طرخان تیمی رحمہ اللہ کا عنعنہ ہے۔

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَوْضُوْعٌ، فِيهِ مَجَاهِيلُ.

”من گھڑت ہے، اس میں مجہول راویوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔“

(الموضوعات : 447/2)

عبداللہ بن محمد بن ربیعہ کی متابعت سلمہ بن شبیب نے کی ہے۔

اللآلي المصنوعة للسّيوطي : ٦١/٢)

لیکن یہ سند بھی جھوٹی ہے۔اس میں عبداللہ بن محمد بن شیبہ اور اس کے استاذ فضل بن محمد جندی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

❀ علامہ ابن عراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ مِنْ رِّجَالِ مُسْلِمٍ وَالْأَرْبَعَةِ لٰكِنَّ الرَّاوِيَ عَنْهُ الْفَضْلَ بْنَ مُحَمَّدِ الْجُنْدِيَّ لَمْ أَعْرِفْهُ فَلَعَلَّهٗ سَرَقَهٗ، وَرَكَّبَهٗ عَلٰى هٰذَا الْإِسْنَادِ فَلْيُحْزَرْ حَالُهٗ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

”سلمہ بن شبیب صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا راوی ہے، لیکن اس کا شاگرد فضل بن محمد جندی مجہول ہے، شاید اسی نے یہ روایت چرا کر اس سند سے جوڑ دی ہے، اس سے اس کی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔“

(تنزيه الشّريعة : ٩٥/٢)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

✿ علامہ معلّمی یمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَتَبَيَّنْ لِي أَمْرُهَا، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مُنْكَرٌ سَنَدًا وَمَتْنًا .

”مجھ پر اس کا معاملہ واضح نہیں ہو سکا، بہر حال یہ روایت سند اور متن کے لحاظ سے منکر ہے۔“

(حاشية الفوائد، ص ٦٤)

الحاصل:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں کی فضیلت کے بارے میں کچھ بھی ثابت نہیں، فضیلت وہی ہوتی ہے، جو قرآن و حدیث سے ثابت ہو، اسی طرح ان کی راتوں کو عبادت کرنا ثابت نہیں۔ اس بارے میں منقول روایات کا حال آپ نے جان لیا ہے، سخت ترین ضعیف اور جھوٹی سندوں کو جوڑ کر ان کو تقویت دینا بے فائدہ اور بے کار ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عید کے بعد گھر میں دو رکعت پڑھنا

نماز عید کے بعد گھر لوٹنے پر دو رکعت کے بارے میں منقول روایات ضعیف ہیں، ان پر تبصرہ ملاحظہ ہو:

① سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا، فَإِذَا رَجَعَ إِلٰى مَنْزِلِهِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے، گھر واپس آ کر دو رکعتیں ادا فرماتے۔“

(مسند الإمام أحمد : ٣/٢٨، ٤٠، سنن ابن ماجه : ١٢٩٣)

سند ضعیف ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل ”ضعیف“ ہے۔

✿ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ عِنْدَالْأَكْثَرِينَ .

”جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔“

(المَجموع : ١/١٥٥)

✿ حافظ ابوالفتح یعمری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْأَكْثَرُ لِسُوْءِ حِفْظِهٖ .

”خرابی حافظہ کے سبب اکثر محدثین کرام نے ضعیف کہا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(فيض القدير للمَناوي : ٥/٥٢٧)

❀ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ الْأَكْثَرِيْنَ .

’’جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔‘‘

(مَجمع الزّوائد : ١/١٣٤)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ’’ضعیف‘‘ کہا ہے۔

(فتح الباري : ١٠/١٠، ٣٢٤)

❀ حافظ بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيفٌ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ مَعِينٍ وَّأَبُو حَاتِمٍ وَّعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَغَيْرُهُمْ .

’’ضعیف ہے، امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم رازی، امام علی بن مدینی اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ وغیر ہم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔‘‘

(إتّحاف الخيرة المهرة : ٥/٤٥٨)

② سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ بَعْدَ مَا يُصَلِّي عِيدَهُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَقْرَأُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَفِي الثَّالِثَةِ وَالضُّحٰى، وَفِي الرَّابِعَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، فَكَأَنَّمَا قَرَأَ كُلَّ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى أَنْبِيَائِهٖ، وَكَأَنَّمَا أَشْبَعَ جَمِيعَ الْيَتَامٰى وَدَهَنَهُمْ وَنَظَّفَهُمْ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَيُغْفَرُ لَهٗ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً .

”جو عید الفطر کے دن نماز عید کے بعد چار رکعت ادا کرتا ہے، پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت اعلیٰ، دوسری میں سورت شمس، تیسری میں سورت ضحیٰ اور چوتھی میں سورت اخلاص پڑھتا ہے، گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابیں پڑھیں اور گویا تمام یتیم بچوں کو پیٹ بھر کھانا کھلایا، انہیں تیل لگایا اور پاک صاف کیا، نیز اسے ہر اس چیز کے برابر اجر ملے گا، جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٤٧)

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن احمد بن صدیق کی توثیق نہیں مل سکی۔

② ابو بکر احمد بن جعفر مروزی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ یعقوب بن عبد الرحمٰن ہو سکتا ہے کہ ابو یوسف جصاص ہو، اس کے بارے میں ابو محمد بن غلام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْمَرْضِيِّ .

”یہ پسندیدہ نہیں۔“

(سؤالات السّهمي، ص ٢٦١، الرقم : ٣٨٠)

✿ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي حَدِيْثِهٖ وَهْمٌ كَثِيْرٌ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اس کی حدیث میں بہت زیادہ وہم ہے۔“

(تاريخ بغداد : ١٦/٤٣١)

④ عبداللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی کے متعلق حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحَدُ الضُّعَفَاءِ، أَتٰى عَنْ مَّالِكٍ بِمَصَائِبَ .

”ضعیف ہے، امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب مصیبتیں ذکر کرتا ہے۔“

(ميزان الاعتدال : ٢/٤٨٨)

⑤ سلیمان بن طرخان تیمی رحمہ اللہ کا عنعنہ ہے۔

✿ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَوْضُوْعٌ، فِيهِ مَجَاهِيلُ .

”من گھڑت ہے، اس میں مجہول راویوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔“

(الموضوعات : 447/2)

عبداللہ بن محمد بن ربیعہ کی متابعت سلمہ بن شبیب نے کی ہے۔

اللآلي المصنوعة للسّيوطي : ٢/٦١)

لیکن یہ سند بھی جھوٹی ہے۔اس میں عبداللہ بن محمد بن شیبہ اور اس کے استاذ فضل بن محمد جندی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

✿ علامہ ابن عراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ مِنْ رِّجَالِ مُسْلِمٍ وَالْأَرْبَعَةِ لٰكِنَّ الرَّاوِيَ عَنْهُ الْفَضْلَ بْنَ مُحَمَّدِ الْجُنْدِيَّ لَمْ أَعْرِفْهُ فَلَعَلَّهٗ سَرَقَهٗ، وَرَكَّبَهٗ عَلٰى هٰذَا الْإِسْنَادِ فَلْيُحْزَرْ حَالُهٗ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”سلمہ بن شبیب صحیح مسلم اور سنن اُربعہ کا راوی ہے، لیکن اس کا شاگرد فضل بن محمد جندی مجہول ہے، شاید اسی نے یہ روایت چرا کر اس سند سے جوڑ دی ہے، اس سے اس کی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔“

(تنزيه الشّريعة : ٩٥/٢)

❀ علامہ معلّمی یمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَتَبَيَّنْ لِي أَمْرُهَا، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مُنْكَرٌ سَنَدًا وَمَتْنًا .

”مجھ پر اس کا معاملہ واضح نہیں ہو سکا، بہر حال یہ روایت سند اور متن کے لحاظ سے منکر ہے۔“

(حاشية الفوائد، ص ٦٤)

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یوم عرفہ کی نماز

یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کو خاص عبادت کی جاتی ہے، اس کے بارے میں کچھ ثابت نہیں، روایات کا تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے:

دلیل نمبر: ①

سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی یَوْمَ عَرَفَةَ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِي کُلِّ رَکْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِي کُلِّ مَرَّةٍ یَّبْدَأُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَیَخْتِمُ آخِرَهَا بِ (آمِینَ) ثُمَّ یَقْرَأُ بِـ﴿قُلْ یَآ أَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ﴾ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ مِّائَةَ مَرَّةٍ یَّبْدَأُ فِي کُلِّ مَرَّةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ إِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِکَتِهٖ : أُشْهِدُکُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ .

”جو یوم عرفہ کو دو رکعت نماز ادا کرے، ہر رکعت میں تین مرتبہ سورت فاتحہ پڑھے، بسم اللہ سے شروع کرے اور آمین پر ختم کرے، پھر تین دفعہ سورت کافرون پڑھے اور سو مرتبہ سورت اخلاص پڑھے اور سورت کا آغاز بسم اللہ سے کرے، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں نے اسے بخش دیا ہے۔“

(كتاب الثّواب لأبي الشّيخ ابن حيان كما في اللآلي المصنوعة للسّيوطي : ٦٢/٢،
مثير العزم السّاكن لابن الجوزي : ٢٦٨/١، ح : ١٥١)

سخت ضعیف ہے۔عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہے۔

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا لَا يَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنُ أَنْعُمٍ قَدْ ضَعَّفُوهُ.

”یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، اس کے راوی ابن انعم کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔“

(الموضوعات : ٤٥٠/٢)

❀ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے اسے ”من گھڑت“ کہا ہے۔

(الفوائد المجموعة، ص ٥٣، الرقم : ١١٢)

دلیل نمبر: ②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى يَوْمَ عَرَفَةَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ خَمْسِينَ مَرَّةً، كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَرُفِعَ لَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ، وَيُزَوِّجُهُ اللّٰهُ بِكُلِّ حَرْفٍ فِي الْقُرْآنِ حَوْرَاءَ مَعَ كُلِّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حَوْرَاءَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَائِدَةٍ مِنَ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ .

''جو عرفہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعت ادا کرے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورت فاتحہ اور پچاس بار سورت اخلاص پڑھے، اللہ رب العزت اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا، ہر حرف کے بدلے جنت میں اس کا درجہ بلند کرے گا، ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہوگی، قرآن کے ہر حرف کے بدلے اس کی شادی ایک حور کے ساتھ کریں گے، جس کے ساتھ یاقوت اور موتیوں کے ستر ہزار دستر خوان ہوں گے۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٤٧_٤٤٩، ح : ١٠١٧)

جھوٹی روایت ہے۔

① نہاس بن قہم قیسی ابوخطاب ''ضعیف'' ہے۔

امام یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم رازی، امام نسائی، امام ابن عدی اور امام دارقطنی رحمہم اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

② موسیٰ بن عمران بلخی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ ابو الحسن علی بن احمد بن مویہ المودب حلوانی کے بارے میں خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَنْهُ هِلَالُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحِفَارُ أَحَادِيْثَ مُنْكَرَةً، وَرَوٰى عَنْهُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَامِيُّ أَحَادِيْثَ مَوْضُوْعَةً عَلٰى شُيُوْخٍ ثِقَاتٍ، غَالِبُ ظَنِّي أَنَّهَا مِنْ عَمَلِ هٰذَا الْحُلْوَانِيِّ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”ہمیں اس کے واسطے سے ہلال بن محمد حفار نے منکر روایتیں بیان کی ہیں، ابو القاسم عبداللہ بن ابراہیم فامی نے اس سے ثقہ شیوخ سے منسوب موضوع روایتیں بیان کی ہیں، میرے غالب گمان کے مطابق یہ کارروائی حلوانی کی ہے، واللہ اعلم!“

(تاریخ بغداد : ۲۲۶/۱۳)

④ مسعود بن واصل ازرق بصری کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيِّنُ الْحَدِيْثِ . ”حدیث میں کمزور ہے۔“

(تقريب التّهذيب : ٦٦١٤)

⑤ قتادہ ”مدلس“ ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❁ یہی روایت سنن ترمذی (۷۵۸) میں ان الفاظ سے آتی ہے:

مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهٗ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ .

”اللہ تعالیٰ کو کسی دن کی عبادت عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ محبوب نہیں ہے، اس کے ہر دن کا روزہ سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے برابر ہے۔“

سند سخت ضعیف ہے، اس میں نہاس بن قہم ”ضعیف“، قتادہ ”مدلس“ اور مسعود بن واصل ”لین الحدیث“ ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ الشکر

سجدہ شکر مشروع اور جائز ہے، لیکن نماز شکر غیر مشروع اور غیر ثابت ہے، اس کے بارے میں مروی روایت ضعیف اور ناقابل عمل ہے، تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے:

① سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ بُشِّرَ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ رَكْعَتَيْنِ .

”جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابو جہل کے سر قلم کیے جانے کی خوشخبری آئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز شکر ادا کی۔“

(سنن ابن ماجه : ١٣٩١، سنن الدّارمي : ١٥٠٣، مسند البزّار : ٣٣٦٨، مسند أبي يعلٰى كما في إتّحاف الخيرة المهرة لابن حجر : ٤٠١/١، المُعجم الكبير للطّبراني كما في مجمع الزّوائد للهيثمي : ٢٣٨/٢)

سند ضعیف ہے۔

① شعثاء بنت عبداللہ اسدیہ کوفیہ مجہولہ ہے۔

✿ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ أَجِدْ مَنْ وَثَّقَهَا وَلَا جَرَحَهَا .

”نہیں معلوم کون اس کی توثیق کرتا ہے اور کون اس پر جرح کرتا ہے؟“

(مجمع الزّوائد : ٢٣٧/٢)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ حافظ بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ أَرَ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْهَا لَا بِجَرْحٍ وَّلَا بِتَوْثِيْقٍ .

”میرے مطابق اس پر جرح وتوثیق کے حوالے سے کوئی کلام نہیں کی گئی۔“

(مصباح الزّجاجة : ١/٤٤٨)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَفَرَّدَ عَنْهَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ .

”سلمہ بن رجاء اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔“

(ميزان الاعتدال : ٤/٦٠٨)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا تُعْرَفُ . ”مجہولہ ہے۔“

(تقريب التّهذيب : ٨٦١٦)

② شعثاء کا سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں۔

③ سلمہ بن رجاء تمیمی کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحَادِيْثُهُ أَفْرَادٌ وَّغَرَائِبُ وَيُحَدِّثُ عَنْ قَوْمٍ بِأَحَادِيْثَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

”اس کی احادیث منفرد اور غریب ہیں، ایسی راویوں سے بیان کرتا ہے، جن کی متابعت نہیں کی گئی۔“

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٧/٣٣٢)

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَنْفَرِدُ عَنِ الثِّقَاتِ بِأَحَادِيْثَ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”ثقہ راویوں سے منفرد روایتیں بیان کرتا ہے۔“

(سؤالات الحاكم، ص ٣٣٢/٧)

لہٰذا یہ روایت ”ضعیف و منکر“ ہے۔ نماز شکر غیر مشروع اور غیر ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی عبادات درجہ قبولیت حاصل کرتی ہیں جو سنت سے ثابت ہوں۔ خود ساختہ عبادات کا کیا اعتبار؟

تنبیہ:

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ، صَلّٰى .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشانی درپیش ہوتی، تو نماز پڑھتے۔“

(سنن أبي داود : ١٣١٩)

سند ضعیف ہے۔

① محمد بن عبداللہ دؤلی ”مجہول الحال“ ہے۔

② عکرمہ بن عمار یمانی کا عنعنہ ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ الفتح

بعض متاخرین نے فاتح امام یا امیر کے لئے فتح کی نماز مستحب قرار دی ہے۔اس پر دلیل موجود نہیں۔اس بارے میں احادیث کا جائزہ ملاحظہ ہو:

دلیل نمبر:①

شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے:

لَمَّا فَتَحَ خَالِدٌ الْحِيرَةَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَتْحِ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ لَّا يُسَلِّمُ فِيهِنَّ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

”سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حیرہ شہر فتح کیا،تو ایک سلام سے آٹھ رکعت نماز فتح ادا کی،پھر چل دیئے۔“

(تاريخ الطّبري : ٣/٣٦٦-٣٦٧، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : ٢٤٧/١٦)

جھوٹی روایت ہے۔

① سیف بن عمر کوفی بالاتفاق ”ضعیف ومتروک“ ہے۔

② شعیب بن ابراہیم کوفی ”مجہول“ ہے۔

✿ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَهٗ أَحَادِيثُ وَأَخْبَارٌ، وَهُوَ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْمَعْرُوفِ وَمِقْدَارُ مَا يَرْوِي مِنَ الْحَدِيثِ وَالْأَخْبَارِ لَيْسَتْ بِالْكَثِيرَةِ وَفِيهِ بَعْضُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

النَّكِرَةِ لِأَنَّ فِي أَخْبَارِهِ وَأَحَادِيثِهِ مَا فِيهِ تَحَامُلٌ عَلَى السَّلَفِ .

”اس کی کچھ احادیث اور اخبار ہیں، یہ معروف راوی نہیں ہے۔ اس کی احادیث اور خبروں کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے، ان میں بھی کچھ نکارت پائی جاتی ہے، کیونکہ اس کی اخبار اور احادیث میں سلف پر طعن موجود ہے۔“

(الكامل في ضُعَفاء الرّجال : 7/5)

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ جِهَالَةٌ . ”یہ مجہول ہے۔“

(المُغني في الضّعفاء :298/1)

③ عمرو بن محمد کا تعین نہیں۔

دلیل نمبر: ②

”سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایوان کسریٰ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں اہل اسلام کے ساتھ فتح کی آٹھ رکعت نماز ادا کی۔“

(تاريخ الطّبري : ١٦/٤)

جھوٹی روایت ہے۔

① سیف بن عمر با تفاق محدثین ”کذاب“ اور ”متروک“ ہے۔

② شعیب بن ابراہیم رفاعی کوفی ”مجہول“ ہے۔

✿ فتوح الشام للواقدی (٢/ ١٨٧) میں اس کی ایک جھوٹی سند بھی ہے۔

محمد بن عمر واقدی خود ”کذاب“ ہے۔ لہٰذا کتاب غیر معتبر ہے۔

واقدی سے اوپر سند کا تعارف نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:

نبی کریم ﷺ نے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر فتح مکہ کے موقع پر جو آٹھ رکعات ادا کی تھیں، وہ نماز چاشت تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز برائے ادائیگی قرض

ادائیگی قرض کی نماز کے متعلق ایک جھوٹی روایت آتی ہے، جس پر بنیاد نہیں ڈالی جا سکتی، لہٰذا یہ نماز بدعت ہے۔

❀ سیدنا نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَّمَنِي جِبْرِيلُ دُعَاءً فِي الدَّيْنِ، فَقَالَ مَنْ أَصَابَهُ دَيْنٌ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُصَلِّ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّلْيَقْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَّآيَةَ الْكُرْسِيِّ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: ﴿اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ ثُمَّ يَقُولُ: يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا، ارْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَاقْضِ دَيْنِي، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْضِي عَنْهُ دَيْنَهٗ وَفِيهَا اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ.

”جبریل نے مجھے قرض کی دعا سکھلائی اور کہا: جسے قرض کی پریشانی ہو، وہ سورج ڈھلنے کے بعد وضو کر کے چار رکعت ادا کرے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ، سورت اخلاص اور آیۃ الکرسی پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد پڑھے: ﴿اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ ..... بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾، پھر کہے:’اے پریشانیاں دور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے، غم ٹالنے والے، مصیبت زدہ کی پکار سننے والے، دنیا و آخرت میں رحمٰن و رحیم! مجھ پر رحم فرما، تو اپنے علاوہ ہر ایک کی رحمت سے مستغنی کر دے، میرا قرض چکا دے۔' آپ ﷺ نے فرمایا: 'اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کے لیے ادائیگی قرض کے اسباب مہیا فرمائے گا، اس میں اسم اعظم بھی ہے۔''

(ذيل اللآلي المصنوعة للسّيوطي، ص ۲۰۱، تنزيه الشّريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة لابن عراق الكنّاني : ۳۳۰/۲)

روایت جھوٹی ہے۔

① ابو حسن احمد بن القاسم بن کثیر بن صدقہ بن ریان لکی ضعیف ہے۔

❀ اسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(المؤتلف والمختلف :۱۰۷۳/۲)

❀ ابو محمد حسن بن علی زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْمَرْضِيِّ .

''پسندیدہ نہیں۔''

(سؤالات السّهمي، ص ۱٤۹، الرقم : ۱۵۲)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَهُ جَزْءٌ سَمِعْنَاهُ فِيهِ مَا يُنْكَرُ .

''اس کا ایک جزء ہے، ہم نے اس میں منکر روایتیں سنی ہیں۔''

(سير أعلام النّبلاء : ۱۱۳/۱٦)

② احمد بن اسحاق بن ابراہیم بن نبیط بن شریط کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ بِنُسْخَةٍ فِيْهَا بَلَايَا ...... سَمِعْنَاهَا مِنْ طَرِيْقِ أَبِي نُعَيْمٍ عَنِ اللُّكِيِّ عَنْهُ: لَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ، فَإِنَّهٗ كَذَّابٌ.

”اس کے باپ اور دادا کی سند سے ایک نسخہ تھا، جس میں مصیبتیں تھیں، اس کا ہم نے ابونعیم عن اللکی کے طریق سے سماع کیا، اس سے دلیل پکڑنی جائز نہیں ہے، یہ جھوٹا ہے۔“

(ميزان الاعتدال: ١/٨٢ـ٨٣، المُغني في الضّعفاء: ١/٧٢)

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

منزل سے کوچ کرتے وقت کی نماز

منزل سے کوچ کرتے وقت دو رکعت ادا کرنا ثابت نہیں، بل کہ بدعت ہے۔ اس سلسلہ میں مروی روایات کا تحقیقی جائزہ ملاحظہ ہو:

دلیل نمبر:①

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا، لَّمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، أَوْ يُوَدِّعَ الْمَنْزِلَ بِرَكْعَتَيْنِ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑاؤ ڈالتے، تو کوچ سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے۔''

(سنن الدّارمي: ٢٦٨١، المُعجم الأوسط للطّبراني: ٣٤٤١، الأوسط لابن المنذر: ٢٤٥/٥)

سند ضعیف ہے۔ عثمان بن سعد کاتب ''ضعیف'' ہے۔

① امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(الكامل لابن عدي: ١٦٩/٥، و سندهٗ حسنٌ)

❀ نیز «لَيْسَ بِذَاكَ» کہا ہے۔

(تاريخ يحيى بن مَعين برواية الدّوري: ٣٥٩٩)

❀ امام ابن نمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِذَاكَ. ''ضعیف ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: ١٥٣/٦)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ نے ''لین'' (کمزور) کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ١٥٣/٦)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ لَّا يُمَيِّزُ شَيْخَهٗ مِنْ شَيْخِ غَيْرِهٖ وَيُحَدِّثُ بِمَا لَا يَدْرِي وَيُجِيْبُ فِيْمَا يُسْأَلُ، فَلَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ .

''ان لوگوں میں سے تھا، جو اپنے اور دوسروں کے شیوخ میں فرق نہیں کر سکتے، ایسی روایتیں بیان کر دیتا تھا، جنہیں وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اور ہر سوال کا جواب دے ڈالتا تھا، لہٰذا اس سے دلیل پکڑنی جائز نہیں۔''

(كتاب المَجروحين : ٩٦/٢)

❁ امام نسائی رحمہ اللہ نے «لَيْسَ بِالْقَوِيِّ» کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون ، ص١٦٧)

❁ امام دارمی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔

(سنن الدّارمي : ٢٦٨١)

❁ امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ کے پاس اس کا تذکرہ ہوا، تو انہوں نے اس کی روایت پر تعجب کیا۔

(كتاب المَجروحين لابن حِبّان : ٩٦/٢)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَسَنُ الْحَدِيْثِ مَعَ ضُعْفِهٖ يُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ .

''ضعیف ہونے کے باوجود حسن الحدیث ہے اور اس کی روایت لکھی جائے گی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٥/١٧٠)

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

”قوی نہیں۔“

(السّنن الكبرىٰ : ١/٣٤٧)

حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عُثْمَانُ هٰذَا يُضَعَّفُ .

”عثمان کو ضعیف کہا گیا ہے۔“

(بيان الوهم والإيهام : ٣/٦٠٤)

امام ابن الجارود، امام ابن شاہین، امام ساجی، امام عقیلی اور ابو العرب رحمہم اللہ نے ”ضعفاء“ میں ذکر کیا ہے۔

دلیل نمبر:②

قَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ سَعِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَّمْ يَرْتَحِلْ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ بَلَغَهٗ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ قَالَ : لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ آخِرَ النَّهَارِ، وَقِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ :

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ائْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَسْتَغْفِرَ لَكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿إِذَا جَاءَ كَ الْمُنَافِقُونَ، قَالُوا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ : ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْلَكُمْ﴾ .

''سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑاؤ ڈالتے، تو کوچ کرنے سے پہلے دو رکعت ادا کرتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ تبوک میں خبر پہنچی کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول نے کہا ہے: ہم عزت مندان حقیروں کو مدینہ سے نکال دیں گے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے آخری حصہ میں پڑاؤ ڈالنے سے پہلے ہی کوچ کر لیا، تو عبداللہ بن ابی ابن سلول سے کہا گیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی غلطی کی معافی مانگ، تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمادی: ﴿إِذَا جَاءَ كَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا ......﴾

(تفسیر ابن کثیر : ۱۲۷/۸، بتحقیق سلامة)

مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ تابعی براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہے ہیں، محدثین کے نزدیک مرسل روایت ''ضعیف'' ہوتی ہے۔

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ إِلٰى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَقَوْلُهُ : إِنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فِيهِ نَظَرٌ، بَلْ لَّيْسَ بِجَيِّدٍ؛ فَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيِّ ابْنَ سَلُولَ لَمْ يَكُنْ مِمَّنْ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، بَلْ رَّجَعَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِطَائِفَةٍ مِّنَ الْجَيْشِ، وَإِنَّمَا الْمَشْهُورُ عِنْدَ أَصْحَابِ الْمَغَازِي وَالسِّيَرِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيْعِ، وَهِيَ غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلَقِ .

''سعید بن جبیر رحمہ اللہ تک تو اس کی سند صحیح ہے، رہا راوی کا قول کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے، یہ صحیح نہیں، کیوں کہ عبداللہ بن ابی بن سلول تو اس غزوہ میں تھا ہی نہیں، بل کہ وہ تو اپنا لشکر لے کر پلٹ آیا تھا، اہل سیر و مغازی کے نزدیک تو یہ مشہور ہے کہ یہ واقعہ غزوۂ مریسیع یعنی غزوۂ بنو مصطلق کا ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : ۱۲۷/۸، بتحقیق سلامة)

الحاصل :

یہ کہنا کہ مسجد نبوی چھوڑتے وقت دوالوداعی رکعت ادا کرے گا، قطعاً درست نہیں، بلکہ یہ بدعت ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منزل پر پڑاؤ، گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کی نماز

منزل پر پڑاؤ یا گھر میں داخل ہوتے وقت بطورِ خاص نماز ثابت نہیں، لہٰذا جو چیز دین میں ثابت نہ ہو، وہ بدعت ہے۔اس سلسلہ میں روایات پر تحقیقی تبصرہ پیش خدمت ہے:

دلیل نمبر: ①

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا فِي سَفَرٍ، أَوْ دَخَلَ بَيْتَهٗ لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ .

''رسول اللہ ﷺ سفر میں پڑاؤ ڈالتے یا گھر میں داخل ہوتے، تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : ٣٠٠/١٨، ح : ٧٧٠، مسند الشّاميّين للطّبراني : ٢١٧٦)

جھوٹی روایت ہے:

① محمد بن عمر واقدی ''متروک وکذاب'' ہے۔

❀ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ .

''جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مجمع الزّوائد : ٢٥٥/٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ .

''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(البدر المنير : ٥/٣٢٤)

❀ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عِنْدِي مِمَّنْ يَضَعُ الْحَدِيْثَ .

''میری تحقیق میں وضاع ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٨/٢١، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم:٨/٢١)، امام مسلم رحمہ اللہ (الکنی والاسماء : ١٩٥٢)، امام نسائی رحمہ اللہ (الضعفاء والمتروکون :٥٥٧) نے ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔

❀ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ، تَرَكَهٗ أَحْمَدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّابْنُ الْمُبَارَكِ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا .

''متروک الحدیث ہے، امام احمد، امام ابن نمیر، امام عبداللہ بن مبارک اور امام اسماعیل بن زکریا رحمہم اللہ نے چھوڑ دیا تھا۔''

(الضّعفاء الكبير للعقيلي : ٤/١٠٧، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابوزرعہ رازی، امام ابن عدی، امام ابن حبان، امام جوزجانی، امام دارقطنی رحمہم اللہ وغیرہم نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞ امام محمد بن بشار بندار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ أَكْذَبَ شَفَتَيْنِ مِنَ الْوَاقِدِيِّ .

”میں نے واقدی سے بڑا جھوٹا نہیں دیکھا۔“

(تاریخ بغداد للخطیب : ١٤/٣، وسندہٗ صحیحٌ)

② اس کا استاذ حارثہ بن ابی عمران ”مجہول“ ہے۔

اسے امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ٢٥٦/٣) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال: ٤٤٦/١) نے ”مجہول“ کہا ہے۔

③ امام طبرانی رحمہ اللہ کے استاذ حسین بن احمد بن یونس اہوازی کو صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ”الثقات: ٢١٤/٩“ میں ذکر کیا ہے، لہٰذا ”مجہول الحال“ ہے۔

دلیل نمبر: ②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِكَ مَدْخَلَ السُّوْءِ، وَإِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَّنْزِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنْ تَمْنَعَانِكَ مَخْرَجَ السُّوْءِ .

”گھر میں داخل ہوں، تو دو رکعت ادا کریں، وہ اندرونی برائی سے محفوظ رکھیں گی، اسی طرح گھر سے نکلیں، تو دو رکعت ادا کریں، وہ بیرونی نقصان سے بچائیں گی۔“

(مسند البزّار [كشف الأستار]: 746)

روایت ضعیف ہے۔

① بکر بن عمرو معافری مجہول الحال ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا تُعْلَمُ عَدَالَتُهُ .

”اس کی عدالت معلوم نہیں۔“

(بيان الوَهم والإيهام : ٦٩/٤)

صحیح بخاری میں اس کی روایت متابعت میں ہے۔

② بکر بن عمرو معافری کا شک ہے۔

③ یحییٰ بن ایوب غافقی کے اوہام ہیں۔

دلیل نمبر:③

مطعم بن مقدام رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا خَلَفَ عَبْدٌ عَلٰى أَهْلِهِ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ حِينَ يُرِيدُ السَّفَرَ .

”سفر پر جاتے ہوئے دو رکعت سے بہتر متاع اہل خانہ کے لئے چھوڑ جانے کو کچھ نہیں۔“

(مصنف ابن أبي شيبة : ٤٢٤/١، ح : ٤٨٧٩)

مرسل یا معضل ہے۔

مطعم بن مقدام تابعی ہیں، براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہے ہیں۔

❁ حافظ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَنَدُهُ مُعْضَلٌ أَوْ مُرْسَلٌ .

”سند مرسل یا معضل ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(الابتهاج بأذكار المسافر والحاجّ، ص ٢٥)

دلیل نمبر:④

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا اسْتَخْلَفَ عَبْدٌ فِي أَهْلِهِ مِنْ خَلِيفَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ يُّصَلِّيهِنَّ الْعَبْدُ فِي بَيْتِهِ إِذَا شَدَّ عَلَيْهِ ثِيَابَ سَفَرِهِ .

”جس نے رختِ سفر باندھا، گھر میں چار رکعت ادا کیں اور نکل دیا، تو اس نے اپنے گھر میں ان رکعات کے علاوہ اللہ کے ہاں زیادہ محبوب خلیفہ نہیں چھوڑا۔“

(مكارم الأخلاق للخرائطي : ٧٨٩)

سند ضعیف ہے۔

① معافی بن محمد

② اور سعید بن مرتاش نامعلوم ہیں۔

معافی کی متابعت نصر بن باب ”ضعیف“ نے کی ہے۔

✿ حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ مَنْ لَّا يُعْرَفُ .

”اس میں نامعلوم راوی ہیں۔“

(المُغني عن حمل الأسفار : ٧٢٣/١)

دلیل نمبر:⑤

موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے مروی ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ ابْنَ عَبَّاس قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَصَلّٰى فِي بَيْتِهٖ رَكْعَتَيْنِ عَلٰى طَنْفَسَةٍ .

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سفر سے واپس آئے، تو گھر میں چٹائی پر دو رکعت ادا کیں۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٨٢/٢، التّاريخ الكبير للبخاري : ٢٨٧/٧)

سند ضعیف ہے، مقاتل بن بشیر عجلی ”مجہول الحال“ ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ”الثقات: ۵۰۹/۷“ میں ذکر کیا ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ”غیر معروف ہے۔“

(ميزان الاعتدال : ١٧١/٤)

❁❁❁❁❁❁❁

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

احرام کی دو رکعتیں

احرام کی نماز ثابت نہیں، اس کی مشروعیت پر کوئی واضح دلیل نہیں، بعض متاخرین علما کے نزدیک احرام کی دو رکعتیں مشروع اور مستحب ہیں۔ ان کی دلیل حدیث جابر رضی اللہ عنہ ہے:

صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ .

”پھر رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی۔“

(صحيح مسلم : ١٢١٨)

ایک دلیل یہ بھی ہے۔

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی عقیق میں فرماتے سنا:

أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِّنْ رَّبِّي، فَقَالَ : صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ : عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ .

”رات میرے پاس رب کی طرف سے فرشتہ آیا اور کہا: اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے! اور کہیں کہ عمرہ حج میں شامل ہو گیا ہے۔“

(صحيح البخاري : ١٥٣٤)

اس سے مراد فرض نماز ہے۔ سلف میں سے کوئی بھی احرام کی نماز کا قائل نہیں۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِلْإِحْرَامِ صَلَاةٌ تَخُصُّهُ وَهٰذَا أَرْجَحُ .

www.KitaboSunnat.com

’’احرام کی کوئی مخصوص نماز نہیں، یہی راجح ہے۔‘‘

(مجموع الفتاویٰ : ١٠٩/٢٦)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (٧٥١ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يُنْقَلْ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى لِلْإِحْرَامِ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ فَرْضِ الظُّهْرِ .

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر کے علاوہ احرام کی دو رکعت پڑھنا ثابت نہیں۔‘‘

(زاد المَعاد في هدي خير العباد : ١٠٧/٢)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کے دن خصوصی نماز چاشت

جمعہ کے دن مخصوص نماز ثابت نہیں، بلکہ بدعت اور منکر ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى الضُّحٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِالْحَمْدُ عَشْرَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ عَشْرَ مَرَّاتٍ، يَقْرَأُهَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَإِذَا صَلَّى الْأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ يَقُولُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ سَبْعِينَ مَرَّةً، ثُمَّ يَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ غَافِرُ الذُّنُوبِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ سَبْعِينَ مَرَّةً، فَمَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةَ وَقَالَ هٰذَا الْقَوْلَ عَلٰى أَوْصَفِ (مَا وُصِفَ) دَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُ شَرَّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَشَرَّ أَهْلِ السَّمَاءِ وَشَرَّ أَهْلِ الْأَرْضِ وَشَرَّ الْإِنْسِ وَشَرَّ كُلِّ سُلْطَانٍ جَائِرٍ وَشَيْطَانٍ مَارِدٍ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَّالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَو كَانَ عَاقًا لِّوَالِدَيْهِ لَرَزَقَهٗ بِرَّهُمَا وَغَفَرَ لَهٗ، وَيَقْضِي لَهٗ سَبْعِينَ حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ، وَسَبْعِينَ حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا .

وَقَالَ : وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ إِنَّ لَهٗ مِنَ الثَّوَابِ كَثَوابِ إِبْرَاهِيْمَ وَمُوسٰى وَيَحْيٰى وَعِيسٰى، وَلَا يُقْطَعُ لَهٗ طَرِيْقٌ وَّلَا يُعْرَفُ لَهٗ مَتَاعٌ .

''جو جمعہ کے دن چاشت کی چار رکعت ادا کرے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ، سورت فلق، سورت ناس، سورت کافرون اور آیۃ الکرسی دس دس بار پڑھے، جب چار رکعت پڑھ چکے، تو تشہد بیٹھے، پھر سلام پھیر دے، بعد میں «سُبْحَانَ اللّٰهِ»، «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ»، «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ»، «اَللّٰهُ أَكْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ» کی ستر ستر بار تسبیح کرے، پھر «أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلا هُوَ غَافِرُ الذُّنُوبِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» ستر بار پڑھے، جو یہ نماز پڑھے اور مذکورہ کلمات دہرائے، اللہ تعالیٰ اس سے رات، دن، اہل آسمان، اہل زمین، انسانوں، ہر ظالم بادشاہ اور بڑے سرکش شیطان کے شر کو ہٹا دیتا ہے، اس ذات کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! اگر وہ اپنے والدین کا نافرمان بھی ہوا، تو بھی اللہ تعالیٰ اسے والدین کی فرماں برداری کا ثواب دے گا اور اُسے معاف کر دے گا، اس کی ستر اخروی اور ستر دنیوی حاجات پوری فرما دے گا، نیز آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! اس کا ثواب سیدنا ابراہیم، سیدنا موسیٰ، سیدنا یحییٰ اور سیدنا عیسیٰ علیہم السلام کے ثواب کی طرح ہے، نہ اس پر ڈاکہ پڑے گا، نہ کوئی اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامان کو پہچان سکے گا۔“

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤١٦-٤١٧، ح : ٩٩٢)

جھوٹی اور وضعی روایت ہے۔

① ابوالحسن علی بن عبدالعزیز کون ہے؟ کچھ معلوم نہیں۔

② علی بن محمد القطان کون ہے؟، تعیین اور توثیق نہیں۔

③ خلف بن علی قطیعی کی توثیق معلوم نہیں۔

④ محمد بن ضریس کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

⑤ سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔سفیان ثوری نے مجاہد سے نہیں سنا۔

تاریخ اصبہان لابی نعیم اصبہانی (۱/ ۲۲۹) الترغیب والترہیب لابی القاسم الاصبہانی (۳/۱۰-۱۱، ح:۱۹۶۶) میں سفیان ثوری اور مجاہد کے درمیان لیث بن ابی سلیم کا واسطہ ذکر ہے۔لیث بن ابی سلیم جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ”ضعیف“ اور ”سی ءالحفظ“ ہے۔

لہٰذا جھوٹی روایت ہے۔

احمد بن صالح ابوجعفر مکی شمومی کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ كَانَ بِمَكَّةَ يَضَعُ الْحَدِيْثَ .

”یہ مکہ کا شیخ احادیث گھڑتا تھا۔“

(الثّقات : ٨/٢٦، ترجمة : أحمد بن صالح المصري)

سعد بن سعید جرجانی ابوسعید المعروف سعدویہ کے متعلق ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”سعد بن سعید ان روایات کو سفیان ثوری وغیرہ سے بیان کرنے میں منفرد ہے،سعد جرجان میں سفیان ثوری کے ساتھ رہا ہے اور ان سے غریب روایتیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتا ہے۔اس نے سفیان سے کچھ مسائل کی بابت بھی سوال وجواب کئے ہیں۔ یہ مسائل سفیان ثوری سے معروف ہیں، ہماری بیان کردہ روایات کے علاوہ بھی سعد نے اجنبی راویوں سے غریب احادیث بیان کر رکھی ہیں۔سعد نیک آدمی تھا۔اس کی غیر متبوع روایات کی وجہ یہ نہ تھی کہ وہ ایسا جان بوجھ کر کرتا تھا یا فی نفسہٖ ضعیف تھا، بلکہ سعد غفلت کی وجہ سے انہیں اسی طرح بیان کر دیتا تھا، صالحین کے ساتھ بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔“

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٣/٣٥٧_٣٥٨)

یہ روایت بھی سفیان ثوری رحمہ اللہ سے بیان کر رہے ہیں۔

اسی طرح ابو القاسم اصبہانی کی ایک سند بھی ہے۔اس میں حسان اور اس کا باپ دونوں نامعلوم ہیں۔

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ مَّوْضُوْعٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَا شَكٍّ، فَلَا بَارَكَ اللّٰه فِيْمَنْ وَضَعَهٗ، فَمَا أَبْرَدَ هٰذَا الْوَضْعَ وَمَا أَسْمَجَهٗ، وَكَيْفَ يَحْسُنُ أَنْ يُّقَالَ : مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَلَهٗ ثَوَابُ مُوسٰى وَعِيسٰى، وَفِيْهِ مَجَاهِيْلُ أَحَدُهُمْ قَدْ عَمِلَهٗ.

”یہ حدیث رسول اللہ ﷺ پر گھڑی گئی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے گھڑنے والے کو نامراد کرے۔اس نے یہ روایت گھڑ کر کتنی بے ہودہ حرکت کی ہے، یہ کہنا کہ جو دو رکعتیں ادا کرتا ہے، اسے سیدنا موسیٰ اور سیدنا عیسیٰ علیہما السلام کا ثواب دیا جائے گا، کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ اس میں کئی مجہول ہیں، کسی کی بھی کاروائی ہو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہے۔‘‘

(الموضوعات : ۲/۴۱۷)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيْهِ مَجَاهِيْلُ وَضَعُوْهُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ عَيَّاضٍ .

’’اس میں کئی مجہول ہیں، جنہوں نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ پر یہ روایات گھڑی ہے۔‘‘

(تلخیص الموضوعات، ص۱۸۰)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَخْرَجَهُ الشِّيْرَازِيُّ فِي الْأَلْقَابِ بِطُولِهٖ مِنْ طُرُقٍ عَنْ سُفْيَانَ وَلَا شَكَّ فِي وَضعِهٖ وَيَشْهَدُ لِذٰلِك رَكَاكَةُ أَلْفَاظِهٖ وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّرَاكِيْبِ الْفَاسِدَةِ وَمُخَالَفَةِ مُقْتَضَى الشَّرْعِ فِي مَوَاضِعَ .

وَقَدْ أَخْرَجَهٗ أَبُو نُعَيْمٍ فِي كِتَابِ قُرْبَانِ الْمُتَّقِينَ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ مَّرْفُوْعًا بِسَنَدَيْنِ مُتَّصِلٍ وَّمُنْقَطِعٍ وَّقَالَ بَعْدَ تَخْرِيْجِهٖ : فِيْهِ أَلْفَاظٌ مَّكْذُوْبَةٌ وَّآثَارُ الْوَضْعِ عَلَيْهِ لَائِحَةٌ وَّاللّٰهُ أَعْلَمُ .

’’شیرازی نے القاب میں سفیان ثوری کی سند سے اس روایت کو مکمل طور پر بیان کیا ہے، اس کے من گھڑت ہونے میں کوئی شک نہیں، نیز رکیک الفاظ، فاسد تراکیب اور مختلف مقامات پر شرعی تقاضوں کی خلاف ورزی اس کا ثبوت ہے کہ یہ من گھڑت ہے۔

حافظ ابو نعیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ’قربان المتقین‘ میں اسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے متصل اور منقطع سندوں سے نقل کیا ہے، انہوں نے اسے نقل

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے بعد کہا: اس میں جھوٹے الفاظ اور من گھڑت ہونے کی علامات واضح ہیں، واللہ أعلم!“

(اللآلي المصنوعة : ٢/٣٧)

❁❁❁❁❁❁❁

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نماز جمعہ سے پہلے مخصوص رکعات

نمازِ جمعہ سے پہلے رکعات کا تعین رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ اس بارے میں روایات کی تحقیق ملاحظہ ہو:

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعاً، (زَادَ الطَّبَرَانِيُّ : وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا)، لَا يَفْصِلُ فِي شِيْءٍ مِّنْهُنَّ.

''نبی ﷺ جمعہ سے قبل (اور بعد) ایک سلام کے ساتھ چار رکعت پڑھتے۔''

(سنن ابن ماجه : 1129؛ المُعجم الكبير للطّبراني : 101/12، ح : 12674)

سند سخت ضعیف ہے۔

① مبشر بن عبید ''ضعیف ومتروک'' ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (العِلَل ومعرفة الرجال : 2/329- 380) اور امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ (سوالات البرذعي : 2/322) نے جھوٹا قرار دیا ہے۔امام دار قطنی (الضعفاء والمتروكون، ص 356) امام بخاری (التاريخ الكبير : 8/11) اور امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 8/343) نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

② حجاج بن ارطاۃ جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف ومدلس'' ہے۔

② عطیہ عوفی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ بقیہ بن ولید ''تدلیس التسویہ'' کا مرتکب ہے۔ سماع بالتسلسل نہیں کیا۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيْثٌ بَاطِلٌ، اجْتَمَعَ فِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ، وَهُمْ ضُعَفَاءُ، وَمُبَشِّرٌ وَّضَّاعٌ، صَاحِبُ أَبَاطِيْلَ.

''یہ روایت باطل ہے، اس میں چار ضعیف راوی جمع ہیں۔ مبشر وضاع ہے اور جھوٹی روایات بیان کرتا ہے۔'' (خُلاصة الأحكام : 813/2)

❁ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ فِيهِ عِدَّةُ بَلَايَا.

''اس روایت میں کئی مصیبتیں ہیں۔'' (زاد المَعاد :170/1)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهٗ ضَعِيفٌ جِدًّا.

''سند سخت ضعیف ہے۔'' (التّلخيص الحَبير : 74/2)

❁ علامہ زیلعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَنَدُهٗ وَاهٍ جِدًّا، فَمُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ مَّعْدُوْدٌ فِي الْوَضَّاعِيْنَ، وَحَجَّاجٌ وَّعَطِيَّةُ ضَعِيْفَانِ.

''سند سخت ضعیف ہے۔ مبشر بن عبید کا شمار وضاعین میں ہے، حجاج اور عطیہ دونوں ضعیف ہیں۔'' (نصب الرّاية : 206/2)

❁ علامہ ظفر احمد تھانوی دیوبندی صاحب نے لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَلَامُ الْهَيْثَمِيِّ مُشْعِرٌ بِأَنْ لَيْسَ فِي سَنَدِ الطَّبَرَانِيِّ أَحَدٌ غَيْرُهُمَا مُتَكَلَّمٌ فِيهِ .

”علامہ ہیثمی کے کلام سے پتا چلتا ہے کہ طبرانی کی سند میں ان دونوں (حجاج بن ارطاۃ اور عطیہ عوفی) کے علاوہ کوئی متکلم فیہ راوی نہیں۔“

(إعلاء السّنن : 1862)

جبکہ واضح ہے کہ طبرانی کی سند میں مبشر بن عبید ”متروک اور وضاع“ موجود ہے۔ لہٰذا اس کی سند کو ”حسن“ کہنا درست نہیں۔

② سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعاً وَّبَعْدَهَا أَرْبَعاً، يَجْعَلُ التَّسْلِيْمَ فِي آخِرِهِنَّ رَكْعَةً .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے قبل اور بعد چار رکعت پڑھتے اور سلام آخری رکعت میں پھیرتے۔“

(المُعجم الأوسط للطَّبَراني : 368/2، ح : 1640؛ المُعجم لابن الأعرابي : 873)

سند ”ضعیف“ ہے۔

① ابواسحاق سبیعی ”مدلس ومختلط“ ہیں۔

② محمد بن عبدالرحمٰن سہمی ”متکلم فیہ“ ہے۔

✿ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

”حدیث میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔“ (التاریخ الکبیر : 162/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

✿ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِمَشْهُورٍ .

''مشہور نہیں تھا۔'' (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 326/7)

✿ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(لسان الميزان لابن حَجَر : 245/5)

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّهْمِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهِ، وَقَالَ الْأَثْرَمُ : إِنَّهٗ حَدِيثٌ وَاهٍ .

''اس سند میں محمد بن عبدالرحمٰن سہمی امام بخاری وغیرہ کے نزدیک ضعیف ہے، امام اثرم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔''

(فتح الباري : 548/2)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا، فَلْيُصَلِّ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا، وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا .

''جمعہ کے دن نفل ادا کرنے کا ارادہ ہے، تو نماز سے قبل اور نماز کے بعد چار چار رکعت ادا کریں۔''

(شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 4108، مصنّفات ابن البختري : 111)

سند ''ضعیف'' ہے، ابیض بن ابان ثقفی ''قوی'' نہیں۔

✿ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ عِنْدَنَا بِالْقَوِيِّ، يُكْتَبُ حَدِيثُهٗ، وَهُوَ شَيْخٌ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”ہمارے نزدیک یہ مضبوط نہیں ہے، البتہ اس کی روایت لکھی جائے گی۔ یہ شیخ ہے۔“(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 312/2)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے الضعفاء والمتروکون (ص:157) میں ذکر کیا ہے۔

اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ”الثقات : ٦/٨٦“ میں ذکر کیا ہے۔ نیز یہ روایت منکر بھی ہے، کیونکہ ابیض بن ابان نے اسے بیان کرنے میں ثقہ راویوں کی مخالفت کی ہے۔

④ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے قبل اور جمعہ کے بعد دو دو رکعت پڑھتے تھے۔“

(تاريخ بغداد للخطيب : 362/6)

سند سخت ”ضعیف“ ہے:

① حسن بن قتیبہ خزاعی کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ”متروک الحدیث“ کہا ہے۔(العِلَل : 347/5)

”ضعیف“ بھی کہا ہے۔(سنـــن الدار قطني : 78/1، العِلَل : 129/7)

✿ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِقَوِيِّ الْحَدِيثِ، ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

”یہ حدیث میں غیر قوی اور ضعیف ہے۔“

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 33/3)

حافظ عقیلی رحمہ اللہ نے ”کثیر الوہم“ کہا ہے۔(الضعفاء : 241/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے "ہالک" کہا ہے۔(ميزان الاعتدال: 519/1)

② سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔

③ اسحاق بن سلیمان بغدادی کی توثیق نہیں۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ .

"اس سند میں کمزوری ہے۔"(فتح الباري: 548/2)

"منکر" بھی ہے، کہ ضعیف راوی نے ثقہ راویوں کی مخالفت کی ہے۔

⑤ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا .

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے قبل اور جمعہ کے بعد چار چار رکعت پڑھتے تھے۔"

(المُعجم الأوسط للطّبراني: 3971)

سند "ضعیف و منقطع" ہے۔

① ابوعبیدہ کا اپنے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلرَّاجِحُ أَنَّهٗ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهٗ مِنْ أَبِيهِ .

"اس کا اپنے باپ سے کوئی سماع نہیں، یہی راجح ہے۔"

(تقريب التّهذيب: ٨٢٣١)

❁ نیز فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ عِنْدَ الْأَكْثَرِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جمہور کے مطابق ابوعبیدہ نے اپنے والد سے نہیں سنا۔“

(مُوافقة الخبر الخبر :364/1، النُّكت :398/1)

✿ مزید فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ وَّ انْقِطَاعٌ .

”اس کی سند میں کمزوری اور انقطاع ہے۔“(فتح الباري : 548/2)

Ⓐ سلیمان بن عمر بن خالد رقی کی توثیق نہیں۔

Ⓑ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ فِي أَهْلِهِ .

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے قبل گھر میں دو رکعت پڑھتے تھے۔“

(جزء القاسم بن موسى : 22)

موضوع (من گھڑت) ہے۔

اسحاق بن ادریس اسواری کو امام یحییٰ بن معین نے ”کذاب“ کہا ہے۔

(تاريخ يحيٰى بن مَعين برواية الدّوري : ٢٤/٢)

✿ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرَكَهُ النَّاسُ .

”محدثین کرام نے متروک قرار دیا ہے۔“

(التّاريخ الكبير :382/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ امام نسائی رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروکون، ص 53)

⑦ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا .

''آپ رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 131/2)

سند ''ضعیف'' ہے، ابوعبیدہ کا اپنے والد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

❀ مصنف عبدالرزاق (5524) میں قتادہ نے ابوعبیدہ کی متابعت کی ہے، یہ بھی ''ضعیف'' ہے، کیونکہ قتادہ کا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

⑧ ابواسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے:

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے قبل اور جمعہ کے بعد چار رکعت ادا کرتے تھے۔''

(مصنّف عبد الرزّاق : 5524، المُعجم الكبير للطَّبَراني : 310/9)

سند ''ضعیف'' ہے، عبدالرزاق اور ابواسحاق کا عنعنہ ہے۔

⑨ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے:

كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا أَرْبَعًا .

''(صحابہ وتابعین) جمعہ سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 131/2)

سند ''ضعیف'' ہے حفص بن غیاث اور اعمش کا عنعنہ ہے۔

فائدہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا، لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ، ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَرْبَعًا .

''آپ رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے چار رکعت ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کرتے تھے، جمعہ کے بعد دو رکعت اور پھر چار رکعت ادا کرتے۔''

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : ۳۳۵/۱، وسندهٗ صحيحٌ)

الحاصل:

جمعہ سے پہلے جتنی چاہے رکعات ادا کرے، البتہ چار رکعت کو سنت مؤکدہ قرار دینا غیر ثابت اور بے حقیقت ہے، اس بارے میں مروی ساری کی ساری روایات ضعیف ہیں۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کی فضیلت

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کی فضیلت کے بارے میں جو احادیث پیش کی جاتی ہیں، ساری کی ساری ''ضعیف'' اور نا قابلِ حجت ہیں، تفصیل ملاحظہ ہو:

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، عِشْرِینَ رَکْعَةً بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِي الْجَنَّةِ .

''جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعات ادا کیں، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔''

(سنن ابن ماجه : ١٣٧٣)

من گھڑت ہے۔

یعقوب بن ولید مدنی کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کَانَ مِنَ الْکَذَّابِیْنَ الْکِبَارِ وَکَانَ یَضَعُ الْحَدِیْثَ .

''بڑا جھوٹا تھا، حدیثیں گھڑتا تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٢١٦/٩)

✿ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ، کَانَ یَکْذِبُ وَالْحَدِیْثُ الَّذِي رَوَاهُ مَوْضُوْعٌ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِیْثِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''منکر الحدیث اور ضعیف الحدیث ہے، جھوٹ بولتا تھا۔ اس کی بیان کردہ حدیث موضوع ہے اور خود متروک الحدیث ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٢١٦/٩)

❁ الکامل لابن عدی (۵/ ۱۴۹) میں اس کا ایک ''ضعیف'' شاہد ہے، جس کی سند میں عمرو بن جریر کوفی کذاب ہے۔

❁ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَكْذِبُ .

''جھوٹ بولتا تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٢٢٤/٦)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً .

''جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کی، وہ اس کے لئے بارہ سال عبادت کے برابر کر دی جائیں گی۔''

(سنن التّرمذي : ٤٣٥، سنن ابن ماجه : ١٣٧٤، صحيح ابن خزيمة : ١١٩٥)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے۔

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا کہ انہوں نے اسے منکر الحدیث اور سخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترین ضعیف کہا ہے۔''

② یحییٰ بن ابی کثیر کا عنعنہ ہے۔

③ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوبُهٗ وَإِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

''جس نے نماز مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کیں، اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : ۷۲۴۵)

سند سخت ضعیف ہے۔

① محمد بن عمار بن محمد بن عمار مجہول ہے۔

② عمار بن محمد بن عمار مجہول ہے۔

③ صالح بن قطن بخاری مجہول ہے۔

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهَا مَجَاهِيلُ . ''اس میں کئی مجہول راوی ہیں۔''

(العِلَل المتناهية : ۷۷۶)

④ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتًّا، غُفِرَ لَهٗ بِهَا .

''جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کیں، اس کی بخشش ہو جائے گی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم : ٥١/٢)

من گھڑت روایت ہے۔

① محمد بن غزوان منکر الحدیث ہے۔

② وضین بن عطاء کمزور راوی ہے، نیز اس نے منکر روایات بیان کی ہیں۔

❁ امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِضْرِبوا عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ؛ فَإِنَّهٗ شِبْهُ مَوْضُوعٍ .

”اس حدیث کو ترک کر دیں، یہ من گھڑت معلوم ہوتی ہے۔“

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم : ٥١/٢)

⑤ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ، مَا بَيْنَ أَنْ يَلْتَفِتَ أَهْلُ الْمَغْرِبِ، إِلٰى أَنْ يَّثُوبَ إِلَى الْعِشَاءِ .

”نماز اوابین مغرب اور عشاء کے درمیان ہے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : ١٩٦/٢)

سند ”ضعیف“ ہے۔

① موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ عِنْدَ الْأَكْثَرِيْنَ .

”جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔“

(تفسير ابن كثير تحت آيت سورة بني إسرائيل : ٤٤)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑤ عبداللہ بن عبیدہ ربذی کا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع معلوم نہیں۔

⑥ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے:

مَنْ صَلّٰى أَرْبَعًا بَعْدَ الْمَغْرِبِ كَانَ كَالْمُعَقِّبِ غَزْوَةً بَعْدَ غَزْوَةٍ .

''جس نے نماز مغرب کے بعد چار رکعت ادا کیں، وہ پے در پے غزوہ کرنے والے کی طرح ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ١٩٦/٢)

سند ''ضعیف'' ہے۔

① موسیٰ بن عبیدہ ربذی ''ضعیف'' ہے۔

② ایوب بن خالد پر کلام ہے۔

③ ایوب بن خالد کا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع معلوم نہیں۔

④ ابن منکدر اور ابو حازم رحمہما اللہ ﴿تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ (السجدۃ:١٦) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

هِيَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ، صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ .

''مغرب اور عشاء کے درمیان صلاۃ اوابین ہے۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : ١٩/٣)

سند ضعیف ہے، عبداللہ بن لہیعہ ضعیف، مختلط اور مدلس ہے۔

⑧ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی سند نہیں مل سکی۔

بعض لوگ اس نماز کو ''صلاۃ الاوابین'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں، جو کہ درست نہیں، اس باب میں دیگر ضعاف بھی منقول ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:

بلاتعین مغرب اور عشاء کے درمیان نماز نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، جیسا کہ ہم نے ''مسنون نفلی نمازوں'' میں ذکر کیا۔

❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز عشاء سے پہلے چار سنتیں

نماز عشاء سے پہلے چار رکعت نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔

❀ مفتی تقی عثمانی دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

''البتہ اربع قبل العشاء کے ثبوت میں کوئی حدیث معروف کتب حدیث میں نہیں ملتی، تمام فقہائے حنفیہ «أَرْبَعَ قَبْلَ الْعِشَاءِ» کو سنن غیر رواتب میں بالالتزام ذکر کرتے ہیں، کبیری شرح منیۃ المصلی میں دلیل کے طور پر یہ حدیث ذکر کی ہے کہ: مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الْعِشَاءِ أَرْبَعًا يَتَهَجَّدُ مِنْ لَيْلَتِهِ ...... الخ اور سنن سعید بن منصور کا حوالہ دیا ہے، لیکن علامہ بنوری نے معارف السنن (۴/ ۱۱۵) میں ثابت کیا ہے کہ یہاں صاحبِ کبیری کو تسامح ہوا ہے، اصل حدیث یوں ہے کہ «مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا كَأَنَّمَا تَهَجَّدَ مِنْ لَيْلَتِهِ» لہٰذا اس سے استدلال درست نہیں۔''

(درس ترمذي: ۲/۱۹۶_۱۹۷)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط (۶/ ۲۵۴، ح:۶۳۳۲) میں سعید بن منصور کی سند سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:

مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ ....

سند ''ضعیف'' ہے۔

① ناہض بن سالم باہلی کے حالات زندگی نہیں ملے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

② ربیع بن لوط کا سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں۔

الدرایۃ لابن حجر میں غلطی سے مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الْعِشَاءِ ....چھپ گیا ہے، جس سے بعض لوگوں کو غلطی لگی۔

یہ روایت: «مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الْھَاجِرَۃِ» کے الفاظ سے بھی آئی ہے۔

(مسند الرّویاني : ٤١٣، شعب الإيمان للبيهقي : ٨٩٣٥)

سند ''ضعیف'' ہے، منصور بن عبداللہ/عبدالرحمٰن کی توثیق نہیں مل سکی۔

علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَهٗ ضَعِيْفٌ .

''عشاء سے پہلے چار رکعت کے بارے میں روایت ضعیف ہے۔''

(العَرف الشّذي : ١٠١/١)

جب اس روایت کا سرے سے وجود ہی نہیں، تو اس کے ضعیف ہونے کا کیا معنیٰ؟

❀ علامہ یوسف بنوری دیوبندی صاحب (١٣٩٧ھ) لکھتے ہیں:

''علامہ انور کاشمیری کے اس قول: 'عشا سے پہلے اور بعد میں چار رکعت پڑھنی چاہئیں' سے استدلال کیا گیا ہے، میں نے سوچا کہ شاید حافظ قاسم بن قطلو بغا نے اپنی کتاب 'الاختیار' میں عشا سے پہلے چار رکعت کے ثبوت میں حدیث پیش کی ہو، چنانچہ میں نے محدث شیخ ابوالوفا افغانی رئیس دائرہ احیاء المعارف نعمانیہ حیدر آباد دکن کو خط لکھا، ان کے پاس اس کتاب کے مخطوطہ کی فوٹو کاپی تھی۔ مقصد یہ تھا کہ وہ اس مقام سے کتاب کا مطالعہ کریں، اس مقام کی طرف رجوع کرنے کے بعد انہوں نے کہا: ہم نے کتاب میں اس مقام کو بیاض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(خالی) پایا ہے، اس کا مطلب یہ تھا کہ حافظ قاسم بن قطلو بغا جیسے متبحر اور ماہر عالم اس مسئلہ میں کوئی حدیث نہیں جان سکے، یہ وہ شخصیت ہیں، جنھوں نے حافظ جمال زیلعی کی تالیف 'تخریج احادیث الہدایۃ' پر بطور استدراک ایک کتاب لکھی ہے، جس کا نام انہوں نے «مُنِيَّةَ الْأَلْمَعِيِّ فِيْمَا فَاتَ مِنْ تَخْرِيْجِ أَحَادِيْثِ الْهِدَايَةِ لِلزَّيْلَعِيِّ» رکھا ہے، اس (علمی مقام) کے باوجود وہ اس مسئلہ پر کسی حدیث پر آگاہی حاصل نہیں کر سکے۔ دوسری طرف حنفیوں کے کتابیں عشا سے پہلے چار رکعات کو مسنون کہنے میں ہمنوا ہیں، ہو سکتا ہے احناف کی دلیل ہمارے ائمہ کرام کی کتب مخطوطہ یا ضائع شدہ کتابوں میں ہو۔ واللہ اعلم۔"

(مَعارف السّنن : ٤/١١٥-١١٦)

علم کا تقاضا یہ تھا کہ ایک مسئلہ میں حدیث رسول اور آثار صحابہ نہیں ملے، تو دیانت سے کہہ دیا جاتا کہ قبل از عشا چار رکعات کو مسنون کہنا بے دلیل ہے، مگر یہاں جو باور کرایا گیا، وہ غیر مناسب ہے۔

فوائد مہمہ :

فائدہ نمبر: ①

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے:

كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ.

"صحابہ وتابعین عشا سے پہلے چار رکعت مستحب سمجھتے تھے۔"

(مختصر قيام اللّيل لمحمد بن نصر المروزي، ص٥٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ قول بے سند ہونے کی وجہ سے نا قابل احتجاج ہے۔

فائدہ نمبر ②

نماز عشاء سے پہلے تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کی دو، دو رکعت ادا کی جا سکتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفا ومروہ کی سعی کے بعد نماز

طواف کعبہ کے بعد دو رکعت کی طرح صفا ومروہ کی سعی کے بعد دو رکعت ادا کرنا بدعت ہے۔متقدمین میں کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔

سعی کی نماز کا آغاز:

شارح ہدایہ علامہ ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ (۸۶۱ھ) نے پہلی دفعہ ایک نئی نماز متعارف کرائی ہے۔لکھتے ہیں:

إِذَا فَرَغَ مِنَ السَّعْيِ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لِيَكُونَ خَتْمُ السَّعْيِ كَخَتْمِ الطَّوَافِ، كَمَا ثَبَتَ أَنَّ مَبْدَأَهُ بِالْاِسْتِلَامِ كَمَبْدَئِهِ عَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَلَا حَاجَةَ إِلَى هٰذَا الْقِيَاسِ إِذْ فِيهِ نَصٌّ وَّهُوَ مَا رَوَى الْمُطَّلِبُ بْنُ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ سَعْيِهِ جَاءَ، حَتّٰى إِذَا حَاذَى الرُّكْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي حَاشِيَةِ الْمَطَافِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّائِفِينَ أَحَدٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَابْنُ حِبَّانَ.

”جب آدمی سعی سے فارغ ہو،تو اس کے لیے بیت اللہ کے پاس آ کر دو رکعت ادا کرنا مستحب ہے،تا کہ سعی کا اختتام بھی طواف کی طرح ہو،جیسا کہ ثابت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے طواف کی طرح سعی کی ابتدا بھی استلامِ حجر اسود سے کی تھی، اس میں قیاس کی کوئی ضرورت نہیں، اس میں تو واضح نص ہے، سیدنا مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ سعی سے فارغ ہوئے، تو رکن یمانی کے سامنے آ کر مطاف کے کونے میں دو رکعت ادا کیں، آپ ﷺ اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی بھی نہیں تھا۔ اسے امام احمد، امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

(فتح القدير : ٢/٤٦٠)

اس حدیث کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں۔

❁ سیدنا مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ سَبْعِهٖ جَاءَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِالرُّكْنِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي حَاشِيَةِ الْمَطَافِ، وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطُّوَّافِ أَحَدٌ .

’’میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ طواف کے سات چکروں سے فارغ ہو کر رکن یمانی کے سامنے آئے، تو مطاف کے کونے میں دو رکعت ادا کیں، طواف کرنے والوں اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی بھی نہ تھا۔‘‘

(مسند الإمام أحمد : ٦/٣٩٩، سنن النّسائي : ٢٩٦٢، سنن ابن ماجه : ٢٩٥٨)

سند انقطاع کی وجہ سے ’’ضعیف‘‘ ہے۔ کثیر بن کثیر رحمہ اللہ خود کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

(سنن أبي داود : ٢٠١٦، وسندهٗ صحيحٌ)

اس ''ضعیف'' حدیث میں «سَبْعِهٖ» کے الفاظ کو «سَعْيِهٖ» کے ساتھ بدل دیا گیا،
مسند احمد (٦/٣٩٩) میں «أَسْبُوْعِهٖ» کے الفاظ ہیں۔

❀ صحیح ابن حبان (٣٦٣ ٢) میں یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ آتی ہے:

حِيْنَ فَرَغَ مِنْ طَوَافِهٖ أَتٰى حَاشِيَةَ الْمَطَافِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

''جب نبی کریم ﷺ طواف سے فارغ ہوئے، تو مطاف کے کونے کے پاس تشریف لائے اور دو رکعت ادا کیں۔''

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میت کی طرف سے نماز پڑھنا

میت کی طرف سے نماز پڑھنا ثابت نہیں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَنْ يَّضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ، أَوْ أَرْبَعًا، وَّيَقُولَ هٰذِهٖ لِأَبِي هُرَيْرَةَ.

''کون ضمانت دیتا ہے کہ وہ مسجد عشار میں دو یا چار رکعت پڑھے گا، پھر کہے گا کہ یہ ابو ہریرہ کی طرف سے ہیں؟''

(سنن أبي داود : ٤٣٠٨)

سند ''ضعیف'' ہے۔ابراہیم بن صالح بن درہم باہلی کمزور ہے۔

❀ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ.

''اس کی متابعت نہیں کی گئی۔''

(التّاريخ الكبير : ٢٩٣/١)

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے «الضّعفاء والمتروكون» (٢٦) میں ذکر کیا ہے۔

اسے صرف ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات: ٦/١٧'' میں ذکر کیا ہے، لہذا غیر معتبر ہے۔

❀ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيْثُ بِأَيِّ إِسْنَادٍ كَانَ فَهُوَ مُنْكَرٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یہ حدیث جس سند سے بھی آئی ہے، منکر ہی ہے۔“

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٣/٢٩، ترجمة : خالد بن عمرو)

❀ حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔“

(جامع الأحاديث : ٧١٧٤)

❀ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِلْحَدِيْثُ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ .

”یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔“

(الضّعفاء الكبير : ٥٥١)

معلوم ہوا کہ روایت ثابت نہیں، لہٰذا اس کی بنیاد پر میت کی طرف سے نماز پڑھنے کا ثبوت درست نہ ہوا۔

کسی کی طرف سے نماز پڑھنا جائز نہیں:

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ .

”کوئی کسی کی طرف سے نماز نہ پڑھے۔“

(السّنن الكبرىٰ للنّسائي : ٢٩١٨، وسندهٗ صحيحٌ)

اجماع ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

❀ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (٤٦٣ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الصَّلَاةُ، فَإِجْمَاعٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّهٗ لَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَرْضًا عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ، وَلَا سُنَّةً، وَّلَا تَطَوُّعًا، وَّلَا عَنْ حَيٍّ، وَّلَا عَنْ مَيِّتٍ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ کسی زندہ یا مردہ کی طرف سے نماز نہ پڑھی جائے، چاہے وہ نماز فرض ہو، سنت ہو یا نفل۔''

(الاستذكار : ١٠/١٦٧، ١٢/٦٦)

✿ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (٨٥٥ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهٗ لَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہ پڑھے۔''

(عمدة القاري : ٩/١٢٥)

فائدہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

أَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً، جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلٰى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ : صَلِّي عَنْهَا .

''انہوں نے اس عورت کو حکم دیا، جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی کہ وہ اپنی ماں کی طرف سے نماز پڑھے۔''

(صحيح البخاري، قبل الحديث : ٦٦٩٨)

اس کی سند نہیں مل سکی۔ دین باسند صحیح روایات کا نام ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کا تعلق نذر سے ہے، عام نماز سے نہیں۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ غوثیہ

بعض لوگوں نے دین میں ایک نئی نماز گھڑ لی ہے اور اسے ''نماز غوثیہ'' کا نام دے کر شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر دیا ہے، یہ نماز بدعات و خرافات اور شرک و کفر کا ملغوبہ ہے، دین نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کی پیروی کا نام ہے، غیر مشروع طریقوں سے تقرب الٰہی کا حصول ناممکن ہے، اگرچہ یہ لوگ اپنے ان کارناموں کو اچھا خیال کرتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے طریقوں کو دین و عبادت قرار دینا فساد فی الارض ہے۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ، أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ (البقرة: ۱۱-۱۲)

''جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو، تو کہتے ہیں: ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں، خبردار! حقیقت میں یہی لوگ فسادی ہیں، لیکن انہیں شعور نہیں۔''

بدعات، اللہ کی زمین پر فتنہ کا باعث ہیں، بعض لوگ آئے دن کوئی نہ کوئی بدعت ایجاد کر لیتے ہیں، وہ عبادات میں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی پر اکتفا نہیں کرتے۔

نماز غوثیہ کا موجد:

دنیا میں سب سے پہلے مصری صوفی ابوالحسن علی بن یوسف شطنوفی (713ھ) نے اس نماز کو متعارف کروایا، اس صوفی نے شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی طرف منسوب عبارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوں ذکر کی ہے:

مَنِ اسْتَعَانَ بِي فِي كُرْبَةٍ كُشِفَتْ عَنْهُ، وَمَنْ نَادَانِي بِاسْمِي فِي شِدَّةٍ فُرِّجَتْ عَنْهُ، وَمَنْ تَوَسَّلَ بِي إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَةٍ قُضِيَتْ لَهُ، وَمَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ سُورَةَ الْإِخْلَاصِ إِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ يُصَلِّي عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَيَذْكُرُنِي، ثُمَّ يَخْطُوْا إِلٰى جِهَةِ الْعِرَاقِ إِحْدٰى عَشْرَةَ خُطْوَةً، وَيَذْكُرُ اسْمِي، وَيَذْكُرُ حَاجَتَهُ، فَإِنَّهَا تُقْضٰى بِإِذْنِ اللّٰهِ.

”جو کسی مشکل میں مجھ سے مدد مانگے، اس کی مشکل دور کر دی جائے گی، جو مصیبت میں میرا نام لے کر پکارے، اس کی مصیبت دور کر دی جائے گی اور جو حاجت میں اللہ کو میرا وسیلہ دے کر دعا کرے، اس کی حاجت پوری کر دی جائے گی، جو دو رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے، پھر سلام پھیرنے کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود وسلام بھیج کر مجھے یاد کرے، پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت ذکر کرے تو اللہ کے حکم سے ضرور پوری ہو جائے گی۔“

(بهجة الأسرار و معدان الأنوار، ص 102، فضل ذكر الصحابة وبشراهم)

سفید جھوٹ ہے، جو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے۔

① ابوالمعالی عبدالرحیم بن مظفر کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

② ابوالقاسم بزاز کی واضح توثیق درکار ہے!

بہجۃ الاسرار للشطنوفی کے متعلق اہل علم کی آراء:

کئی اہل علم نے شطنوفی کی کتاب پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے اور خرافات کا مجموعہ قرار دیا ہے۔

① حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

جَمَعَ الشَّيْخُ نُورُ الدِّينِ الشَّطْنُوفِيُّ الْمُقْرِيُ كِتَابًا حَافِلًا فِي سِيرَتِهِ وَاَخْبَارِهِ فِي ثَلَاثِ مُجَلَّدَاتٍ، اَتٰى فِيهِ بِالْبَرَّةِ وَاُذُنِ الْجَرَّةِ، وَبِالصَّحِيحِ وَالْوَاهِي وَالْمَكْذُوبِ، فَإِنَّهٗ كَتَبَ فِيْهِ حِكَايَاتٍ عَنْ قَوْمٍ لَّا صِدْقَ لَهُمْ.

”شیخ نورالدین شطنوفی نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی سیرت اور حالات پر تین جلدوں میں ایک کتاب لکھی ہے، جس میں اس نے اچھی، بری، صحیح، کمزور اور جھوٹی باتیں ذکر کر دی ہیں، اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اس نے ایسے راویوں سے حکایات نقل کیں، جو سچے نہیں تھے۔“

(تاریخ الإسلام: 252/12)

② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ الْكَمَالُ جَعْفَرٌ: وَذَكَرَ فِيهَا غَرَائِبَ وَعَجَائِبَ، وَطَعَنَ النَّاسُ فِی كَثِيرٍ مِّنْ حِكَايَاتِهٖ، وَمِنْ اَسَانِيدِهٖ فِيهَا.

”کمال جعفر نے کہا ہے کہ شطنوفی نے اس کتاب میں منکر اور عجیب وغریب حکایات

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذکر کی ہیں، اہل علم نے اس کی بہت سی حکایات اور سندوں پر طعن کیا ہے۔‘‘

(الدُّرَر الکامنة : 3/141)

③ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

لٰكِنْ قَدْ جَمَعَ الْمُقْرِئُ أَبُو الْحَسَنِ الشَّطْنُوفِيُّ الْمِصْرِيُّ، فِي أَخْبَارِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ وَمَنَاقِبِهِ ثَلَاثَ مُجَلَّدَاتٍ، وَكَتَبَ فِيهَا الطَّمَّ وَالرَّمَّ، وَكَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ، وَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ هٰذَا الْكِتَابِ، وَلَا يَطِيْبُ عَلٰى قَلْبِي أَنْ أَعْتَمِدَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا فِيهِ، فَأَنْقُلَ مِنْهُ إِلَّا مَا كَانَ مَشْهُورًا مَّعْرُوفًا مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْكِتَابِ، وَذٰلِكَ لِكَثْرَةِ مَا فِيهِ مِنَ الرِّوَايَةِ عَنِ الْمَجْهُولِينَ، وَفِيهِ مِنَ الشَّطْحِ، وَالطَّامَّاتِ، وَالدَّعَاوِي، وَالْكَلَامِ الْبَاطِلِ، مَا لَا يُحْصٰى، وَلَا يَلِيقُ نِسْبَةُ مِثْلِ ذٰلِكَ إِلَى الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ وَجَدْتُّ الْكَمَالَ جَعْفَرَ الْأَدْفُوِيَّ، قَدْ ذَكَرَ أَنَّ الشَّطْنُوفِيَّ نَفْسَهٗ كَانَ مُتَّهَمًا فِيمَا يَحْكِيهِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ بِعَيْنِهٖ.

’’مقری ابو الحسن شطنوفی مصری نے شیخ عبد القادر رحمہ اللہ کے فضائل و مناقب میں تین جلدوں پر مشتمل کتاب لکھی ہے اور اس میں ہر جھوٹی سچی بات لکھ ماری ہے، کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہوتا ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات (بغیر تحقیق) آگے بیان کر دے، میں نے اس کتاب کا کچھ حصہ دیکھا، مجھے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کی کسی بات پر اعتماد مناسب معلوم نہیں ہوتا، میں اس سے صرف وہ مشہور و معروف چیزیں نقل کروں گا، جو اس کتاب کے علاوہ دوسری کتب میں بھی مذکور ہوں گی، اس میں مجہول راویوں کی کثرت ہے، بے تکی باتوں کی بھرمار ہے، یہ جھوٹ طوفان، بلند بانگ دعوؤں اور باطل باتوں سے اَٹی پڑی ہے، جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی طرف اس کتاب کی نسبت جائز نہیں، پھر میں نے کمال جعفرادفوی کی یہ بات بھی پڑھی ہے کہ اس کتاب میں جو کچھ مذکور ہے، یہ خود شطنوفی کی گھڑنتل ہے۔''

(ذیل طبقات الحنابلة : 2/194-195)

قارئین! آپ نے ''نمازِ غوثیہ'' کے متعلق جان لیا ہے، جس کتاب سے اس کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے، اس کی حقیقت بھی جان چکے ہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا، جس کی اصل دینِ اسلام میں نہ ہو، وہ مردود و باطل ہے۔'' (صحيح مسلم : 1718)

❁ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ أَصْلٌ عَظِيمٌ مِنْ أُصُولِ الْإِسْلَامِ، وَهُوَ كَالْمِيزَانِ لِلْأَعْمَالِ فِي ظَاهِرِهَا كَمَا أَنَّ حَدِيثَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، مِيزَانٌ لِلْأَعْمَالِ فِي بَاطِنِهَا، فَكَمَا أَنَّ كُلَّ عَمَلٍ لَا يُرَادُ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَيْسَ لِعَامِلِهٖ فِيهِ ثَوَابٌ، فَكَذٰلِكَ كُلُّ عَمَلٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

لَا يَكُونُ عَلَيْهِ أَمْرُ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ، فَهُوَ مَرْدُوْدٌ عَلٰى عَامِلِهٖ، وَكُلُّ مَنْ أَحْدَثَ فِي الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ، فَلَيْسَ مِنَ الدِّينِ فِي شَيْءٍ.

”یہ حدیث اصول اسلام میں سے ایک بہت بڑا اُصول ہے، یہ اعمال کے لیے ظاہری طور پر ایسی ہی کسوٹی ہے، جیسے اعمال کے لیے باطنی طور پر یہ حدیث کسوٹی ہے کہ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے، جس طرح وہ عمل جس کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا نہ ہو، کرنے والے کے لیے باعث ثواب نہیں ہوتا، اسی طرح وہ عمل جس پر اللہ ورسول کی مہر نہ ہو، اسے عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارا جائے گا، نیز جس نے بھی دین میں ایسی چیز ایجاد کی، جس کی اجازت اللہ و رسول نے نہیں دی، اس کی دین میں کوئی حیثیت نہیں۔“

(جامع العلوم والحِکَم، ص 8)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ تَصَرُّفَاتِ الْعِبَادِ مِنَ الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ نَوْعَانِ؛ عِبَادَاتٌ يَصْلُحُ بِهَا دِينُهُمْ، وَعَادَاتٌ يَحْتَاجُونَ إِلَيْهَا فِي دُنْيَاهُمْ، فَبِاسْتِقْرَاءِ أُصُولِ الشَّرِيعَةِ نَعْلَمُ أَنَّ الْعِبَادَاتِ الَّتِي أَوْجَبَهَا اللّٰهُ أَوْ أَحَبَّهَا لَا يَثْبُتُ الْأَمْرُ بِهَا إِلَّا بِالشَّرْعِ.

”بندوں کے اقوال و افعال کی دو قسمیں ہوتی ہیں: ایک وہ، جن سے ان کا دین درست ہوتا ہے اور دوسری وہ، جن کے وہ اپنی دنیاوی زندگی میں محتاج

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہیں، شریعت کے اُصولوں کے گہرے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو عبادات اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں یا انہیں مستحب ٹھہرایا ہے، ان کا معاملہ صرف شریعت ہی سے ثابت ہوسکتا ہے۔‘‘(القواعد النّورانية، ص 78-79)

اپنی طرف سے نماز بنا کر بزرگوں کے وسیلہ پر دلیل پیش کرنا، دین نہیں ہوسکتا۔

✿ امام مالک بن انس رحمہ اللہ (۱۷۹ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ أَحْدَثَ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْيَوْمَ شَيْئًا لَّمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَلَفُهَا، فَقَدْ زَعَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَانَ الرِّسَالَةَ، لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾(المائدة : ٣)، فَمَا لَمْ يَكُنْ يَّوْمَئِذٍ دِينًا، لَا يَكُوْنُ الْيَوْمَ دِيْنًا.

’’اُمت محمدیہ میں سے جو شخص آج کے دن کوئی نیا کام کرے، جس پر اس امت کے اسلاف نے عمل نہیں کیا، تو اس نے یہ سمجھ لیا کہ (معاذ اللہ!) رسول اکرم ﷺ نے رسالت میں خیانت سے کام لیا ہے، کیونکہ فرمان الٰہی ہے: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدہ:۳) ’’آج تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔‘‘ جو چیز اُس دن دین نہیں تھی، وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی۔‘‘

(الإحكام في أصول الأحكام لابن حزم: 85/6، وسندهٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قضائے عمری

رمضان میں جمعۃ الوداع کے موقع پر ایک بدعت تراش لی گئی ہے، اسے قضائے عمری کہتے ہیں۔ یہ ستم فقہائے احناف نے ڈھایا۔ نماز ایجاد کر کے اس کے ثبوت میں ایک حدیث بھی گھڑ ڈالی۔ ائمہ محدثین کے عقیدہ وعمل کے خلاف اپنا مذہب ایجاد کیا۔ علمائے امت کے متفقہ فہم اور اجماع کے مقابلہ میں فرد واحد کا فہم دین قرار دینے والوں نے اسلام میں رخنہ اندازی کی قبیح مثال قائم کی۔

❁ علامہ طیبی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ : الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، يَجُوزُ أَنْ يُّرَادَ بِهٖ مَنْ يُدْخِلُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ، أَوْ أَنْ يُّأَوِّلَ بِمَا يَأْبٰى عَنْهُ اللَّفْظُ وَيُخَالِفُ الْمُحْكَمَ، كَمَا فَعَلَتِ الْيُهُودُ بِالتَّوْرَاةِ مِنَ التَّبْدِيلِ وَالتَّحْرِيفِ، وَالزِّيَادَةُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ كُفْرٌ، وَّتَأْوِيلُهٗ بِمَا يُخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ بِدْعَةٌ .

”کتاب اللہ میں زیادتی سے مراد ان چیزوں کا اضافہ ہے، جو کتاب اللہ میں نہیں تھیں یا یہود ونصاریٰ کی طرح تحریف وتبدل پر مبنی ایسی تاویل کرنا، جو ظاہر نص اور محکم کے مخالف ہو۔ کتاب اللہ میں زیادتی کفر ہے اور اس کی قرآن وسنت کے مخالف تاویل بدعت ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(شرح المشکوٰۃ : ۷۷۲/۲)

❁ علامہ فخر رازی رحمہ اللہ (۶۰۶ھ) اپنے استاذ سے نقل کرتے ہیں:

قَدْ شَاهَدْتُ جَمَاعَةً مِنْ مُقَلِّدَةِ الْفُقَهَاءِ، قَرَأْتُ عَلَيْهِمْ آيَاتٍ كَثِيرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ، وَكَانَتْ مَذَاهِبُهُمْ بِخِلَافِ تِلْكَ الْآيَاتِ، فَلَمْ يَقْبَلُوا تِلْكَ الْآيَاتِ وَلَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْهَا وَبَقَوا يَنْظُرُونَ إِلَيَّ كَالْمُتَعَجِّبِ، يَعْنِي كَيْفَ يُمْكِنُ الْعَمَلُ بِظَوَاهِرِ هٰذِهِ الْآيَاتِ مَعَ أَنَّ الرِّوَايَةَ عَنْ سَلَفِنَا وَرَدَتْ عَلٰى خِلَافِهَا، وَلَوْ تَأَمَّلْتَ حَقَّ التَّأَمُّلِ وَجَدْتَ هٰذَا الدَّاءَ سَارِيًا فِي عُرُوقِ الْأَكْثَرِينَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا .

”میں مقلدین فقہا کی ایک جماعت کے سامنے بعض ایسے مسائل پر آیات سے استدلال کرتا، جو مذہب امام کے خلاف ہوتے، تو ان آیات کو قبول کرنے کی بجائے تعجب سے میری طرف دیکھنے لگتے، یعنی ان آیات پر عمل کیسے ممکن ہے، ہمارے اسلاف کا مذہب جن کے مخالف ہو؟ اگر آپ تدبر کریں، تو نظر آئے گا کہ یہ بیماری اکثر اہل دنیا کی رگوں میں سرایت کر چکی ہے۔“

(تفسير الرّازي : ١٦٣١)

قضائے عمری کا اسلام میں وجود نہیں، معلوم نہیں کہ کس نے گھڑ کر نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کر دی؟

❁ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثُ مَنْ قَضٰى صَلَاةً مِّنَ الْفَرَائِضِ فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ ذٰلِكَ جَابِرًا لِّكُلِّ صَلَاةٍ فَائِتَةٍ فِي عُمُرِهٖ إِلٰى سَبْعِينَ سَنَةً، بَاطِلٌ قَطْعًا لِّأَنَّهٗ مُنَاقِضٌ لِّلْإِجْمَاعِ عَلٰى أَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْعِبَادَاتِ لَا يَقُومُ مَقَامَ فَائِتَةِ سَنَوَاتٍ ثُمَّ لَا عِبْرَةَ بِنَقْلِ النِّهَايَةِ وَلَا بِبَقِيَّةِ شُرَّاحِ الْهِدَايَةِ فَإِنَّهُمْ لَيْسُوا مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَلَا أَسْنَدُوا الْحَدِيثَ إِلٰى أَحَدٍ مِّنَ الْمُخَرِّجِينَ.

”حدیث ’جس نے رمضان کے آخری جمعہ کو قضا نماز پڑھی، یہ اس کی عمر کے ستر برس تک فوت ہونے والی تمام نمازوں کا کفارہ ہوگی۔‘ قطعی باطل ہے، کیوں کہ اجماع سے ثابت ہے کہ فوت شدہ عبادات کی کمی پوری نہیں ہوسکتی اور یہ اس اجماع کے مخالف ہے، دوسرے یہ کہ صاحب نہایہ اور شارحین ہدایہ کی نقل غیر معتبر ہے، یہ لوگ نہ تو خود محدث تھے، نہ انہوں نے روایت کی نسبت کسی محدث کی طرف کی ہے۔“

(الأسرار المرفوعة، ص ٣٥٦، ح: ٥١٩)

❁ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا مَوْضُوعٌ لَّا إِشْكَالَ فِيهِ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْكُتُبِ الَّتِي جَمَعَ مُصَنِّفُوهَا فِيهَا الْأَحَادِيثَ الْمَوْضُوعَةَ وَلٰكِنَّهٗ اشْتَهَرَ عِنْدَ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَفَقِّهَةِ بِمَدِينَةِ صَنْعَاءَ فِي عَصْرِنَا هٰذَا وَصَارَ كَثِيرٌ مِّنْهُمْ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ وَلَا أَدْرِي مَنْ وَّضَعَهٗ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لَهُمْ، فَقَبَّحَ اللّٰهُ الْكَذَّابِينَ .

”اس کے من گھڑت ہونے میں کوئی دوسری رائے ہی نہیں۔ یہ تو موضوعات پر لکھی کتابوں میں بھی نہیں پائی جاتی، اس دور میں فقیہانِ صنعاء کے ہاں مشہور ہو چکی ہے۔ وہ کثیر تعداد میں اس پر عامل ہیں، میں نہیں جانتا اسے کس نے گھڑا؟ بہر کیف اللہ جھوٹوں کو برباد کرے۔“

(الفوائد المجموعة، ص ٥٤، ح : ١١٥)

الحاصل :

فوت شدہ نمازوں پر توبہ ہے۔ قضائے عمری نامی کسی نماز کا اسلام میں وجود نہیں، لہٰذا اس بدعت سے خود بھی بچیں اور لوگوں کو بھی آگاہ کریں۔

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تسبیح

نمازِ تسبیح کے بارے میں کوئی روایت ثابت نہیں، ساری کی ساری ضعیف ہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ : «يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّاهُ، أَلَا أُعْطِيكَ، أَلَا أَمْنَحُكَ، أَلَا أَحْبُوكَ، أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ، إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ، عَشْرَ خِصَالٍ : أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَّأَنْتَ قَائِمٌ، قُلْتَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تَرْفَعُ رَأْسَكَ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُونَ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ، فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً» .

’’رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: چچا! میں آپ کو تحفہ نہ دوں، میں آپ کو گراں مایہ چیز مفت عطا نہ کردوں، دس ایسی خصلتیں بیان نہ کروں کہ انہیں اپنائیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے اول و آخر، قدیم وجدید، دانستہ و نادانستہ، صغیرہ وکبیرہ، مخفی وظاہری تمام گناہ معاف کردے؟ چار رکعات ادا کریں۔ ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھیں، پھر پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوکر حالت قیام میں ہی پندرہ دفعہ یہ کلمات پڑھیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ’اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے‘، پھر آپ رکوع کریں اور رکوع کی حالت میں (تسبیحات کے بعد دس) مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، رکوع سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، سجدے کے لیے جھک جائیں اور سجدے کی حالت میں (تسبیحات کے بعد) دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، سجدے سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، دوسرا سجدہ کریں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، پھر سجدے سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ وہی کلمات پڑھیں۔ یہ ہر رکعت میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پچھتر (75) تسبیحات ہو جائیں گی۔ چاروں رکعتوں میں اسی طرح کریں۔ روزانہ پڑھ سکتے ہیں، تو روزانہ پڑھیں، ورنہ ہفتے میں ایک بار، نہیں تو ہر مہینے ایک مرتبہ پڑھ لیں، یہ ممکن نہ ہو، تو سال میں ایک مرتبہ، یہ بھی ممکن نہ ہو، تو زندگی میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔''

(سنن أبي داود : 1297، سنن ابن ماجه : 1387، المُعجم الكبير للطّبراني : 11622، المستدرك للحاكم : 318/1)

اہل علم کی آراء:

جمہور ائمہ حدیث نے اس روایت کو ضعیف و منکر قرار دیا ہے۔

① امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ .

''یہ حدیث منکر ہے۔''

(اتّحاف المَهَرة لابن حَجَر : 484/7)

② امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِيهَا حَدِيثٌ يَثْبُتُ .

''نماز تسبیح کے متعلق کوئی حدیث ثابت نہیں۔''

(مسائل الكَوسج : 3309)

③ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ مِنْهُ كَبِيرُ شَيْءٍ .

''نماز تسبیح کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے کچھ ثابت نہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سنن التّرمذي، تحت الحديث :481)

③ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي صَلَاةِ التَّسَابِيحِ حَدِيثٌ يَثْبُتُ .

”نماز تسبیح کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔“

(الضّعفاء الكبير :124/1)

④ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اس حدیث پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

(صحيح ابن خزيمة، قبل الحديث : 1216)

یہ حدیث عکرمہ کی مرسل ہے۔ کیونکہ اس حدیث کا مرکزی راوی حکم بن ابان ہے۔ اس سے موسیٰ بن عبدالعزیز اور ابراہیم بن حکم بن ابان نے نقل کیا ہے۔ موسیٰ بن عبدالعزیز کو وہم ہوا اور اس نے اسے موصول بیان کر دیا۔ جبکہ حکم بن ابان سے یہی روایات اس کے بیٹے نے مرسل ذکر کی ہے، یہ روایت حکم کے بیٹے ابراہیم کی کتاب میں ہے۔

✿ عباس بن عبدالعظیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَتْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ فِي كُتُبِهٖ مَرَاسِيلَ لَيْسَ فِيهَا ابْنُ عَبَّاسٍ، وَلَا أَبُو هُرَيْرَةَ، يَعْنِي أَحَادِيثَ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ .

”یہ احادیث ابراہیم بن حکم بن ابان کی کتابوں میں مرسل ہیں، انہیں وہ اپنے والد (حکم بن ابان) عن عکرمہ کی سند سے ذکر کرتا ہے اور ان میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کرتا۔“

(الكامل لابن عدي :393/1، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اَلْمُرْسَلُ أَصَحُّ .

’’اس حدیث کا مرسل ہونا ہی درست ہے۔‘‘

(شُعَب الإيمان، تحت الحديث : 2817)

❀ حافظ خلیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ تَفَرَّدَ الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ الْعَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ بِأَحَادِيثَ، وَيَسْنِدُ عَنْهُ مَا يَقِفُهُ غَيْرُهُ ...... مِنْهَا : حَدِيثُ التَّسْبِيحِ .

’’حکم بن ابان عدنی عکرمہ سے کئی احادیث بیان کرنے میں منفرد ہے، اس نے عکرمہ سے کئی ایسی احادیث کو موصول بیان کیا ہے، جنہیں دوسروں نے عکرمہ پر موقوف بیان کیا ہے،......جیسا کہ نماز تسبیح والی حدیث ہے۔‘‘

(الإرشاد : 323/1)

❀ علامہ ابوبکر ابن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ فِي الصِّحَّةِ وَلَا فِي الْحَسَنِ .

’’یہ قصہ ضعیف ہے، کسی صحیح یا حسن روایت میں اس کی اصل نہیں۔‘‘

(عارضة الأحوذي : 267/2)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الطُّرُقُ كُلُّهَا لَا تَثْبُتُ .

’’اس کی تمام سندیں غیر ثابت ہیں۔‘‘

(الموضوعات : 145/2)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فِي هٰذَا الْاِسْتِحْبَابِ نَظَرٌ لِأَنَّ حَدِيثَهَا ضَعِيفٌ ...... وَلَيْسَ حَدِيثُهَا بِثَابِتٍ.

”نماز تسبیح کو مستحب کہنا محل نظر ہے، کیونکہ اس بارے میں حدیث ضعیف ہے۔

......نماز تسبیح کی حدیث ثابت نہیں۔“

(المَجموع : 54/4)

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ”منکر“ قرار دیا ہے۔

(میزان الاعتدال : 213/4)

✿ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے نماز تسبیح کو غیر ثابت قرار دیا ہے۔

(مَجموع الفتاوی : 579/11)

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْحَقُّ أَنَّ طُرُقَهُ كُلَّهَا ضَعِيفَةٌ.

”حق بات یہ ہے کہ اس حدیث کی تمام سندیں ضعیف ہیں۔“

(التّلخیص الحَبیر : 18/2)

تنبیہ:

✿ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ، غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي صَلَاتِي، فَقَالَ: كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتِ، يَقُولُ: نَعَمْ نَعَمْ.

”ایک صبح سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، مجھے کچھ ایسے کلمات

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سکھا دیجیے، جو نماز میں کہہ سکوں، فرمایا: دس دفعہ اللہ اکبر، دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ کہیں، پھر مانگتی جائیں، وہ دیتا جائے گا۔“

(سنن التّرمذي : 481، سنن النّسائي : 1299، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن غریب“ ابن خزیمہ رحمہ اللہ (850) امام ابن حبان رحمہ اللہ (2011) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ (1/ 318) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

بعض اہل علم نے اس سے مختصر نماز تسبیح کا اثبات کیا ہے، جبکہ مختصر نماز تسبیح کا کوئی بھی قائل نہیں۔

❀ محدث محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ الْعِرَاقِيُّ : إِيرَادُ هٰذَا الْحَدِيثِ فِي بَابِ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ فِيهِ نَظَرٌ، فَإِنَّ الْمَعْرُوفَ أَنَّهٗ وَرَدَ فِي التَّسْبِيحِ عَقِبَ الصَّلَوَاتِ لَا فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ .

”حافظ عراقی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث کو صلاۃ التسبیح کے باب میں ذکر کرنا محل نظر ہے، معلوم شد کہ یہ نماز کے بعد کی تسبیح ہے، نہ کہ نماز تسبیح۔“

(تحفة الأحوذي : 1/350)

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “